سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: پچیسویں

رسالہ نمبر 2

الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی ۱۳۱۸ھ

فیصلہ کن دانائی تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کے بارے میں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی ۱۳۱۸ھ
(فیصلہ کن دانائی تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسئلہ ۲۵: از رنگون گلی نمبر ۲۵ دواخانہ حکیم عبدالعزیز صاحب مرسلہ جناب مرزا عبدالقادر بیگ　　۲۸ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے تھوڑے آٹے میں مسکرتاڑی کے نیچے کی تاڑی جسے روٹی گاد کہتے ہیں ملا کر خمیر کیا گیا پھر یہ آٹا خمیر شدہ پندرہ بیس سیر آٹے میں ملاکر خمیر کیا اور اس کی روٹی پکائی اس روٹی کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ اس گاد میں قوت سکریہ باقی نہ رہی تھی تو اس خمیری روٹی کا کیا حکم ہے؟ **بیّنوا توجروا** (بیان فرمایئے اجر پایئے۔ت)

رنگون میں بخلاف مانڈلہ پاؤروٹی وتنوری روٹی دونوں کا عام طور پر خمیر تاڑی سے کیا جاتا ہے اور ہزارہا مسلمان اسی روٹی کو کھاتے ہیں، یہاں اور کلکتے میں عام ہے، یہاں دوعالم کہتے ہیں کہ اس روٹی کی نسبت حکم حرمت کا نہیں ہے مگر احتیاط کرنا اولٰی ہے۔ میں نے جناب مولانا جلال الدین صاحب دہلوی مقیم مانڈلہ سے بذریعہ خط دریافت کرایا جواب آیا کہ جناب موصوف نے حکم حرمت کا دیا، آج کل مولوی عبدالحمید صاحب واعظ پانی پتی یہاں تشریف رکھتے ہیں انہوں نے بھی کھانا ترک کردیا،

اس کے جواب کی بہت ضرورت ہے امید ہے کہ آپ کے فیض تحریر سے صدہا مسلمان اس معصیت سے بچ جائیں گے۔ یہ بلا یہاں عام ہے جملہ قسم کی روٹیوں میں اس کا خمیر دیا جاتا ہے۔ فقط

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ الذی حرم علینا فی الدنیا الخمور ووعدنا فی الجنّة الشراب الطھور والصلٰوة والسلام علی من حمانا المنکرات و حرم علینا برحمتہ المسکرات وعلی اٰلہٖ وصحبہ الشاربین من کاس التکریم لالغوفیھا ولاتاثیم افاض اللہ علینا من فیضھم فنصیب فللارض من کأس الکرام نصیب۔	اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، تمام تعریفیں اس معبود کے لئے ہیں جس نے دنیا میں ہم پر شرابیں حرام کی ہیں اور جنت میں ہمیں شراب طہور عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اور درود وسلام ہو اس ذات پر جس نے ہمیں منکرات سے روکا اور اپنی رحمت سے نشہ آور اشیاء کو ہم پر حرام فرمایا، اور آپ کے آل واصحاب پر جو عزکے پیالے سے پینے والے ہیں جس میں بیہودگی اور گنہگاری نہیں، اللہ تعالٰی ان کے فیض سے ہمیں بھی عطا فرمائے کہ ہم بھی اس کو پالیں، اور سخیوں کے جام سے زمین کے لئے حصہ ہوتا ہے۔ (ت)

قول منصور ومختار میں تاڑی وغیرہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ مثل شراب حرام وناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے۔ یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتوٰی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

حرمہا محمد مطلقًا وبہ یفتٰی۔[1]	امام محمد علیہ الرحمہ نے اس کو مطلقًا حرام قرار دیا اور اسی پر فتوٰی دیا جاتا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیة۔[2]	اس کو زیلعی وغیرہ نے ذکر کیا اور شارح وہبانیہ نے اس کو اختیار فرمایا۔ (ت)

[1] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۰

[2] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۰

ردالمحتار میں ہے:

قوله وغيره كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستانى والعينى حيث قالوا الفتوى فى زماننا بقول محمد لغلبة الفساد[3] الخ۔	اس کے قول وغیرہ سے مراد یہ حضرات ہیں جیسے صاحب ملتقی، صاحب مواہب، صاحب کفایہ، صاحب نہایہ، صاحب معراج، صاحب شرح المجمع، صاحب شرح درر البحار، قہستانی اور عینی، کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں غلبہ فساد کے سبب فتوی امام محمد کے قول پر ہے الخ (ت)

غنیہ ذوی الاحکام میں ہے:

قال فى البرهان والحقها محمد كلها بالخمر فى المشهور عنه كالشافعى ومالكى وبه يفتى[4]۔	برہان میں کہاکہ امام محمد نے ان تمام کو مشہور قول میں شراب کے ساتھ ملحق کیاہے جیساکہ امام شافعی وامام مالک کہتے ہیں، اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔ (ت)

طحطاوی علی الدر میں ہے:

قال الحموى واعلم ان الاصح المختار فى زماننا ان كل ما اسكر من الاشربة المذكورة بعمومها كثيره وقليله حرام وهو قول محمد لحديث كل مسكر حرام۔[5]	حموی نے کہاجان لو کہ ہمارے زمانے میں اصح ومختار یہ ہے کہ مذکورہ نشہ آور شرابوں میں سے علی العموم ہر ایک کا قلیل وکثیر حرام ہے اور یہ ہی امام محمد کا قول ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ (ت)

وجیز کردری میں ہے:

قال محمد رحمه الله تعالٰى قليله وكثيره حرام قالوا و بقول محمد نأخذ ومذهب محمد انه حرام نجس[6] الخ۔	امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس کا قلیل وکثیر حرام ہے، علماء نے کہاہم امام محمد کے قول سے اخذ کرتے ہیں اور امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ یہ نجس ہے الخ (ت)

---

[3] ردالمحتار کتاب الاشربہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۳

[4] غنیہ ذوی الاحکام علی الدر الحکام کتاب الاشربہ میر محمد کتب خانہ کراچی ۲ /۸۷

[5] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الاشربہ المکتبۃ العربیہ کانسی روڈ، کوئٹہ ۴ /۲۲۵

[6] فتاوٰی بزازیۃ علی ہامش الفتاوی الھندیۃ کتاب الاشربہ نورانی کتب خانہ پشاور ۶ /۲۷-۱۲۶

خلاصہ میں نوازل فقیہ ابواللیث سے ہے:

عند محمد حرام شربہ قال الفقیہ وبہ ناخذ۔[7]	امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا پینا حرام ہے، فقیہ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں۔(ت)

فتاوٰی ہندیہ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

ذکر محمد رحمہ اللہ تعالٰی فی الکتب کل ماھو حرام شربہ اذا اصاب الثوب منہ اکثر من قدر الدرھم یمنع جواز الصّلٰوۃ قالوا وھکذا روی ھشام عن ابی یوسف حکی عن الفضلی انہ قال علٰی قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی یجب ان یکون نجسا نجاسۃ خفیفۃ والفتوی علی انہ نجس نجاسۃ غلیظۃ[8] اھ اعلم ان المحقق صاحب البحر کان بحث فی البحر ترجیح التغلیظ بناء علی اصل مھدہ سابقا و نازعہ اخوہ المدقق فی النھر محتجا بما فی المنیۃ صلی وفی ثوبہ دون الکثیر الفاحش من السکر او المنصف تجزیہ فی الاصح[9] اھ وذکر فی الدر خلاف الاخوین و لم یزدو قال العلامۃ	امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں فرمایا کہ جس شیئ کا پینا حرام ہے اگر وہ مقدار درھم سے زائد کپڑے کو لگ جائے تو اس کپڑے میں نماز ممنوع ہوگی۔ علماء نے کہا کہ ہشام نے امام ابویوسف علیہ الرحمہ سے یونہی روایت کیاہے۔ فضلی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃاللہ تعالٰی علیہما کے قول پر ضروری ہے کہ وہ کپڑا نجاست خفیفہ کے ساتھ نجس ہو، اور فتوٰی اس پر ہے کہ وہ نجاست غلیظ کے ساتھ نجس ہے اھ، جان لو کہ امام محقق صاحب البحر نے بحر میں اس پر بحث کرتے ہوئے نجاست غلیظہ کو ترجیح دی اور اس کی بنیاد ایسے قاعدہ پر رکھی جس کو انہوں نے اولاً مقرر فرمایا، اور ان کے بھائی مدقق نے نہر میں ان کی مخالفت کی، استدلال کرتے ہوئے اس مسئلہ سے جو منیہ میں مذکور ہے کہ کسی شخص نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے کپڑوں میں شراب یا انگور کا شیرہ لگا ہوا تھا جو کہ کثیر فاحش نہ تھا تو مذہب اصح میں اس کی نماز ہوگئی اھ در میں دونوں بھائیوں کا

[7] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الاشربہ المکتبۃ العربی کانسی روڈ کوئٹہ ۴/ ۲۰۵

[8] فتاوٰی ہندیۃ کتاب الاشربہ نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۴۱۲

[9] النہر الفائق کتاب الطہارۃ باب الانجاس قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۴۷

ابراھیم الحلبی فی حواشی الدر بعد ذکر ما فی المنیة، ھو نص فی التخفیف فکان ھو الحق لان فیه الرجوع الی الفرع المنصوص فی المذھب واما ترجیح صاحب البحر فبحث منه[10] اھ ونقله العلامة الطحطاوی مقرا علیه واستدرك علیه المحقق الشامی بما فی شرح النقایة انها غلیظة فی ظاھر الراویة خفیفة علی قیاس قولهما اھ ثم قال "ینبغی ترجیح التغلیظ فی الجمیع یدل علیه ما فی غرر الافکار من کتاب الاشربة حیث قال وھٰذه الاشربة عند محمد وموافقیه کخمر بلاتفاوت فی الاحکام و بھذا یفتی فی زماننا اھ"قال فقوله بلاتفاوت فی الاحکام یقتضی انها مغلظة فتدبر[11] اھ۔**اقول:** عدم التفاوت وان سلم ففی الا شربة الثلٰثة المحرمة بالاتفاق بین ائمتنا وھی الباذق والسکر والنقیع و فیها کلام الغرر اما سائر الا شربة المسکرة المحرمة عند محمد مطلقًا فالتفاوت	اختلاف ذکر کیا ہے اس پر اضافہ نہیں کیا۔علامہ ابراہیم نے منیہ کے مذکورہ مسئلہ کے ذکر کے بعد حواشی در میں فرمایا یہ تخفیف میں نص ہے اور یہی حق ہے کیونکہ اس میں اس فرع کی طرف رجوع ہے جو مذہب میں منصوص ہے۔رہی صاحب بحر کی ترجیح تو وہ ان کی بحث ہے اھ علامہ طحطاوی نے اس کو برقرار رکھتے ہوئے نقل فرمایا،علامہ شامی نے اس کی اصلاح فرمائی اس کے ساتھ جو شرح نقایہ میں ہے کہ ظاہر الروایہ میں یہ نجاست غلیظہ ہے اور شیخین کے قول کے مطابق خفیفہ ہے اھ پھر فرمایا کہ ان سب میں ترجیح نجاست غلیظہ کو ہونی چاہئے۔اس پر دلیل وہ ہے جو غرر الافکار کی کتاب الاشربہ میں ہے،جہاں فرمایا کہ یہ تمام شرابیں امام محمد علیہ الرحمہ اور ان کی موافقت کرنے والوں کے نزدیک تمام احکام میں بلاتفریق خمر کی طرح ہیں اور ہمارے زمانے میں فتوی اسی پر دیا جاتا ہے اھ فرمایا کہ اس کا قول "بلاتفاوت" تقاضا کرتا ہے کہ یہ نجاست غلیظہ ہے پس غور کر اھ۔**اقول:** (میں کہتا ہوں) عدم تفاوت اگر تسلیم کرلیا جائے تو ان تین شرابوں جن کی حرمت پر ہمارے ائمہ کرام متفق ہیں یعنی باذق، سکر اور نقیع میں غرر کا کلام ہے،اور باقی وہ نشہ آور شرابیں جو امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک مطلق حرام ہیں ان میں تفاوت

[10] ردالمحتار بحوالہ الحلبی کتاب الطہارۃ باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۱۳

[11] ردالمحتار بحوالہ الحلبی کتاب الطہارۃ باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۱۳

فیھا بیّن حیث لایحد بشرب القلیل منھا بخلاف الخمر فلایفید التغلیظ فی الجمیع والعجب من ھٰؤلاء الجلۃ غفلوا کلھم عن نص صریح فی المذھب مذیل بآکد الفاظ الفتوی بل التغلیظ فی المنصف منصوص علیہ فی المتون کالوقایۃ والنقایۃ والاصلاح وغرر الاحکام والتنویر وغیرھا وبما نقلنا سقط ما فی النہر واستغنی عن بحث البحر وتبین ان الکل غلیظۃ علی المفتی بہ واللہ الحمد۔	ظاہر ہے کیونکہ ان کے قلیل میں حد جاری نہیں ہوتی بخلاف خمر کے، لہٰذا یہ تمام میں حرمت غلیظہ کا فائدہ نہ دے گا۔اور ان تمام بزرگوں پر حیرت ہے کہ وہ تمام اس نص سے غافل رہے جو مذہب میں صریح اور الفاظ فتوی کو زیادہ مؤکد طور پر ظاہر کرنے والی ہے بلکہ منصّف کی حرمت غلیظہ پر تو متون میں نص وارد ہے جیسے وقایہ، نقایہ، اصلاح، غرر الاحکام اور تنویر وغیرہ۔اور جو ہم نے نقل کیا اس سے وہ اعتراض ساقط ہوگیا جو نہر میں ہے، اور بحر کی بحث سے بھی استغناء حاصل ہوگیا اور ظاہر ہوگیا کہ مفتی بہ قول کے مطابق سب میں نجاست غلیظہ ہے، اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔(ت)

اس مذہب پر جبکہ مسکر تاڑی کے اجزاء روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام وناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا، اور اس کے دام بھی مال حرام، اور پہلے تھوڑے آٹے میں تاڑی ملا کر خمیر کرنا پھر یہ خمیر آرد کثیر میں نفع نہ دے گا، اگر آٹے میں پانی ڈال کر گوندھ جانے سے پہلے خمیر ملایا جب تو ظاہر ہے کہ اس ناپاک خمیر سے وہ سارا پانی ناپاک اور اس سے سب آٹا نجس ہوگیا، اور اگر گوندھ کر تیار ہوجانے کے بعد بھی خمیر دیا تو بھی یہ طریقہ ہرگز نہیں کہ آٹے میں ایک کنارے کو یا صرف بیچ میں خمیر رکھ دیا اور سب آٹا اس کی ہوا سے خمیر ہوگیا بلکہ ضرور وہ خمیر آٹے میں خوب ملاتے خلط کرتے ہیں کہ اس کے اجزا تمام آرد میں مل جاتے ہیں یوں بھی حکم حرمت ہی رہا کسی حلال چیز میں حرام چیز کا اگرچہ پاک ہوا یسا خلط ہوجانا اُسے حرام کر دیتا ہے اور یہ تو حرام وناپاک دونوں تھا، درمختار میں ہے:

لوتفتت فیہ نحو ضفدع جاز الوضوء بہ لاشربہ لحرمۃ لحمہ۔[12]	اگرچہ پانی میں مینڈک جیسا جانور ریزہ ریزہ ہوجائے گا تو اس پانی کے ساتھ وضو تو جائز ہے مگر اس کو پینا جائز نہیں اس لئے کہ مینڈک کا گوشت حرام ہے۔(ت)

[12] الدرالمختار کتاب الطہارۃ باب المیاہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵

حلیہ میں ہے:

قال شیخنا وبه صرح فی التجنیس فقال یحرم شربه[13]۔	ہمارے شیخ نے فرمایا اور اسی کے ساتھ تجنیس میں بھی تصریح کی گئی ہے، فرمایا اس کو پینا حرام ہے (ت)

اور گاد میں نشہ نہ ہونا بھی نفع نہ دے گا جبکہ عدم سکر اس وجہ سے ہو کہ اس میں ثقل زیادہ ہے، اجزائے رقیقہ کہ مورث تفریح وتبخیر سکری ہوتے ہیں اتنے نہیں کہ ان کا اثر ظاہر ہو، اوپر معلوم ہولیا کہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ ذرّہ ذرّہ شراب کی طرح حرام اور پیشاب کی طرح نجس ہے اور گاد ان اجزا سے خالی نہیں ہوسکتی اور بالفرض خالی ہو تو ناپاک تو ضرور ہے کہ آخر اُسی پیشاب کا تلچھٹ ہے۔ ہدایہ میں ہے:

یکرہ شراب دردی الخمر والامتشاط به لان فیه اجزاء الخمر والانتفاع بالمحرم حرام، ولایحد شاربه ان لم یسکر لان الغالب علیه الثفل فصار کما اذا غلب علیه الماء بالامتزاج[14] اھ۔	شراب کا تلچھٹ پینا اور اس کے ساتھ بالوں کو کنگھا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں شراب کے اجزاء ہیں اور حرام سے انتفاع بھی حرام ہے، تلچھٹ پینے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی اگر وہ نشہ نہ دے، کیونکہ اس میں غالب میل کچیل ہوتی ہے تو وہ ایسا ہی ہوگیا جس میں پانی کی ملاوٹ غالب ہوجائے اھ (ت)

مگر امام الاطباء داؤد انطاکی نے تذکرہ میں تصریح کی کہ سیندھی یعنی وہ پانی کہ تاڑی کی طرح ناریل کے درخت سے لیا جاتا ہے صرف یکشبانہ روز مسکر رہتا ہے اس کے بعد سخت تند وتیز سرکہ ہوجاتا ہے۔

حیث ذکر فی ذکر النارجیل قد یفسد طلعه اوجریده ویلقم کوزا فیسیل منه لبن ویسمی السیندی یبقٰی یوما علی الحلاوۃ والدسومۃ وله افعال اشد من الخمر وھو خیر منھا ثم یکون خلا بالغا قاطعا[15]۔	کیونکہ انہوں نے نارجیل کے ذکر میں فرمایا کہ اس کا گابھا اور ٹہنی کبھی فاسد ہوجاتی ہے اور کوزا کا دھانا بند ہوجاتا ہے اس سے دودھ بہنے لگتا ہے جس کو سیندھی کہتے ہیں وہ ایک دن تک اپنی حلاوت اور چکنائی پر برقرار رہتا ہے اور اس کے افعال شراب سے سخت تر ہیں اور وہ اس سے بہتر ہے پھر وہ تند وتیز سرکہ بن جاتا ہے۔ (ت)

[13] التعلیق المجلی بحوالہ حلیۃ المحلی فصل فی البئر مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۲۳

[14] الہدایۃ کتاب الاشربہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۴ /۴۹۶-۹۷

[15] تذکرہ اولوالالباب لداؤد انطاکی حرف النون ذکر نارجیل مصطفی البابی مصر ۱ /۳۲۷

تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں کہ تاڑی بھی نارجیل ہی کی ایک نوع ہے اگر ثابت ہو کہ یہ بھی ایک وقت معین شبانہ روز خواہد زائد کے بعد سرکہ ہو جاتی ہے اور گاد میں قوت سکر یہ نہ رہنا اس بناپر ہے تو اب اس کی طہارت وحلت میں شبہہ نہیں اور روٹی جو ایسی گاد سے خمیر کی جائے یقینا حلال وطیّب، اور اس کی بیع روا ہے، یونہی اگر پایہ ثبوت کو پہنچے کہ مدت مقررہ پر اس کے اجزاء ضرور سرکہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ جز بھی آٹے میں مل کر آگ پر پک چکے تو اس صورت میں اس مدت کے مرور پر روٹی کی طہارت وحلت وجواز بیع کا حکم ہو جائے گا اگرچہ ابتداءً اس میں مسکر اجزاء ملے ہوں کہ جب وہ اجزاء مسکر نہ رہے سرکہ ہو گئے طاہر وحلال ہو گئے اور روٹی کی حرمت ونجاست جو انہیں کے باعث تھی زائل ہو گئی۔ درمختار میں ہے:

لوعجن خبز بخمر صب فیه خل حتی یذهب اثر فیطهره۔[16]	اگر شراب میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائی گئی اور اس میں سرکہ ڈالا گیا جس سے شراب کا اثر جاتا رہا تو پاک ہو جائے گی۔ (ت)

ردّالمحتار میں ہے:

لانقلاب مافیه من اجزاء الخمر خلا۔[17]	کیونکہ اس میں جو خمر کے اجزا تھے وہ سرکہ کی طرف منقلب ہو گئے ہیں (ت)

اور اس کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست وحرمت رہے گا،

لان موجبها معلوم ودلیل المزیل معدوم والیقین لایزول بالشک۔	کیونکہ اس کا موجب معلوم اور دلیل مزیل معدوم ہے اور یقین کبھی شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔ (ت)

یہ سب بربنائے مذہب مفتٰی بہ تھا اور اصل مذہب کہ شیخین مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول ہے

اعنی طهارة المثلث العنبی والمطبوخ التمری و الزبیبی وسائر الاشربة من غیر الکرم	میری مراد پاک ہونا اس انگوری شراب کا جس کا دو ثلث خشک ہو گیا ہو، کھجور اور زبیب کا جس کو پکایا گیا ہو اور انگور اور کھجور کے

[16] الدرالمختار کتاب الطهارة باب الانجاس مطبع مجتبائی دہلی ۵۶/۱

[17] ردالمحتار کتاب الطهارة باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۲۳/۱

والنخلۃ مطلقًا وحلھا کلھا دون قدر الاسکار۔	علاوہ تمام شرابوں کا پاک ہونا اور ان کا حلال ہونا جبکہ مقدار مسکر سے کم ہوں۔(ت)

حاشایہ بھی قول ساقط و باطل نہیں بلکہ بہت باقوت ہے خود اصل مذہب یہی ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام حتی کہ حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے، یہی قول امام اعظم ہے، عامہ متون مذہب مثل مختصر قدوری وہدایہ و وقایہ و نقایہ وکنز وغرر واصلاح وغیرہا میں اسی پر جزم واقتصار کیا، اکابر ائمہ ترجیح و تصحیح مثل امام اجل ابو جعفر طحاوی وامام اجل ابوالحسن کرخی واما مشیخ الاسلام ابوبکر خواہر زادہ وامام اجل قاضی خاں وامام اجل صاحب ہدایہ رحمہم اللہ تعالٰی نے اسی کو راجح و مختار رکھا بلکہ خود امام محمد نے کتاب الآثار میں اسی پر فتوٰی دیا اسی کو بہ ناخذ (ہم اسی کو لیتے ہیں۔ت) فرمایا، علمائے مذہب نے بہت کتب معتمدہ میں اس کی تصحیح فرمائی یہاں تک کہ آکد الفاظ ترجیح علیہ الفتوٰی سے بھی تذییل آئی۔ خزانۃ المفتین میں ہے:

فی الھدایۃ والنھایۃ وفتاوٰی قاضی خان وظھیر الدین والخلاصۃ وفتاوی الکبرٰی وفتاوی اھل سمر قند والحمیدی الاصح ماعلیہ ابوحنیفۃ وابویوسف رحمھما اللہ تعالٰی [18]۔	ہدایہ، نہایہ، فتاوٰی قاضیخان، فتاوٰی ظہیر الدین، خلاصہ، فتاوٰی کبرٰی، فتاوی اہل سمرقند اور حمیدی میں ہے کہ اصح وہ ہے جس پر امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی ہیں۔(ت)

جامع الرموز میں ہے:

وھو الصحیح لان الخمر موعودۃ فی العقبٰی فینبغی ان یحل من جنسہ فی الدنیا انموذجا ترغیبا کما فی المضمرات ولئلا یلزم تفسیق الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم [19]۔	اور یہی صحیح ہے کیونکہ شراب آخرت میں موعود ہے لہٰذا ترغیب کے لئے اس کی جنس میں سے دنیا میں حلال ہونا چاہئے جیسا مضمرات میں تاکہ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو فاسق قرار دینا لازم نہ آئے۔(ت)

ہندیہ میں فتاوٰی کبرٰی سے ہے:

العصیر اذا شمس حتی ذھب ثلثاہ یحل شربہ عند ابی حنیفۃ و	انگور کا جوس جب دھوپ میں دو ثلث خشک ہوجائے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابویوسف علیہما الرحمۃ کے

[18] خزانۃ المفتین کتاب الحدود فصل فی الشرب قلمی نسخہ ۱/۱۸۶

[19] جامع الرموز کتاب الاشربہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قابوس ایران ۳/ ۳۳۳

ابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی وھو الصحیح[20]۔	نزدیک اس کا پینا حلال ہوتا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ (ت)

درمنتقی میں ہے:

وصحح غیرواحد قولھما۔[21]	متعدد علماء نے شیخین کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

لبن الرماك اذا اشتدلم یحل وصحح فی الھدایۃ حلہ۔[22]	گھوڑی کا دودھ جب جوش کھا کر گاڑھا ہوجائے تو حلال نہیں، ہدایہ میں اس کے حلال ہونے کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

بہ یفتی ای بتحریم کل الاشربۃ وکذا بوقوع الطلاق قال فی النھر وفی الفتح وبہ یفتی لان السکر من کل شراب حرام وعندھما لایقع بناء علی انہ حلال وصححہ فی الخانیۃ[23]۔	اسی کے ساتھ ہی فتوٰی دیا جائے گا یعنی تمام شرابوں کی حرمت کا اور اسی طرح طلاق کے واقع ہونے کا۔ نہر میں کہا ہے کہ فتح میں ہے اسی کے ساتھ فتوٰی دیا جائے گا کیونکہ نشہ ہر شراب سے حرام ہوتا ہے، اور شیخین کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ حلال ہے۔ خانیہ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے (ت)

شرح نقایہ برجندی میں ہے:

فی فتاوی قاضی خان المتخذ من غیرالعنب والتمر مثل السکر والعسل والفانیذ والحنطۃ والشعیر و الذرۃ وماشبہ ذٰلك اذاغلا واشتد وقذف بالزبد وطبخ	فتاوٰی قاضیخان میں ہے کہ انگور اور کھجور کے غیر یعنی شکر، شہد، مصری، گندم، جو، جوار اور ان جیسی دیگر اشیاء سے بنائی ہوئی شرابیں جب جوش کھا کر گاڑھی ہوجائیں اور ان پر جھاگ آجائے

---

[20] الفتاوی الھندیۃ کتاب الاشربۃ الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۵ /۴۱۲

[21] الدرالمنتقی علی ہامش مجمع الانھر کتاب الاشربۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲ /۵۷۲

[22] الدرالمختار کتاب الاشربۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲ /۲۶۰

[23] ردالمحتار کتاب الاشربۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ /۲۹۳

ادنی طبخة یحل فی قول الشیخین واختلف فی قول محمد قیل یحل شربہ مادون السکر وقیل لایحل اصلا وعنہ ایضاً انہ قال اکرہ ذٰلك وان لم یطبخ فعن الشیخین روایتیان فی روایة لایحل شربہ کنقیع الزبیب غیرالمطبوخ وفی روایة یحل شربہ و ذکرفی الفتاوی المنصوریة ان الفتوی علی انہ لا یشترط الطبخ لحلہ[24]۔	اوران کو تھوڑا سا پکالیاجائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہیں اورامام محمد علیہ الرحمہ کے قول میں اختلاف ہے، بعض نے کہاجو نشہ والی مقدار سے کم ہوں حلال ہیں اور بعض نے کہاکہ مطلقاً حلال ہیں اورانہیں اسے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اس کو مکروہ جانتاہوں اوران کو پکایانہ جائے تو شیخین سے دوروایتیں ہیں ایک روایت میں اس کاپینا حلال نہیں ہے جیساکہ کہ زبیب کاوہ رس جس کو پکایانہ گیاہو،اور ایک روایت میں ہے کہ اس کاپیناحلال ہے۔فتاوٰی منصوریہ میں مذکور ہے فتوٰی اس پر ہے کہ اس کے حلال ہونے کے لئے پکاناشرط نہیں۔(ت)

فتح اللہ المعین میں ہے:

من ادلة حلہ ماقال فی الاختیار،عن ابن ابی لیلٰی قال اشھد علی البدریین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انھم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر وقد نقل ذٰلك عن اکثر الصحابة ومشاھیر ھم قولاوفعلا حتی قال ابوحنیفة انہ مما یجب اعتقاد حلہ لئلا یؤدی الی تفسیق الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنھم[25]۔	اس کے حلال ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل وہ ہے جو اختیار میں ابن ابی لیلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدری صحابہ کرام کے بارے میں گواہی دیتاہوں کہ وہ سبز صراحیوں میں نبیذ پیتے تھے اوریہ بات اکثر مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے قولاً اورفعلاً منقول ہے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اس کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھنا واجب ہے تاکہ صحابہ کرام کو فسق کی طرف منسوب کرنا لازم نہ آئے۔(ت)

[24] شرح النقایة للبرجندی کتاب الاشربہ نولکشور لکھنؤ ۳/ ۱۸۸

[25] فتح المعین کتاب الاشربہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳/ ۴۲۳

خانیہ میں ہے:

لابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله تعالٰی ماروی ان رجلا اتی عمر رضی الله تعالٰی عنه بمثلث قال عمر رضی الله تعالٰی عنه ما اشبه هذا بطلاء الابل کیف تصنعونه قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه فصب عمر رضی الله تعالٰی عنه علیه الماء وشرب ثم ناول عبادة بن الصامت رضی الله تعالٰی عنه ثم قال عمر رضی الله تعالٰی عنه اذا رابکم شرابکم فاکسروه بالماء وعن عمر رضی الله تعالٰی عنه اذا ذهب ثلثا العصیر ذهب حرامه وریح جنونه و روی عن ابراهیم النخعی رحمه الله تعالٰی مایرویه الناس کل مسکر حرام خطاء لم یثبت. انما الثابت کل سکر حرام وکذا مایرویه الناس ما اسکر کثیره فقلیله حرام لیس بثابت و ابراهیم النخعی رحمه الله تعالٰی کان حبرا فی الحدیث[26]۔	امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی دلیل وہ روایت ہے کہ ایک شخص سید حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ثلث لے کر آیا آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کے طلاء کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے تم اس کو کیسے بناتے ہو، اس نے کہا ہم انگور کے رس کو پکاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دو ثلث خشک ہوجاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر پانی ڈال کر پی لیا، پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دے دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمہیں تمہاری شراب شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑدو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب انگور کے شیرہ کا دو ثلث پکانے سے خشک ہوجائے تو اس کی حرمت اور نشہ جاتا رہتا ہے، اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالٰی سے مروی ہے کہ لوگ جو یہ روایت کرتے ہیں کہ ہر مسکر (نشہ آور) حرام ہے، یہ غلط ہے اور ثابت نہیں ہے، البتہ ثابت یہ ہے کہ ہر سکر (نشہ) حرام ہے، اسی طرح لوگوں کا یہ روایت کرنا کہ جو مسکر ہے اس کا قلیل وکثیر حرام ہے ثابت نہیں، حالانکہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیث متبحر عالم ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے:

[26] فتاوٰی قاضیخان کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴ /۶۷۴

لابی حنیفة وابی یوسف رحمهما اللہ تعالٰی الاٰثار التی وردت فی اباحة النبیذ الشدید قولا وفعلا ذکرها محمد رحمه اللہ تعالٰی فی الکتاب وعن ابی حنیفة رحمه اللہ تعالٰی فی الکتاب وعن ابی حنیفة رحمه اللہ تعالٰی انه قال من شرائط السنة والجماعة ان لا یحرم النبیذ الجرلان فی تحریمه تفسیق کبار الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنهم، وعنه انه قال لا احرم النبیذ الشدید دیانة ولااشربه مروئة، اجمع کبار الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنهم علی اباحة النبیذ واحتاطوا فی شربه لاجل الاختلاف وکذا السلف عدهم کانوا یشربون نبیذ الجر بحکم الضرورة لاستمراء الطعام[27]۔	امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی کی دلیل وہ آثار ہیں جو قولاً اور فعلاً گاڑھی نبیذ کی اباحت پر وارد ہیں۔اس کو امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں ذکر فرمایا۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ کو حرام نہ قرار دینا سنت وجماعت کی شرائط میں سے ہے کیونکہ اس کو حرام قرار دینے میں صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کی طرف فسق کو منسوب کرنا لازم آتا ہے،اورانہی سے منقول ہے کہ میں گاڑھی نبیذ کو از راہ دیانت حرام قرار نہیں دیتا اور بطور مروّت اس کو نہیں پیتا۔نبیذ کی اباحت پر صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اجماع ہے مگروہ بسبب اختلاف کے اس کو پینے میں احتیاط کرتے تھے۔اسی طرح ان کے بعد اسلاف کسی ضرورت کے تحت گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ پیتے تھے مثلاً کھانا ہضم کرنے کے لئے۔(ت)

خلاصہ میں ہے:

عن محمد بن مقاتل الرازی انه قال لواعطیت الدنیا بحذافیرها ماشربت المسکر یعنی نبیذ التمر والزبیب ولو اعطیت الدنیا بحذافیرها ماافتیت بانه حرام[28]۔	محمد بن مقاتل رازی نے کہا اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی مسکر یعنی کھجور اور زبیب کا نبیذ نہیں پیوں گا،اور اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی اس کے حرام ہونے کا فتوٰی نہیں دوں گا۔(ت)

غایۃ البیان علامہ اتقانی میں ہے:

واحتج ابوحنیفة وابو یوسف فی قوله	امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ

[27] فتاوٰی قاضی خاں کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۷۶۲

[28] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الاشربۃ مکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۰۵

الاٰخر بقوله تعالٰی " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ "وقد بین العلة فی تحریم الخمر وهی الصد عن ذکر الله وعن الصلاة وایقاع العداوة و هذه المعانی لاتحصل بشرب القلیل فلو خلینا و ظاهر الاٰیة لکُنا نقول بان القلیل من الخمر لایحرم و لٰکن ترکنا الظاهر فی القلیل من الخمر بالاجماع ولا اجماع فیما تنازعنا فیه من الاشربة علی حرمة القلیل منها مباحا علی علة ظاهر الاٰیة لانه مما لا یورث العداوة والبغضاء ولاالصد عن ذکر الله وعن الصّلٰوة[29]۔	تعالٰی علیہ نے اپنے دوسرے قول میں اللہ تعالٰی کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ "اے ایمان والو! بیشک خمر، جُوا، بُت اور پانسے نجس ہیں شیطانی عمل سے تو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ، بیشک شیطان خمر اور جُوئے سے تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ تعالٰی کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے تو کیا تم باز آؤ گے"۔ تحقیق یہاں تحریم خمر کی جو علت بیان کی گئی وہ ذکر الٰہی اور نماز سے روکنا اور بغض و عداوت واقع کرنا ہے اور یہ امور قلیل کے پینے سے حاصل نہیں ہوتے اگر ہم آیت کریمہ کو اس کے ظاہر پر چھوڑتے تو یوں کہتے کہ خمر میں سے قلیل حرام نہیں ہے لیکن ہم نے اجماع کے ساتھ آیت کریمہ کے ظاہر کو ترک کر دیا ہے اور جو شرابیں ہمارے درمیان متنازعہ ہیں ان کے قلیل کی حرمت پر اجماع واقع نہیں ہوا لہٰذا ان کا قلیل آیت کریمہ کے ظاہر کی وجہ سے مباح رہے گا کیونکہ وہ نہ تو بغض وعداوت کا موجب ہے اور نہ ہی ذکر خدا و نماز سے روکتا ہے۔(ت)

اُسی میں ہے:

قال شیخ الاسلام خواهرزاده رحمه الله تعالٰی فی شرحه ذکر ابن قتیبة فی کتاب الاشربة باسناده عن زید بن علی بن الحسین علی رضی الله تعالٰی عنهم انه شرب هو واصحابه نبیذا شدیدا فی ولیمة فقیل له یا ابن رسول الله حدِّثنا	شیخ الاسلام خواہرزادہ نے اپنی شرح میں فرمایا کہ ابن قتیبہ نے کتاب الاشربہ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بارے میں ذکر کیا کہ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں گاڑھی نبیذ پی تو ان سے کہا گیا اے ابن رسول! ہمیں نبیذ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ

[29] غایة البیان

بحدیث سمعته من اٰبائك عن رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنهم عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم انه قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذوا لقذة بالقذة والنعل بالنعل ان الله تعالٰی ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت واحل لهم منه الغرفة وحرم منه الرّیّ وان الله ابتلاکم بهذه النبیذ و احل منه الری وحرم منه السکر وحدیث ابن زیاد الذی رویناه عن ابن عمر فی مسئلة الخلیطین من ادل ادلائل وان المراد ماروٰه الخصم القدر المسکر لاالقلیل لان احد رواة الحدیث الذی احتج به الخصم ابن عمر فلوکان القلیل هو المراد لم یعمل بخلاف ماروٰه ولم یفسقه ابن زیاد وکذٰلك قول ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما حرمت الخمر بیعنها والسکر من کل شراب دلیل علی ان المراد من حدیث الخصم القدر المسکر لاالمسکر لان احد رواة	تعالٰی علیہ وسلم کی وہ حدیث سنائیں جوآپ نے اپنے آباؤ اجداد سے سنی ہے توانہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے انہوں نے میرے جد حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم سے کہ میری امت بنی اسرائیل کے طور طریقے اپنا کریوں ان کے برابر ہوجائے گی جیسے تیر تیر کے اور جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے،اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل کاامتحان نہر طالوت کے ساتھ لیاکہ ان کے لئے چلو بھرپانی حلال اور سیر ہو کر پینا حرام کیااور تمہارا امتحان اللہ تعالٰی نے اس نبیذ کے ساتھ لیا، اس کو سیر ہوکر پیناحلال اور حد نشہ تک پیناحرام کیا ہے۔ حدیث ابن زیاد جس کو ہم نے مسئلہ خلیطین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل ہے۔اور مخالف نے جوروایت کیا ہے اس سے مراد قدر مسکر ہے نہ کہ قلیل، کیونکہ مخالف نے جس حدیث سے استدلال کیاہے اس کے راویوں میں سے ایک سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔اگر اس سے قلیل مراد ہوتا وہ اپنی روایت کے خلاف نہ کرتے اور نہ ہی ابن زیاد ان کی طرف فسق کو منسوب کرتے۔اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول کہ خمر تو بعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی شرابوں سے نشہ آور حرام ہے اس بات کی دلیل ہے کہ مخالف کی روایت کردہ حدیث سے مراد قدر مسکر ہے نہ کہ قلیل

ذٰلك الحديث ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما فيبعد فی العقول ان يروی ابن عباس حديثا ثم يقول بخلافه، وقد اطنب الكرخی رحمه الله فی رواية الاٰثار عن الصحابة والتابعين بالاسانيد الصحاح فی مختصره فی تحليل النبيذ الشديد تركنا ذكرها مخافة التطويل و الحاصل ان الاكابر من اصحاب النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم واهل بدر كعمر وعلی وعبدالله بن مسعود وابی مسعود رضی الله تعالٰی عنهم كانوايحللون شرب النبيذ وكذاالشعبی و ابراهيم النخعی وقال فی شرح الاقطع، وقدسلك بعض الجهال فی هذه المسئلة طريقة قصدبها الشنيع والفسوق عندالعوام، لما ضاق عليه طريق الحجة فقال روی عن النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم انه قال ليشربن ناس من امتی الخمر ويسمونها باسماء قال هذا القائل وهم اصحاب ابی حنيفة وهذا كلام جاهل بالاحكام والنقل والاٰثار ومتعصب قليل الورع لايبالی ماقال ثم يقال لهذا القائل مارميت بهٰذا القول اصحاب ابی حنيفة رضی الله تعالٰی عنه وانما السلف الصالح اردت

کیونکہ حدیث مذکور کے راویوں میں سے ایک سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی ہیں اور یہ بات عقل سے بعید ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک حدیث روایت فرمائیں، پھر خود اس کے خلاف فرمائیں، گاڑھی نبیذ کے حلال ہونے سے متعلق صحابہ وتابعین کے آثار کو صحیح سند کے ساتھ روایت کرنے میں امام کرخی علیہ الرحمۃ نے اپنی مختصر میں بہت طوالت فرمائی ہم نے طوالت کے ڈر سے ان کے ذکر کو ترک کردیا۔ خلاصہ یہ کہ اکابر اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اہل بدر جیسے حضرت عمر، علی، عبداللہ ابن مسعود اورابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم نبیذ کے پینے کو حلال قرار دیتے تھے اوریہی موقف ہے شعبی اورابراہیم نخعی کا۔ شرح اقطع میں ہے کہ ایک جاہل نے اس مسئلہ میں ایساراستہ اختیار کیاجس سے اس کا مقصد لوگوں کے ہاں برائی اور فسق کو رائج کرنا ہے، جب اس کے لئے دلیل کاراستہ تنگ ہوگیاتو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کافرمان ہے میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے اوراس کے مختلف نام رکھ لیں گے، وہ لوگ امام ابوحنیفہ کے اصحاب ہیں۔ یہ اس کا کلام ہے جواحکام، نقل اورآثار سے جاہل اور متعصب اور تقوی میں بہت گھٹیا ہے، اس کی پروانہیں کرتا کہ وہ کیاکہہ رہاہے۔ پھراس قائل کو کہاجائے کہ جوکچھ تو نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی کے اصحاب کی طرف منسوب کیاہے اس سے تیرا

ولم یمکنك التصریح بذلك لان اصحاب ابی حنیفة رضی الله تعالٰی عنه ما ابتدعوا فی ذلك قولا بل قالوا ماقاله اصحاب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم و وجوه التابعین وزهادهم وکیف یظن بعمر وعلی وابن مسعود وابن عباس وعمار بن یاسر وعلقمه بن الاسود انهم شربوا الخمر غلطا فی اسمها حتی استدرك علیهم هذاالقائل حقیقة الاسم ویحسن الظن بنفسه و یسیئ الظن بلسفه.ان هذه الجرأة فی الدین،وقال شیخ الاسلام خواهر زاده فی شرحه روی ان رجلا سال ابراهیم الحربی فی مدینة الاسلام فی جامع المنصور بالجانب الغربی فقال لنا امام یشرب النبیذ افأصلی خلفه فقال له ابراهیم ارأیت لوادرکت علقمة والاسودا کنت تصلی خلفهما قال نعم ولم یفهم السائل الجواب فاعاد السوال فقال له ابراهیم قد اجبتک.والقیاس مع ابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله تعالٰی لان الله تعالٰی لم یحرم شیئا یقصده الناس من المحرمات فی الدنیا الا اباح مایغنی عنه الاتری انه لما حرم

ارادہ سلف صالحین ہیں جس کی تصریح کرنا تیرے لئے ممکن نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اصحاب نے یہ کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ وہی کچھ کہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صحابہ اور معزز و زاہد تابعین نے کہا ہے۔اس کا کیا گمان ہے حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابن عباس، عمار بن یاسر اور علقمہ بن اسود رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بارے میں، کیا انہوں نے نام تبدیل کرکے شراب پی۔ حتی کہ اس قائل نے ان پر حقیقی نام کے ساتھ اصلاح کی اور اپنے بارے میں حسن ظن جبکہ اسلاف کے بارے میں برا گمان کیا، بلاشبہہ یہ دین میں جسارت ہے۔ شیخ الاسلام خواہرزادہ نے اپنی شرح میں کہا مروی ہے کہ ایک شخص نے مدینۃ الاسلام کی جامع منصور کی جانب غربی میں ابراہیم حربی سے سوال کیا کہ ہمارا امام نبیذ پیتا ہے کیا ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں؟ تو ابراہیم نے کہا تیرا کیا خیال ہے اگر تو علقمہ واسود کو پالے تو کیا تو ان کے پیچھے نماز پڑھے گا؟ اس نے کہا ہاں، حالانکہ وہ سائل ابراہیم حربی کے جواب کو نہ سمجھ سکا چنانچہ اس نے دوبارہ وہی سوال کیا تو ابراہیم نے فرمایا بیشک میں تجھے جواب دے چکا ہوں۔ قیاس امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کا مؤید ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے دنیا میں محرمات میں سے کوئی چیز حرام نہ فرمائی جس کا قصد لوگ کرتے ہیں مگر اس میں سے اتنا کچھ مباح فرمایا جس سے لوگوں کی حاجت پوری ہوتی ہو۔ کیا تو نے

لحم الخنزیر والمیتۃ اباح انواعا من اللحوم تغنی عنھا ولما حرم نکاح المحارم والجمع بین المحارم اباح من الاجنبیات کذٰلك ھٰھنا فالشراب المطرب شیئ یقصدہ الناس فلما حرم منه انواعا یجب ان یکون نوع منه مباحا یغنی عنه ویقوم مقامه وذٰلك فیما قالاہ،فاما من حرم جمیع انواع الاشربۃ المطربۃ بحیث لایوجد من جنسه مباح یکون ذٰلك خلاف الاصول وخلاف الاصول لایجوز [30] اھ باختصار۔	دیکھا نہیں کہ اللہ تعالٰی نے جب خنزیر ومردار کا گوشت حرام فرمایاتو کچھ اقسام گوشت کی حلال بھی فرمادیں جس سے لوگ اپنی حاجت پوری کرتے ہیں اور جب محرمات سے نکاح اور دو آپس میں محرم عورت کو نکاح میں جمع کرنا حرام کیاتو غیر محرم عورتوں کے ساتھ نکاح کو حلال فرمایا۔اسی طرح یہاں شراب کے مسئلہ میں ہوگا کیونکہ فرحت بخش شراب بھی ایک شیئ ہے جس کالوگ قصد کرتے ہیں۔جب اللہ تعالٰی نے اس کی کچھ انواع کو حرام کیاتو اس کی کوئی قسم حلال بھی ضرور ہوگی جس سے لوگ نفع اُٹھائیں اور وہ اس کے قائم مقام ہوجائے اور یہ بات شیخین کے قول میں حاصل ہوتی ہے،لیکن جنہوں نے شراب کی فرحت بخش تمام اقسام کو حرام قرار دیاکہ اس کی جنس میں سے کوئی نوع بھی مباح نہیں پائی جاتی تو یہ خلاف اصول ہے اور خلاف اصول جائز نہیں اھ باختصار (ت)

محررمذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب المؤطامیں فرماتے ہیں:

اخبرنا مالك اخبرنا داؤد بن الحصین عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبید الانصاری عن عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیه اھل الشام وباء الارض اوثقلھا قالوا لا یصلح لنا الا ھذا الشراب قال اشربوا لعسل قالوا لایصلحنا العسل قال له رجل من اھل الارض ھل لك ان	حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں خبر دی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب شام تشریف لائے تو اہل شام نے اپنی سر زمین پر وباء اور گرانی کی شکایت کرتے ہوئے کہاکہ ہمیں اس شراب کے علاوہ کوئی علاج موافق نہیں آتا۔آپ نے فرمایا شہد پیو،انہوں نے کہا ہمیں شہد موافق نہیں آتا۔اسی علاقے کے

[30] غایۃ البیان

اجعل لك من هذا الشراب شيئا لايسكر قال نعم فطبخوه حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه فاتوا به الى عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده فتبعه يتمطّط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها، والله قال كلاّ والله ما احللتها اللهم انى لااحل لهم شيئا حرمته عليهم ولااحرم عليهم شيئا احللته لهم قال محمد (رحمة الله تعالٰى عليه) وبهذا ناخذ لاباس بشرب الطلاء الذى قد ذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو لايسكر فاماكل معتق يسكر فلاخير فيه[31]۔	ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ رغبت رکھتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایسی شراب تیار کروں جو نشہ نہ دے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ ان لوگوں نے انگور کے شیرہ کو اس حد تک پکایا کہ دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی رہ گیا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لائے۔ آپ نے اس میں انگلی داخل کرکے باہر نکالی تو وہ آپ کی انگلی کے ساتھ چمٹ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کی طلاء کی مثل طلاء ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ اس کو پیو۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کیا بخدا آپ نے اس کو حلال قرار دے دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں بخدا میں نے اس حلال نہیں کیا، اے اللہ! جو چیز تو نے ان پر حرام کی ہے میں اس کو ان پر حلال نہیں کرتا اور جو تو نے ان پر حلال کیا میں اس کو ان پر حرام نہیں کرتا۔ امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں کہ ایسے طلاء کے پینے میں کوئی حرج نہیں جس کا دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی باقی رہا ہو اور وہ نشہ نہ دے۔ لیکن ہر پرانی نشہ آور شراب میں کوئی خیر نہیں۔ (ت)

نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:

[31] موطا امام محمد کتاب الحدود باب نبیذ الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۷-۲۱۶

اخبرا ابو حنیفة عن سلیمان عــــہ۱ الشیبانی عن ابن زیاد عــــہ۲ انه افطر عند عبدالله بن عمر رضی الله تعالٰی عنهما فسقاه شرابا له	ہمیں امام ابو حنیفہ نے سلیمان شیبانی سے خبر دی انہوں نے ابن زیاد سے روایت کی کہ انہوں نے (ابن زیاد) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس روزہ

عــــہ۱: هو ابو اسحٰق سلیمان الکوفی من ثقات التابعین ورجال الستة ۱۲منه۔

یہ ابواسحاق سلیمان بن ابی سلیمان کوفی جو ثقہ تابعین اور صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں ۱۲منہ (ت)

عــــہ۲: السید المرتضی الاشبه انه محمد بن زیاد احد شیوخ شعبة روی عن ابی هریرة حدیث الرجل جبار ذکره المنذری فی مختصر السنن[32] وهو من اقران ابن سیرین **قلت** هو ابن زیاد الجمحی ابو الحارث المدنی نزیل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روی الدارقطنی فی السنن من طریق اٰدم بن ابی ایاس عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال الرجل[33] جبار هذا ما ابداه السید ظنا والمنصوص علیه انه عبدالله قال الامام البدر محمود فی البنایة بعد ذکر الحدیث ابن زیاد هو عبدالله ابن زیاد[34] اھ۔

سید مرتضٰی نے کہا حق سے اشبہ ہے کہ یہ محمد بن زیاد شعبہ کے شیوخ میں سے ایک ہیں انہوں نے "الرجل جبار" والی حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے یہ بات امام منذری نے مختصر السنن میں ذکر کی اور یہ امام ابن سیرین کے ہم زمان ہیں۔ **میں کہتا ہوں** یہ ابن زیاد جمحی ابوالحارث مدنی ہیں جو بعد میں بصرہ میں مقیم ہوگئے ثقہ ہیں صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں دارقطنی نے سنن میں آدم بن ابی ایاس کے طریق سے عن شعبہ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا "الرجل جبار" سید مرتضٰی نے اپنے گمان کی بیان پر یہ بیان کیا ہے جبکہ منصوص یہ ہے کہ وہ عبداللہ ہیں، امام بدرالدین محمود نے بنایہ میں ابن زیاد کی اس حدیث کے بعد کہا ابن زیاد سے مراد عبداللہ بن زیاد ہے اھ۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[32] مختصر السنن

[33] سنن الدارقطنی کتاب الحدود والدیات ۲۱۵ نشر السنة ملتان ۳ /۱۵۴

[34] البنایة فی شرح الهدایة کتاب الاشربة المکتبة الامدادیة مکة المکرمة ۴ /۳۳۸

فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ما هذا الشراب ما کدت اهتدی الی منزلی فقال عبدالله ما زدناك علی عجوة و زبیب، قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة [35]۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم وهو یطعم فطعمت معه فاُوتی قدحا من نبیذ فلما رأی ابطائ عنه قال حدثنی علقمة عن عبدالله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا بنبیذ له تنبذه	افطار کیا تو آپ نے ابن زیاد کو اپنے ہاں سے شراب پلائی تو گویا کہ اس نے ابن زیاد میں کچھ اثر کیا جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے کہا یہ کیا شراب ہے یوں لگا کہ میں اپنے گھر کی طرف راہ نہ پاؤں گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کے لئے عجوہ اور زبیب پر کوئی شیئ زیادہ نہیں کی۔ امام محمد نے فرمایا ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت حماد سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب ابراہیم نے مجھے اس سے پس وپیش کرتے ہوئے دیکھا تو کہا مجھے علقمہ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ میں بسا اوقات ان کے ہاں کھانا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قلت یعنی ابا مریم الاسدی الکوفی من ثقات التابعین ورجال البخاری فی التهذیب ذکره ابن حبان فی الثقات وقال فی تهذیبه قال العجلی کوفی ثقة وقال الدارقطنی ثقة [36]۔

میں کہتا ہوں ابن زیاد یعنی ابومریم اسدی کوفی جو ثقہ تابعین اور بخاری کے راویوں میں شمار ہیں، تہذیب میں ہے کہ ابن حبان نے اس کو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا ہے اور تہذیب والے نے فرمایا کہ عجلی نے کہا کہ وہ کوفی ثقہ میں شمار ہیں، دارقطنی نے کہا وہ ثقہ ہیں۔ (ت)

---

[35] کتاب الآثار لامام محمد باب النبیذ الشدید ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۳

[36] تہذیب التہذیب ترجمہ عبداللہ بن زیاد الکوفی ۳۷۹ دائرۃ المعارف النظامیہ ۵ /۲۲۱

سیرین ام ولد عبداللہ فشرب و وسقانی[37]۔اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابواسحٰق السبیعی عن عمرو بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ان للمسلمین جزورا لطعامھم وان العتق منھا لآل عمر،وانہ لایقطع ھٰذہ الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان عمررضی اللہ تعالٰی عنہ اتی باعرابی قدسکر،فطلب لہ عذرا فلما اعیاہ(الاذھاب عقل)قال احبسوہ فاذاصح فاجلدوہ ودعا بفضلۃ فضلت فی اداوتہ،فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع، فدعا بماء فکسرہ(وکان عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ یحب الشراب الشدید)فشرب وسقی جلسائہ ثم قال ھذا اکسروہ بالماء اذا غلبکم شیطانہ[38]۔اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن	کھاتا، پھرانہوں نے نبیذ طلب فرمائی جوان کی ام ولد سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جس کو ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خود بھی پیا اور مجھے بھی پلائی۔ ہمیں امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی کہ حضرت عمرابن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا عمدہ اونٹ مسلمانوں کے کھانے کے لئے ہیں اوران میں سے پرانے حضرت عمر(رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے لئے ہیں،اور بیشک ان اونٹوں کو پیٹوں میں سوائے گاڑھی نبیذ کے کوئی شَے ہضم نہیں کرتی۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک اعرابی لایا گیاجو نشے میں تھا آپ نے اس سے عذر پوچھا توسوائے خرابی عقل کے اس کو عاجز پایا،آپ نے فرمایا اس کو روک رکھو جب ہوش میں آئے تواس کو کوڑے لگاؤ،اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے برتن میں بچی ہوئی شراب منگوائی اوراسے چکھا تو وہ گاڑھا نبیذ تھا جوکہ ممتنع ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس نبیذ کی تیزی کو توڑا(حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ گاڑھی شراب کو پسند فرماتے تھے) پھراسے پیا اور شرکاء مجلس کو پلایا۔ پھر فرمایا کہ جب اس شراب کا شیطان تم پر غالب آجائے تو پانی سے اس کی تیزی توڑ دیا کرو۔ ہمیں امام ابوحنیفہ نے حماد سے انہوں نے

[37]کتاب الآثار لامام محمد باب النبیذ الشدید ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۳

[38]کتاب الآثار لامام محمد باب النبیذ الشدید ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۳و۱۸۴

ابراهيم انه كان يشرب الطلاء قدذهب ثلثاه وبقى ثلثه ويجعل له منه نبيذ.فيتركه حتى اذا اشتد شربه ولم يربذٰلك بأسا.قال محمد وهو قول ابى حنيفة۔اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا الوليد بن سريع(مولى عمروبن حريث)عن انس بن مالك رضى الله تعالٰى عنه انه كان يشرب الطلاء على النصف قال محمد ولسنا ناخذ بهٰذاولاينبغى له ان يشرب من الطلاء الاما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو قول ابى حنيفة۔[39] اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال مااسكره كثيره فقليله حرام خطاء من الناس، انما ارادوالسكر حرام من كل شراب۔[40]	ابراہیم سے خبر دی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی بچ گیا ہو اس سے ان کے لئے نبیذ بنائی جاتی تھی تو وہ اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب وہ جوش کھا کر سخت ہو جاتی تو اس کو پی لیتے اور اس میں وہ کوئی حرج نہ دیکھتے۔امام محمد نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ولید بن سریع (مولٰی عمرو بن حریث) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں حدیث بیان کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا نصف خش ہو گیا ہوتا۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس سے اخذ نہیں کرتے اور انہیں ایسا طلاء نہیں پینا چاہئے سوائے اس کے کہ اس کا دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی رہ جائے،اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے اور انہوں نے ابراہیم سے خبر دی کہ ابراہیم نے فرمایا کہ ہر وہ شراب جس کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل حرام ہے،یہ لوگوں کی خطا ہے بیشک اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔(ت)

امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

حدثنا فهد ثنا ابونعيم قال ثنا مسعر بن كدام عن ابى عون الثقفى عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن عبدالله بن عباس رضى الله تعالٰى عنهما قال حرمت الخمر	حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ خمر پر تو بعینہٖ حرمت واقع ہوئی اور اس کے ماسوا دیگر شرابوں کی نشہ آور مقدار

[39] کتاب الآثار لامام محمد باب نبیذ البطیخ والعصیر ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۴

[40] کتاب الآثار لامام محمد باب الشرب فی الاوعیۃ والظروف ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۵

بعینها والسکر من کل شراب فاخبر ابن عباس ان الحرمۃ وقعت علی الخمر بیعنھا وعلی السکر من سائر الاشربۃ سواھا فثبت بذٰلك ان ماسوی الخمر التی حرمت ممایسکر کثیرہ قدابیح شرب قلیلہ الذی لا یسکر علی ماکان علیہ من الاباحۃ المتقدمۃ تحریم الخمر وان التحریم الحادث انما ھو فی عین الخمر و السکر ممافی سواھا من الاشربۃ فاحتمل ان تکون الخمر المحرمۃ ھی عصیر العنب خاصۃ واحتمل ان یکون کل ماخمر من عصیر العنب وغیرہ فلما احتمل ذٰلك وکانت الاشیاء قد تقدم تحلیلھا جملۃ ثم حدث تحریم فی بعضھا لم یخرج شیئ مما قد اجمع علی تحلیلہ الا باجماع یاتی علی تحریمہ ونحن نشھد علی اللہ عزوجل انہ حرم عصیر العنب اذا حدثت فیہ صفات الخمر ولانشھد علیہ انہ حرم

حرام ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے خبر دی کہ بیشک حرمت خمر پر تو بعینہٖ واقع ہوئی جبکہ باقی شرابوں کی اتنی مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو چنانچہ ثابت ہوگیا کہ خمر کے علاوہ جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے وہ حرام ہے اور اس کی قلیل مقدار جو نشہ نہ لائے وہ حسب سابق مباح ہے جیسا کہ خمر کے حرام ہونے سے پہلے مباح تھی اور جو حرمت نئی نازل ہوئی وہ عین خمر اور دیگر شرابوں کے نشہ کے بارے میں ہے چنانچہ اس بات کا احتمال ہے کہ حرام شدہ خمر خاص کھجوروں کا رس ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر وہ چیز جس سے خمر بنے وہ حرام ہے چاہے وہ انگور کا رس ہو یا کچھ اور، تو جب اس بات کا احتمال موجود ہے اور تمام اشیاء شروع میں حلال تھیں پھر بعد میں تحریم وارد ہوئی تو جس شیئ کے حلال ہونے پر اجماع ہے وہ حلال ہونے سے اس وقت تک نہیں نکلے گی جب تک اس کے حرام ہونے پر اجماع واقع نہ ہو اور ہم اس بات پر گواہی دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالٰی نے انگور کے رس کو حرام فرمایا جب اس میں خمر کی صفات پیدا ہوجائیں اور ہم یہ گواہی نہیں دیتے کہ انگور کے رس کے علاوہ جن اشیاء میں یہ صفت پیدا ہو جائے اسے بھی اللہ تعالٰی نے حرام کیا لہٰذا جس چیز کے حرام ہونے پر ہم گواہی دیتے ہیں وہ خمر ہے جس کے معنی پر ہم یقین رکھتے ہیں جیسا کہ اس کے نازل کئے جانے پر ہمارا ایمان ہے اور جس چیز کی حرمت پر ہم گواہی نہیں دے سکتے

ماسوی ذٰلك اذا حدث فیه مثل هذه الصفة فالذی نشهد علی الله تعالٰی بتحریمه ایاه هو الخمر الذی اٰمنا بتاویلها من حیث قد اٰمنا بتاویلها والذی لانشهد علی الله انه حرم هوالشراب الذی لیس بخمر فماکان من خمر فقلیله وکثیره حرام وماکان مما سوی ذٰلك من الاشربة فالسکر منه حرام وما سوی ذٰلك منه مباح هذا هو النظر عندنا وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالٰی غیر نقیع الزبیب والتمر خاصة فانهم کرهوا ولیس ذٰلك عندنا فی النظر کما قالوا. ولکن اصحابنا خالفوا ذٰلك للتاویل الذی تاولوا علیه حدیث ابی هریرة وانس الذین ذکرنا وشیئ رووه عن سعید بن جبیر انه قال فی ذٰلك هی الخمر فاجتنبها۔[41]	کہ اس کو اللہ نے حرام کیا ہے وہ خمر کے علاوہ دوسری شرابیں ہیں، چنانچہ جو خمر ہے اس کا قلیل اور کثیر سب حرام ہے اور جو اس کے ماسوا دیگر شرابیں ہیں ان میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے باقی مباح ہے ہمارے نزدیک یہی قیاس ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد کا، رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم، جبکہ کشمش اور کھجور کے رس کو انہوں نے مکروہ قرار دیا اور ہمارے نزدیک قیاس میں ایسا نہیں جیساکہ انہوں نے کہا (اس لئے کہ جو بات ہم متفق علیہ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ رس چاہے کچا ہو یا پکا دونوں صورتوں میں برابر ہے اور پکانے سے وہ حلال نہیں ہوسکتا جبکہ وہ پکانے سے پہلے حلال نہیں تھا البتہ ایسا پکانا جو اس کو رس کی حد سے نکال دے اور وہ شہد کی تعریف میں داخل ہوجائے تو اب اس کا حکم وہی ہوگا جو شہد کا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے۔ اب قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان دونوں میں بھی حکم ایسا ہی ہو لہذا کھجور اور انگور کا نبیذ اور پکا ہوا رس برابر ہوگئے جس طرح انگور کا کچا رس اور اس کا پکایا ہوا برابر ہے یہی قیاس ہے) لیکن ہمارے اصحاب نے اس میں اختلاف کیا اس تاویل کی بنیاد پر جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیثوں میں بیان کی جن کو ہم ذکر کرچکے اور اس حدیث کی بنیاد پر بھی جو انہوں نے حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ خمر ہے لہذا اس سے بچو۔(ت)

اسی میں ہے:

حدثنا فهد (فذکر بسنده) عن عمر رضی الله تعالٰی عنه انه	فہد نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سفر میں تھے کہ

[41] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب الخمر المحرمۃ ماھی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲ /۵۷-۳۵۶

كان فى سفر فاتى بنبيذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبيذ الطائف بله غرام فذكر شدة لااحفظها ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب۔ حدثنا ابو بكرة (بسنده) عن عمرو بن ميمون قال شهدت عمر حين طعن فجائه الطبيب فقال اى الشراب احب اليك قال النبيذ فاتى بنبيذ فشرب منه فخرج من احدى طعنتيه۔ حدثنا روح بن الفرج (بسنده) عن عمرو بن ميمون مثله وزاد ان عمر كان يقول انا نشرب من هذا النبيذ شرابا يقطع لحوم الابل فى بطوننا من ان يؤذينا قال وشربت من نبيذه فكان اشد النبيذ[42]۔ **قلت** ورواه ابن ابى شيبة حدثنا ابو الاحوص عن ابى اسحٰق عن عمرو بن ميمون قال قال عمر انا لنشرب هذا

آپ کی خدمت میں نبیذ لائی گئی جسے آپ نے پیا پھر ماتھے پر شکن ڈالا اور فرمایا طائف کی نبیذ میں ہلاکت ہے اور اس کی شدت کا ذکر فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ اس کے بعد پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر نوش فرمایا۔ حضرت ابو بکرہ اپنی سند کے ساتھ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کو نیزہ چبھو کر زخمی کر دیا گیا تھا آپ کے پاس طبیب آیا اور کہا کہ آپ کو کونسا مشروب زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا نبیذ۔ چنانچہ نبیذ لائی گئی تو آپ نے اس کو پیا جو آپ کے دو زخموں میں سے ایک سے باہر نکل گئی۔ روح بن فرج نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کی مگر اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمرو بن میمون نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے ہم اس نبیذ سے ایسا مشروب پیتے ہیں جو ہمارے پیٹوں میں اونٹ کے گوشت کو نقصان دینے سے روکتا ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے ان کے نبیذ سے پیا جو سخت ترین نبیذ تھا۔ **میں کہتا ہوں** اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہمیں ابوالاحوص نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر

---

[42] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان تؤذینافمن رابه من شرابه شیئ فلیمزجه بالماء، حدثنا وکیع ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم ثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب من نبیذ قد کادان یصیر خلافقال اشرب فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذه فشربه ثم قال یاعتبة انانشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان تؤذینا[43] **قلت** واسمٰعیل هذاهوالامام الحافظ المتفق علی جلالته احمسی، کوفی، ثقة، ثبت، من رجال الستة و حفاظ التابعین وقیس من لایجهل امام ثقة حافظ جلیل مخضرم کوفی من رجال الستة واکابر التابعین و عتبة بن فرقد رضی الله تعالٰی عنه صحابی نزل الکوفة فالحدیث صحیح علی شرط الشیخین مسلسل بالکوفیین من لدن ابی بکر الٰی اٰخر السند۔	رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ بیشک ہم یہ سخت شراب اس لئے پیتے ہیں تاکہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت کی اذیت کو ختم کرے جس شخص کو اس شخص کی شراب شک میں ڈالے تو وہ اس میں پانی ملالے۔ ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی اس نے کہاکہ ہمیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بتایاکہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے نبیذ کامشروب منگوایا یاجو سرکہ ہونے کے قریب تھا اور فرمایاپیو، میں نے اس کو لے کرپیاتو مجھے کچھ خوشگوار نہ لگا، پھر آپ نے اس کو لے کرپیااور فرمایااے عتبہ ! ہم یہ سخت نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت کی ایذارسانی کو ختم کرے۔ **میں کہتاہوں** کہ یہ اسمٰعیل وہی ہی جوامام حافظ ہیں ان کی بزرگی پر اتفاق ہے احمسی، کوفی، ثقہ، ثبت، صحاح ستہ کے رجال اور حفاظ تابعین میں سے ہیں۔ اور قیس مجہول نہیں وہ امام، ثقہ، حافظ جلیل، مخضرم، کوفی، صحاح ستہ کے رجال اور اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اور عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں جو کوفہ میں قیام پذیر ہوئے، پس حدیث شرط شیخین پر صحیح ہے جس کے راوی ابوبکر سے لے کر آخر سند تک مسلسل کوفی ہیں۔ ہمیں روح نے اپنی سند کے

[43] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۳۹۲۷ و ۳۹۲۸ الجزء الثامن مع الجزء السابع ۱۴۳/۱۴۲،

حدثنا روح (بسندہ) عن سعید بن ذی لعوۃ قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال انما شربت من شرابك فقال وان کان۔ حدثنا فھد (بسندہ) عن سعید بن ذی حُدّان او ابن ذی لعوۃ قال جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقہ فاتی بسطیحۃ لعمر فشرب منھا فسکر فاتی بہ عمر فاعتذر الیہ فقال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك علی السکر فضربہ عمر[44]۔ **قلت** و رواہ الدارقطنی فی سننہ عن طریق سعید بن ذی لعوۃ ایضاً ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذا فسکر بہ فضربہ الحد[45] فقال الاعرابی انما شربتہ من اداوتك فقال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ انما جلدناك بالسکر[46]۔ وروی ابوبکر بن ابی شیبۃ	ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک نشے والا شخص لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے اس نے کہا میں نے آپ کی شراب میں سے ہی پیا ہے تو آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہو۔ ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ایک شخص پیاسا تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خازن کے پاس لایا اور پانی مانگا تو اس نے پانی نہ پلایا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ایک مشکیزہ لایا گیا اس شخص نے اس میں سے پی لیا تو اسے نشہ آگیا اس کو حضرت عمر فاروق کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے عذر طلب کیا اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے مشکیزہ س پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نشہ کی وجہ سے تجھے کوڑے لگاؤں گا، پھر آپ نے اسے کوڑے لگائے۔ **میں کہتا ہوں** اس کو دارقطنی نے اپنی سنن میں سعید بن ذی لعوۃ کے طریق سے بھی روایت کیا کہ بیشک ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برتن سے نبیذ پیا تو اس کو نشہ ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی، اعرابی نے کہا میں نے تو آپ کے برتن سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں۔

[44] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲ /۳۵۹

[45] سنن الدارقطنی کتاب الاشربہ حدیث ۷۵ دار المحاسن للطباعۃ القاھرۃ الجزء الرابع ص۲۶۰

[46] التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی بحوالہ العقیلی حدیث ۷۵ دار المحاسن للطباعۃ القاھرۃ الجزء الرابع ص۲۶۰

فی مصنفه، حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالٰی عنه سایر رجلا فی سفروکان صائما فلما افطراهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشرب منها فسکر فضربه عمر الحد فقال له انما شربت من قربتك فقال له عمر انما جلدناك لسکرك[47] **قلت** وهذا امثل طرقه وما یخشی فی البلاغ من الانقطاع فلایضر عندنا وعند الجمهور القابلین لمراسیل۔ وروی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریح عن اسمٰعیل ان رجلاعب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر (رضی الله تعالٰی عنه) حتی افاق فحده[48]۔ فقال الطحاوی حدثنا	ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنّف میں روایت فرمایا کہ ہمیں علی بن مسہر نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک شخص کے ساتھ سفر میں تھے اور وہ روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک مشکیزہ کی طرف مائل ہوا جو لٹکا ہوا تھا اور اس میں نبیذ تھا اس نے پیا جس سے اسے نشہ ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر حد لگائی تو اس نے کہا میں نے تو آپ کے مشکیزہ سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے تیرے نشے کی وجہ سے کوڑے لگائے، **میں کہتا ہوں** یہ اس حدیث کے طرق میں سے عمدہ ترین ہے اور اس میں جو انقطاع کا خدشہ ہے وہ ہمیں نقصان نہیں دیتا اور نہ جمہور کو جو مرسل حدیثوں کو قبول کرتے ہیں۔ عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ہمیں ابن جریج نے اسمٰعیل سے خبر دی کہ ایک شخص نے مدینہ کے راستے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نبیذ کو ایک ہی سانس میں پیا تو اسے نشہ ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے کچھ دیر چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اسے افاقہ ہوا پھر اسے حد ماری۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ

[47] المصنّف لابن ابی شیبة کتاب الحدود النبیذ من رأی فیه حدًا حدیث ۸۴۵۰ ادارۃ القرآن کراچی ۹ /۵۴۴

[48] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربه حدیث ۱۷۰۱۵ المجلس العلمی ۹ /۲۲۴

فھد(بسندہ)عن ابن عمر قال اتی(یعنی امیر المومنین)بنبیذ قداحلف واشتد فشرب منه ثم قال ان ھذا الشدید ثم امر بماء فصبّ علیه ثم شرب ھو واصحابه.حدثنا محمد بن خزیمة (بسندہ)عن ابن عمر (رضی الله تعالٰی عنه)ان عمر انتبذ له فی مزادۃ فیھا خمسة عشر او سته عشرفاتاہ فذاقه فوجدہ حلوافقال کانکم اقللتم عکرہ ^عــہ^ ۔ حدثنا ابن ابی داؤد	ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نبیذ لایا گیا جو متغیر اور سخت ہو چکا تھا آپ نے اس میں سے پیا پھر فرمایا بیشک یہ سخت ہے، پھر پانی لانے کا حکم دیا اور اس پر پانی ڈالا پھر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس کو پی لیا۔ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ایک مشکیزے (توشہ دان) میں جو کہ پندرہ سولہ رطل کے برابر تھا نبیذ بنایا گیا آپ تشریف لائے اسے چکھا اور میٹھا پایا تو فرمایا گویا کہ تم نے اس کا تلچھٹ کم کردیا ہے۔ ہمیں ابن ابی داؤد

عــہ: عکر النبیذ العتیق اذا اضیف الی الجدید عجل اشتدادہ وھذا معنی ماروی النسائی فی سننه عن سعید بن المسیب انه کان یکرہ کل شیئ ینبذ علی عسکر وایضاً عنه انه قال فی النبیذ خمّرہ دُردیه [49] اھ ای جعله عکرہ مسکرا فکأن امیرالمؤمنین انکر علیھم تقلیل العسکر حتی بقی الی الاٰن حلوا ولم یشتد والله تعالٰی اعلم قاله الفقیر المجیب غفر الله تعالٰی منه ۱۲منه

عــہ: "عکر النبیذ" پرانا نبیذ جو تازہ نبیذ کے ساتھ ملانے سے جلد تیزی حاصل کرتا ہے۔نسائی کی اپنی سنن میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ پرانے نبیذ میں ملائے ہوئے ہر نبیذ کو ناپسند کرتے تھے نیز ان سے نبیذ کے متعلق یہ روایت کہ اس کو پرانے نبیذ نے نشہ آور بنادیا، کا معنی یہی ہے، گویا امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے قلیل پرانے نبیذ میں ملاوٹ کر ناپسند فرمایا کہ اس وجہ سے ابھی تک وہ میٹھا ہے اور شدید نہ ہوا۔واللہ تعالٰی اعلم۔یہ مجیب غفر اللہ تعالٰی کا بیان ہے ۱۲منہ۔

[49] سنن النسائی ذکر مایجوز شربه من الانبذہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

(یبلغه الى)عبدالرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدٰى له ركب من ثقيف سطيحتين من نبيذ فشرب عمر احدٰهما و لم يشرب الاخرى حتى اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اكسروه بالماء[50]، **قلت** ورواه عبدالرزاق۔قال الطحاوى فلما ثبت بما ذكرنا عن عمر اباحة قليل النبيذ الشديد وقد سمع رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم يقول كل مسكر حرام كان مافعله دليلًا ان ماحرم رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم من النبيذ الشديد هو السكر منه لاغير فاما ان يكون سمع ذٰلك من النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم قولا اوراٰه رأيا فرأيه عندنا حجّة ولاسيما اذا كان فعله المذكور بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم	نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن عثمان نے کہاکہ میں نے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کے دوران حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت اختیار کی قبیلہ بنی ثقیف کے ایک وفد نے آپ کی خدمت میں نبیذ کے دو مشکیزے بطور ہدیہ پیش کئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان میں سے ایک پی لیااور دوسرے کو نہیں پیا یہاں تک کہ اس میں شدت آگئی پھرجب آپ نے اس کو پیا تو اس کو شدید پایا اورفرمایا پانی سے اس کی تیزی کو توڑدو۔ **میں کہتاہوں** اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا۔امام طحاوی نے فرمایاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ان واقعات مذکورہ سے جب نبیذ شدید کی قلیل مقدارکامباح ہونا ثابت ہوگیا حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نشہ آورحرام ہے توآپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کافعل اس بات کی دلیل ہوگاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نبیذ شدید سے جو حرام فرمایاوہ نشہ آور مقدار ہے نہ کہ اس کاغیر چاہے توحضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خودرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا ہو یا اُن کی اپنی یہ رائے ہو کیونکہ ہمارے نزدیک ان کی رائے حجت ہے خصوصًاجب کہ آپ کایہ فعل مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی موجودگی میں واقع

[50] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

فلم ینکرہ علیہ منہم منکر فدل علی متابعتہم ایاہ علیہ وھذا عبداللہ بن عمر وھواحد النفر الذین رووا عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کل مسکر حرام وقد روی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ماحدثنا ابوامیۃ البغدادی ثنا ابونعیم ثنا عبدالسلام عن لیث عن عبدالملک بن اخی القعقاع بن شوذب عن ابن عمر قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتی بشراب فادناہ الی فیہ فقطب فردہ فقال رجل یارسول اللہ احرام ھو فرد الشراب ثم عادبماء فصبہ علیہ ذکرمرتین اوثلثا ثم قال اذا اغتلمت ھٰذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونہا بالماء [51]۔ **قلت** ورواہ النسائی فی سننہ بسندین بمعناہ احدھما اخبرنا زیادبن ایوب ثناھشیم اخبرنا العوام عن عبدالملک بن نافع	ہوااوران میں سے کسی نے انکار نہیں کیا تو ان سب کا جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی متابعت کرنا ان کے اس فعل کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جو ہمیں ابوامیہ بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس شراب لائی گئی آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر ماتھے پر شکن ڈالی وراس کو رَد فرما دیا، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟ توحضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پھر وہ شراب لوٹائی اوراس میں پانی ڈالا اس کا دو تین بار ذکر کیا پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تم پر سخت ہو جائیں تو پانی کے ساتھ ان کی تیزی کو توڑ دیا کرو۔ میں کہتا ہوں اس کو امام نسائی نے اس کے معنی کے ساتھ دوسندوں سے روایت فرمایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں زیاد بن ایوب نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہشیم نے انہوں نے کہا ہمیں عوام نے عبدالملک

[51] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹۔۶۰

قال قال ابن عمر [52]،والاٰخر اخبرنی زیاد بن ایوب عن ابی معٰویة ثنا ابواسحٰق الشیبانی عن عبدالملک[53] الخ۔قال الطحاوی حدثنا وھب بن عثمان البغدادی ثنا ابوھمام ثنی یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ عن اسمٰعیل بن ابی خالد ثنا قرة العجلی ثنی عبدالملك ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله [54] **قلت** بھٰذا السند رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه فقال حدثنا وکیع عن اسمٰعیل بن ابی خالد[55] الخ بنحوہ قال الطحاوی حدثنا محمدبن عمروبن یونس ثنی اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبدالملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اھلنا ینبذون نبیذا فی سقاء لو انھکته لاخذ فیّ فقال ابن عمر انما البغی علی من اراد البغی شھدت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم عند ھذا الرکن واتاہ رجل بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امیّة غیر انه	بن نافع سے خبر دی انہوں نے کہاکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہمانے فرمایا،اوردوسری سندیہ ہے کہ مجھے زیاد بن ایوب نے ابومعاویہ سے خبر دی انہوں نے کہاہمیں ابواسحاق شیبانی نے عبدالملک سے حدیث بیان کی الخ۔امام طحاوی نے فرمایا ہمیں وہب بن عثمان بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اس اس کی مثل حدیث بیان کی۔ **میں کہتاہوں** اسی سند کے ساتھ اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنّف میں روایت فرمایا اور کہا ہمیں وکیع نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کی الخ۔امام طحاوی نے فرمایا ہمیں محمد بن عمروبن یونس نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن نافع نے کہامیں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہاکہ ہمارے گھر والے مشکیزے میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کوزیادہ پی لوں تو وہ میرے اندر نشہ پیدا کرتی ہے۔توابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایاگناہ اس پر ہے جوگناہ کا ارادہ کرے میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااورآپ کے پاس ایک شخص نبیذ کاپیالہ لایا پھر ابن عمر نے حدیث ابن اُمیّہ کی مثل ذکرفرمایاسوائے اس کے

[52] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بھامن اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[53] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بھامن اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[54] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰

[55] المصنف ابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۴۲۶۲ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۳۹

قال فاکسروھا بالماء ففی ھذا اباحة قلیل النبیذ الشدید واولی الاشیاء بنا اذکان قدروی عنه ھذا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وروی عنه عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کل مسکر حرام ان نجعل کل واحد من القولین علٰی معنی غیر معنی الاٰخر فیکون قوله کل مسکر حرام علی المقدار الذی یسکر والحدیث الاٰخر علٰی اباحة قلیل النبیذ الشدید، اخبرنا فھد بن محمد بن سعید ثنا یحیٰی بن الیمان عن سفیٰن عن منصور عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه قال عطش النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایة فشمه فقطب فصب علیه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ھو فقال لا[56] **قلت** و رواہ النسائی بھذا السند نحوہ فقال اخبرنا الحسن بن اسمٰعیل بن سلیمٰن اخبرنا یحیٰی بن یمان[57]	اس کی تیزی کو پانی کے ساتھ توڑو۔اس حدیث میں تیز نبیذ کی قلیل مقدار کی اباحت ہے،جب ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی تو انہی کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے،تو ہمارے لئے اولٰی یہ ہے کہ ہم ان دونوں حدیثوں میں سے ہرایک کو دوسری کے مفہوم کے غیر پر محمول کریں،چنانچہ آپ کا یہ ارشاد کہ "ہر نشہ آور حرام ہے" اس مقدار پر محمول ہوگا جو نشہ دیتی ہے اور دوسری حدیث نبیذ شدید کی قلیل مقدار کے مباح ہونے پر محمول ہوگی۔ہمیں فہد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے خبر دی انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کعبہ شریف کے پاس پیاس لگی تو آپ نے پانی مانگا چنانچہ آپ کی خدمت میں ایک مشکیزے سے نبیذ لائی گئی آپ نے سونگھا اور تیوری چڑھائی پھر اس پر زمزم کا پانی ڈالا پھر نوش فرمایا تو ایک شخص نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔**قلت** (میں کہتا ہوں) اس کو امام نسائی نے اسی سند کے ساتھ بیان فرمایا اور کہا کہ ہمیں حسن بن اسمٰعیل بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے خبر دی الخ،

[56] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۲۶۰

[57] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بھا من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۳

الخ، ورواہ الدارقطنی حدثنا احمد بن عبداللہ الوکیل ثنا علی بن حرب نا یحیٰی بن الیمان [58] الخ و رواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلا قال عمد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ فکسر بالماء ثم شرب بہ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب [59]۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریك عن ابن اسحٰق عن ابی بردۃ عن ابی موسٰی عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم انا و معاذا الی الیمن فقلنا یا رسول اللہ ان بھا شرابین یصنعان من البر والشعیر احدھما یقال البر والشعیر احدھما یقال لہ المزر والاٰخر یقال لہ البتع فما نشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم	اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور کہا کہ ہمیں احمد بن عبداللہ الوکیل نے حدیث بیان کی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں علی بن حرب نے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے حدیث بیان کی الخ اور اس کو عبدالرزاق نے مجاہد سے مرسلًا روایت کیا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زمزم کے مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے نبیذ نوش فرمایا پھر مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا پھر آپ نے حکم دیا تو پانی کے ساتھ س کی تیزی کو توڑا گیا پھر آپ نے اس کو نوش فرمایا اور مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا، پھر تیسری مرتبہ حکم فرمایا اور اس کی تیزی کو پانی سے توڑا گیا پھر آپ نے نوش فرمایا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ ہمیں علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہاں دو شرابیں ہیں جو گندم اور جَو سے بنائی جاتی ہیں ان میں سے ایک کو مزر اور دوسری کو بتع کہا جاتا ہے تو کیا ہم اسے پئیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

[58] سنن الدارقطنی کتاب الاشربہ حدیث ۸۵ دار المحاسن للطباعۃ القاھرہ ۴ /۲۶۳

[59] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربہ حدیث ۱۷۰۲۱ المجلس العلمی ۹ /۲۲۶

اشربا ولاتسکرا افدل ذالك ان ماذکرہ ابو موسٰی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من قولہ کل مسکر حرام انما ھو علی المقدار الذی یسکر لاعلی العین التی کثیرھا یسکر وقد روینا حدیث ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا فی جواب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم للذی سالہ عن البتع بقولہ کل شراب اسکر فھو حرام فان جعلنا ذٰلك علٰی قلیل الشراب الذی لیسکر کثیرہ ضاد جواب النّبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لمعاذ و ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنھما وان جعلناہ علٰی تحریم السکر خاصۃ وافق حدیث ابی موسٰی واولی الاشیاء بنا حمل الاٰثار علی الوجہ الذی لاتتضاد. حدثنا ابن مرزوق (بسندہ) عن شماس قال قال عبداللہ (یعنی ابن مسعود) رضی اللہ تعالٰی عنہ ان القوم یجلسون علی الشراب وھو یحل لھم فمایزالون حتی یحرم علیھم۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ (بسندہ)

"پیو اور نشہ میں مت آؤ"۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جو حدیث ذکر فرمائی کہ "ہر نشہ آور حرام ہے" وہ نشہ آور مقدار پر محمول ہے نہ کہ اس شیئ کے عین پر جس کا کثیر نشہ آور ہے اور ہم حدیث ابی سلمہ بحوالہ امّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرچکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی وآلہ وسلم کے اس جواب کے بارے میں ہے جو بتع سے متعلق سوال کرنے والے شخص کو آپ نے دیا وہ یہ کہ "ہر شراب جو نشہ دے وہ حرام ہے" اگر اس حدیث کو ہم اس شراب کے قلیل پر محمول کریں جس کا کثیر نشہ دیتا ہے تو یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب کے خلاف ہے جو آپ نے حضرت معاذ اور ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہما کو دیا۔ اور اگر اس کو ہم خاص نشہ کی حرمت پر محمول کریں تو یہ حدیث ابو موسٰی کے موافق ہو جاتا ہے اور ہمارے لئے اولٰی یہ ہے کہ ہم تمام آثار کو ایسے معنی پر محمول کریں کہ ان میں باہمی تضاد نہ رہے۔ ہمیں ابن مرزوق نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ قوم شراب نوشی کے لئے بیٹھتی جب وہ ان کے لئے حلال تھا وہ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے لئے حرام ہوگیا۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے

عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبداللّٰه بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه۔حدثنا ابن داؤد (بسندہ)عن علقمة قال سألت ابن مسعود عن قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی المسکر قال الشربة الاخیرة۔حدثنا ابوبکرة ثنا بواحمد الزبیری ثنا سفیٰن عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبتر قال سألت ابن عباس عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال ان اوّل من سأل النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم عن ذٰلك وفد عبدالقیس فقال لاتشربوا الا فی الدباء ولافی المزفت و لافی النقیر واشربوا فی الا سقیة فقالوا یارسول اللّٰه فان اشتد فی الاسقیة قال صبوا علیه من الماء وقال لھم فی الثالثة اوالرابعة فاھریقوہ۔حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عبداللّٰه بن رجاء ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبتر

ساتھ حضرت علقمہ بن قیس سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا انہوں نے کہا پھر ہمارے پاس تیز نبیذ لایا گیا جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں تیار کیا انہوں نے اسے پیا۔ ہمیں ابی داؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علقمہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہاکہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مُسکِر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول سے متعلق سوال کیاتوانہوں نے کہاکہ وہ آخری گھونٹ ہے۔ ہمیں ابوبکرہ نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن حبتر سے حدیث بیان کی انہوں نے کہاکہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سبز اور سرخ گھڑوں کے بارے میں سوال کیاتوانہوں نے فرمایا سب سے پہلے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وفد عبدالقیس نے سوال کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "دباء، مزفت اور نقیر میں مت پیو اور مشکیزوں میں پیو۔" انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اگر مشکیزوں ہیں وہ تیز ہوجائے توآپ نے فرمایا: "اس پر پانی ڈال دو"۔ اورآپ نے انہیں تیسری یاچوتھی مرتبہ فرمایا کہ "اسے انڈیل دو"۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی۔ **قلت** (میں کہتاہوں) اس کو

عن ابن عباس مثل ذٰلك[60] **قلت** ورواہ ابو داؤد[61] فی سننه، حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد الیٰ اٰخرہ سندا ومتنا نحوہ وزاد ثم قال ان اللہ حرم علیّ او حرم الخمر والمیسر والکوبة قال وکل مسکر حرام قال سفیٰن فسالت علی بن بذیمة عن الکوبة قال الطبل، ورواہ عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقال جاءکم وفد عبدالقیس الحدیث بطوله وفیه فان رابکم فاکسروہ بالماء[62] اھ ولیس فیه مابعدہ. قال الطحاوی ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اباح لھم ان یشربوا من نبیذ الاسقیة وان اشتد فان قال قائل فان فی امرہ باھراقه دلیلا علی نسخ الاباحة قیل لھم کیف یکون	ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا کہ ہمیں محمد بن بشار نے ابواحمد سے حدیث بیان کی الخ جو کہ سند اور متن دونوں کے اعتبار سے اس کی مثل ہے، اور اس میں یہ زائد ہے پھر فرمایا کہ بیشک اللہ نے مجھ پر حرام کیا یایوں فرمایا کہ خمر، جُوا اور کُوبہ حرام کردیئے گئے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کُوبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ طبل (ڈھول)، اور اس کو عبدالرزاق نے ابوسعید سے روایت کیا ابوسعید نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس وفد عبدالقیس آیا ہے (طویل حدیث ذکر کی) اور اس حدیث میں ہے کہ اگر تمہیں وہ (نبیذ) شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑدو الخ اور اس میں حدیث کا بعد والا حصہ نہیں ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے لئے مشکیزوں کی نبیذ کو پینا مباح فرمایا اگرچہ اس میں تیزی آئے۔ اگر کوئی کہنے والا کہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو انڈیلنے کا حکم دیا یہ اباحت کے نسخ کی دلیل ہے اس کو کہا جائے گا یہ کیسے

[60] شرح معانی الآثار کتاب الاشربه باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۶۱۔۳۶۰

[61] سنن ابی داؤد کتاب الاشربه باب فی الاوعیة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۶۴

[62] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربه حدیث ۱۶۹۳۰ المجلس العلمی ۹ /۰۲۔۲۰۱

ذالك وقدروى عن ابن عباس من كلامه بعد رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم حرمت الخمر لعينها والسكر من كل شراب وقد ذكرنا ذالك باسنادہ وكيف يجوز على ابن عباس مع علمه وفضله ان يكون قدروى عن النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم مايوجب تحريم النبيذ الشديد ثم يقول حرمت الخمر لعينها والسكر من كل شراب ولكن معنى حديث قيس انه لم يأمنهم عليه ان يشرعوا فى شربه فيسكروا فامرهم باهراقه ذالك وقدروى فى مثل ما هذا ماحدثنا محمد بن خزيمة ثنا عثمٰن بن الهيثم بن الجهم المؤذن ثنا عوف بن ابى جميلة ثنى ابو القموص زيد بن على عن احد وفد عبدالقيس او يكون قيس بن النعمان فانى قدنسيت اسمه انهم سألوہ صلى الله تعالٰى عليه وسلم عن الاشربة فقال لا تشربوا فى الدباء ولافى النقير واشربوا فى السقاء الحلال الموكأ عليه عليها فان اشتد منه فاكسروہ بالماء فان اعيا كم فاهريقوہ حدثنا ربيع المؤذن ثنا اسد بن موسٰى ثنا مسلم بن خالد ثنى زيد	ہوسکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا یہ کلام مروی ہے کہ خمر لعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب میں سے نشہ کی مقدار حرام کی گئی، ہم اس حدیث کو اس کے اِسناد کے ساتھ ذکر کرچکے ہیں، اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لئے اپنے عمل وفضل کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کریں جو نبیذ شدید کی حرمت کو ثابت کرے اور پھر یہ فرمائیں کہ خمر تو لعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے لیکن حدیث قیس کا معنی یہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ ڈر ہوا کہ وہ اس کو پی کر نشہ میں آئیں گے لہٰذا اس کو انڈیل دینے کا انہیں حکم دیا، اور اسی کی مثل مروی ہے اس حدیث میں جو ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ وفد عبد القیس میں شریک ایک شخص سے حدیث بیان کی یا وہ راوی قیس بن نعمان تھا، راوی کہتا ہے مجھے اس کا نام بھول گیا ہے کہ وفدِ عبدالقیس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شرابوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کدّو اور کھرچی ہوئی لکڑی میں مت پیو اور ایسے مشکیزوں میں پیو جن کے منہ باندھے گئے ہوں اگر اس نبیذ میں شدت آجائے تو پانی سے اس کی شدت توڑو اگر وہ تمہیں عاجز کردے تو پھر اسے انڈیل دو۔ ہمیں ربیع المؤذن نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان

بن اسلم عن سمّی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فیاکل من طعامہ ولایسأل عنہ فان اسقاہ شرابا فلیشرب منہ ولایسأل عنہ فان خشی منہ فلیکسرہ بشیئ، ففی ھذا الحدیث اباحۃ شرب النبیذ فان قال قائل انما اباحہ بعد کسرہ بالماء و ذھاب شدتہ قیل لہ ھذا کلام فاسد لانہ لوکان فی حال شدتہ حراما لکان لایحل وان ذھبت شدتہ بصب الماء علیہ الاتری ان خمر الوصب فیھا ماء حتی غلب الماء علیھا ان ذالك حرام فلما کان قد ابیح فی ھذا الحدیث الشراب الشدید اذا کسر بالماء ثبت بذٰلك انہ قبل ان یکسر بالماء غیر حرام فثبت بما رویناہ فی ھذاالباب اباحۃ مالایکسر من النبیذ الشدید وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالٰی۔[63]	کی انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو وہ اس کو کھانا کھلائے اس کو چاہئے کہ وہ کھانا کھالے مگر اس سے کھانے کا سوال نہ کرے اور اگر وہ اس مشروب سے نشہ کا ڈر محسوس کرے تو پانی وغیرہ سے اس کی تیزی کو توڑ دے، اس حدیث میں نبیذ کی اباحت کا ثبوت ہے، اگر کوئی شخص کہے کہ پانی کے ساتھ اس کی سختی ختم کرنے کے بعد اسے مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ اس کی شدت ختم ہوجاتی ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ تیرا یہ کلام فاسد ہے اس لئے کہ اگر وہ شدت کی حالت میں حرام ہو تو وہ حلال نہیں ہوسکتی اگرچہ پانی انڈیلنے کے ساتھ اس کی شدت ختم ہوجائے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر خمر میں اس قدر پانی ملایا جائے کہ وہ اس غالب آجائے تو وہ حرام ہی رہے گا، اس حدیث میں جب تیز شراب (نبیذ) کو مباح قرار دیا گیا ہے جب پانی کے ساتھ اس کی شدت ختم کردی جائے، اس سے ثابت ہوگیا کہ پانی انڈیل کر تیزی ختم کرنے سے پہلے وہ حرام نہیں تھی للذا جو کچھ ہم نے اس باب میں روایت کیا اس سے تیز نبیذ کا مباح ہونا ثابت ہوگیا جبکہ وہ نشہ نہ دے، اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کا۔ (ت)

[63] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۶۲-۳۶۱

زیادۃ احادیث **اخبرنا** سوید قال اخبرنا عبدالله عن السری بن یحیٰی ثنی ابو حفص امام لنا وکان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالٰی قال اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروہ بالماء قال عبدالله بن قبل ان یشتد **اخبرنا** زکریا بن یحیٰی (بسندہ)عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا به فلما قربه الی فیه کرهه فدعا به فکسرہ بالماء فقال ھکذا فافعلوا [64] **قلت** ورواہ عبدالرزاق والبیھقی۔	**(مزید حدیثیں):** سنن نسائی شریف میں ہے: امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ ابو رافع سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمہیں نبیذ کی تیزی کا ڈر ہو تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دیا کرو۔ عبداللہ نے فرمایا کہ تیزی آنے سے پہلے ایسا کرو۔ امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن میسّب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا کہ قبیلہ بنی ثقیف نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں مشروب پیش کیا، آپ نے اس کو طلب فرمایا، جب اپنے منہ کے قریب کیا تو وہ اچھا نہ لگا، پھر اس کو منگوایا اور پانی کے ساتھ اس کی تیزی کو کم کرکے فرمایا: ایسا ہی کرو۔ **میں کہتا ہوں** اس کو عبدالرزاق اور بیہقی نے روایت کیا۔ (ت)

اُسی میں ہے:

عن ابن سیرین قال بعه عصیرا ممّن یتخذہ طلاء و لایتخذہ خمرا [65] **عن** سوید بن غفلة قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عماله ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثة [66]،و رواہ عبدالرزاق وابو نعیم	ابن سیرین نے کہا کہ انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچو جو اس سے طلاء بناتا ہے اس کے ہاتھ مت بیچو جو خمر بناتا ہے۔ سید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دیجئے جس کا دو ثلث جل کر خشک ہوجائے اور ایک تہائی رہ جائے۔ اس کو عبدالرزاق اور ابو نعیم

[64] سنن النسائی کتاب الاشربه ذکر اخبار التی اعتل بھا من اباح الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۳۳)

[65] سنن النسائی کتاب الاشربه الکراھة فی بیع العصیر نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۳۴

[66] سنن النسائی کتاب الاشربه ذکر مایجوز شربه من الطلاء نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۳۴

في الطب وعن ابي مجانة عن عامر بن عبدالله انه قال قرأت كتاب عمر بن الخطاب الى ابي موسٰى امّا بعد فانها قدمت علىّ عير من الشام تحمل شرابا غليظا اسود كطلاء الابل واني سألتهم على كم يطبخونه فاخبروني انهم يطبخونه على الثلثين ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث ببغيه وثلث بريحه فمر من قبلك يشربونه[67]۔ **قلت** ومن هذا الطريق رواه سعيد بن منصور في سننه وفيه كتب عمر الى عمار رضي الله تعالٰى عنهما ثم روى النسائي عن عبدالله بن يزيد الخطمي قال كتب الينا عمر بن الخطاب رضي الله تعالٰى عنه اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان فان له اثنين ولكم واحد[68]۔ **قلت** صححه الحافظ في الفتح و رواه سعيد بن منصور و البيهقي وسيأتي حديث كتابه بطريقين اٰخرين	نے طب میں ابومجانہ سے بحوالہ عامر بن عبداللہ روایت کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کامکتوب گرامی بنام ابوموسٰی اشعری پڑھا جس میں آپ نے لکھاکہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جس کے پاس سیاہ رنگ کی گاڑھی شراب تھی جیسے اونٹوں کاطلاء ہوتا ہے، میں نے ان سے سوال کیاکہ تم اس کو کس قدر پکاتے ہو، توانھوں نے بتایا وہ اس کے دوتہائی کوجلادیتے ہیں جن میں خبث ہے ایک تہائی سرکا اور ایک تہائی بُوکا یعنی ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے توتم اپنی طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اس کو پی لیاکریں۔ **میں کہتا ہوں** اسی طریق سے اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیاہے، اس میں ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہما کولکھا پھرامام نسائی نے اس کو عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت کیا انہوں نے کہاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کو لکھا: امابعد، اپنی شرابوں کواس حد تک پکاؤکہ ان سے شیطان کاحصہ جل جائے اوراس کے لئے دو حصے (دوتہائی) اور تمہارے لئے ایک حصہ ہے۔ میں کہتاہوں اس کو حافظ نے فتح میں صحیح قرار دیااور س کو سعید بن منصور اور بیہقی نے روایت کیا۔ عنقریب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کاخط دو۲ اور طریقوں سے بھی آرہاہے۔

[67] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[68] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

ثم روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ تعالٰی عنہ یرزق الناس الطلاء یقع فیہ الذباب ولا یستطیع ان یخرج منہ عن داؤد سألت سعید اما الشراب الذی احلہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الذی یطبخ حتی یذھب ثلثاہ و یبقی ثلثہ [69] **قلت** و رواہ ابن ابی شیبۃ قال حدثنا عبدالرحیم بن سلیمٰن عن داؤد بن ابی ھند قال سألت سعید بن المسیب فذکرہ۔ثم روی النسائی عن سعید بن المسیّب ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کان یشرب ماذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیّب وسألہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال	پھر اس کو امام نسائی نے شعبی سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو طلاء پلاتے تھے اس میں اگر مکھی گرجائے تو نکل نہیں سکتی تھی (یعنی بہت گاڑھی ہوتی تھی) داؤد نے کہا میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کون سی شراب کو حلال کیا تھا انہوں نے بتایا کہ جس کے دو تہائی جل کر خشک ہوجائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ **میں کہتا ہوں** اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے داؤد بن ابی ہند سے بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیّب سے سوال کیا پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا، پھر نسائی نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا کہ ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ایسا شراب پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہوجاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ قیس بن ابی حازم نے ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہوجاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ یعلی بن عطاء نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا جب ان سے ایک اعرابی نے ایسی شراب کے بارے میں سوال کیا جس کا نصف پکانے سے خشک ہوگیا انہوں نے جواب دیا

69

لاحتی یذھب ثلثاہ و یبقی الثلث عن یحیٰی بن سعید عن سعد بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلاباس بہ عن بشیر بن المھاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخه حتی یذھب الثلثان ویبقی الثلث عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول ان نوحاً علیہ الصلوٰۃ والسلام نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال ھٰذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوحٍ ثلثھا و للشیطان ثلثیھا عن عبدالملك بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبد العزیز ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاہ و یبقٰی ثلثه و کل مسکر حرام [70]۔	کہ یہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جائے۔یحیٰی بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب طلاء ایک ثلث تک پکایا جائے تو اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پکائے ہوئے شیرہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا تو اس کو اس حد تک پکا کہ اس کا دو ثلث خشک ہوجائے اور ایک ثلث باقی رہے۔انس بن سیرین نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا کیا شیطان نے کہا یہ میرا ہے اور نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا ہے پھر اس بات پر صلح ہوئی اس کا ایک تہائی نوح علیہ السلام کے لئے اور دو تہائی شیطان کے لئے۔عبدالملک بن طفیل جزری نے کہا کہ ہماری طرف عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تم طلاء مت پیو یہاں تک کہ اس کا دو تہائی خشک ہوجائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔(ت)

مسند سید نا الانام الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے:

ابو حنیفه عن ابی عون عـــہ عن	امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عون سے انہوں نے

عــــہ: فی النسخة التی شرح علیھا العلامة العلی القاری ابو حنیفة عن	ملا علی قاری نے جس نسخہ پر شرح لکھی ہے اس میں ابو حنیفہ عن ابی عون محمد الثقفی الحجازی ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

[70] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال حرمت الخمر لعینہا قلیلہا وکثیرھا والسکر من کل شراب[71]۔وفی بعض روایات المسند ابوحنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رواہ الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام وفی اخری ابو حنیفۃ عن عون بن ابی جُحَیفۃ عن ابن عباس	عبداللہ ابن شداد سے انہوں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی آپ نے فرمایا خمر لعینہ حرام کی گئی چاہے قلیل ہو یا کثیر، باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔مسند کی بعض روایات میں یوں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ابوعون سے انہوں نے عبداللہ ابن شداد سے اورانہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی،اس کو حارِثی نے بطریق محمد بن بشر امام صاحب سے روایت کیا۔دوسری سند میں یوں ہے امام ابوحنیفہ نے عون بن ابی جُحَیفہ سے اورانہوں نے ابن عباس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ابی عون محمد الثقفی الحجازی عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال القاری الظاھر انہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی روی عن انس بن مالك وعنہ جماعۃ[72] اھ **اقول:** الحدیث انما یعرف بابی عون محمد بن عبیداللہ الثقفی الکوفی وھو الصواب والاٰدری لفظ الحجازی افادہ الشارح اووقع من بعض النساخ ۱۲منہ۔

اس پر ملا علی قاری نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ وہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی جوانس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اوران سے جماعت نے روایت کی ہےاھ، **میں کہتاہوں** یہ حدیث ابی عون محمد بن عبیداللہ الثقفی الکوفی سے معروف ہےاور یہی درست ہےاور مجھے معلوم نہیں کہ حجازی کالفظ شارح نے ذکر کیا ہے یا یہ کسی نقل کرنے سے واقع ہوا ہے ۱۲منہ (ت)

[71] مسندالامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ کتب خانہ کراچی ص ۲۰۲

[72] شرح مسندالامام الاعظم لملاعلی القاری فائدہ حرمۃ خمر وکل مسکرات مکتبہ توحید وسنۃ پشاور ص ۲۵۶

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحۃ من طریق یحیی الیمانی وحماد ابن الامام عن الامام وھٰکذا اوردہ العلاء ابن اتر کما فی الجوھر النقی قال المرتضٰی والمحفوظ فی مسند الامام ما ذکرناہ اولا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ قال رأیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت رحمك اللہ تشرب النبیذ والامۃ تقتدی بك فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یشرب النبیذ لولا انی رأیتہ یشربہ ماشربتہ [73]۔**ابوحنیفۃ** عن حماد عن ابراھیم انہ قال قول الناس کل مسکر حرام خطؤمن الناس انما ارادوان یقولوا السکر حرام من کل شراب [74]۔**ابوحنیفۃ** عن حماد عن انس	رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، پھر وہی حدیث ذکر کی، اس کو طلحہ نے بطریق یحیٰی یمانی وحماد ابن امام ابوحنیفہ امام صاحب سے روایت کیا۔ اسی طرح علاء ابن اتر نے اس کو وارد کیا جیسا کہ جواہر النقی میں ہے، مرتضٰی نے کہا مسند امام اعظم میں محفوظ وہی ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے روایت کی، علقمہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کھانا تناول فرماتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے نبیذ منگوائی اور اسے پیا تو میں نے کہا اللہ تعالٰی آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں حالانکہ اُمّت آپ کی اقتداء کرتی ہے، ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں نے آپ کو نبیذ پیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتو میں اس کو نہ پیتا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کی، ابراہیم نے کہا کہ لوگوں کا یہ قول لوگوں کی خطا ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ یوں کہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ سے حماد سے انہوں نے حضرت انس

[73] مسند الامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۲۔۲۰۱

[74] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۸۹

بن مالك انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسٰى الاشعرى بواسط فيبعث برسول الى السوق يشترى له النبيذ من الخوابى [75]۔ابوحنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت علٰى ابراهيم وهو يطعم فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى علقمة عن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى [76]۔ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالٰى عنه الٰى عمار بن ياسر رضى الله تعالٰى عنهما وهو عامل له على الكوفة اما بعد فانه انتهى الىّ شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ وهو عصير قبل ان يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء	بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ ابوبکر بن ابوموسٰی اشعری کے پاس واسط میں اترے توانھوں نے بازار میں قاصد بھیجا تاکہ وہ ان کے لئے خوابی سے نبیذ خریدے۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے روایت کی حماد نے کہامیں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھارہے تھے میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا مجھے انہوں نے ایک پیالہ دیا جس میں نبیذ تھی جب انہوں نے مجھے اس سے بچتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا مجھے علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ وہ(علقمہ) بسااوقات ابن مسعود کے ساتھ کھانا کھاتے، پھرانہوں نے نبیذ طلب فرمائی جو سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جوان کی ام ولد ہے،انہوں نے نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا،امام ابوحنیفہ نے حماد سے اورانہوں نے ابراہیم سے روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھاجبکہ وہ کوفہ کے عامل تھے،امابعد! میرے پاس شام سے انگورکے رَس کی شراب پہنچی جس کو پکایا گیا ہے دراں حالیکہ وہ پکانے سے انگورکا شیرہ تھی یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل گیااور ایک تہائی باقی رہ گیاتواس کا شیطان چلا گیاتواس کی مٹھاس وحلت باقی رہی گئی،اور وہ اونٹوں کے

[75] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲ /۱۹۱۔۱۹۰

[76] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲ /۱۹۱۔۱۹۰

الابل فمر من قبلك فيتوسعوا به شرابهم [77] **قلت** وروى عبدالرزاق عـــہ حدثنا معمر بن عاصم عن الشعبى قال كتب عمر بن الخطاب الى عمار بن ياسر امابعد فانها جاءتنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثاه الذى فيه خبث الشيطان وريح جنونه وبقى ثلثه فاصطنعه وامر من قبلك ان يصطنعوه [78] ورواه الخطيب فى تلخيص المتشابه عن الشعبى عن حبان الاسدى قال اتانا كتاب عمر فذكره بلفظ ذهب شره وبقى خيره	طلاء کے مشابہ ہے تم اپنی طرف سے حکم دے دو کہ لوگ اپنی شرابوں میں گنجائش پیدا کریں۔ **میں کہتاہوں** امام عبد الرزاق نے روایت کیاکہ ہمیں معمر نے عاصم سے اور انہوں نے شعبی سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمار بن یاسر کو خط لکھاامابعد! بیشک ہمارے پاس شام کی طرف سے کچھ شرابیں آئی ہیں گویا کہ وہ اونٹوں کاطلاء ہیں جنہیں پکایا گیا یہاں تک کہ اس کادو ثلث جل گیا جس میں خبث شیطان اوراس کے جنون کی بو تھی باقی ایک تہائی رہ گیا،اس کوبناؤاور لوگوں کوبنانے کااپنی طرف سے حکم دو،اوراس کو تلخیص المتشابہ میں خطیب نے شعبی سے اور انہوں نے حِبان اسدی سے روایت کیاحِبان نے کہاکہ ہمارے پاس حضرت عمررضی اللہ تعالٰی عنہ کاخط آیا اس میں حِبان نے یہ لفظ ذکر کیا ہے کہ اس کاشر

عـــہ: ھٰکذا اعزاہ لعبد الرزاق الامام البدر فی البنایۃ، والامام خاتم الحفاظ فی الجامع الکبیر ووقع فی تعلیقات مؤطا الامام محمد لبعض المعاصرین عزوہ لابن ابی شیبۃ وکانہ شبہ علیہ احد المصنفین بالاٰخر ۱۲منہ۔

عـــہ: اور امام بدرالدین عینی نے بنایہ میں اور امام عسقلانی نے جامع الکبیر میں اس کو عبدالرزاق کی طرف منسوب کیاجبکہ مؤطا امام محمد کی تعلیقات میں ایک معاصر (علامہ عبدالحٰی لکھنوی) نے اس کو ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کیا،ہوسکتاہے علامہ لکھنوی کو مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اشتباہ ہوگیا ہو ۱۲منہ (ت)

[77] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۹۱

[78] المصنف لعبد الرزاق کتاب الاشربۃ حدیث ۱۷۱۲۰ المجلس العلمی ۹/ ۲۵۵

فاشربوه[79]۔ابوحنیفه عن حماد عن ابراهیم انه قال فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام[80]۔	زائل ہوگیا اور خیر باقی رہا لہٰذا تم اس کو پیو۔امام ابوحنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نبیذ پیتا یہاں تک کہ اسے نشہ آجاتا، فرمایا آخری پیالہ جس سے نشہ ہوا وہ حرام ہے۔(ت)

عقود الجواہر میں ہے:

فی مصنّف ابن ابی شیبة حدثنا علی بن مُسهر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان ابا عبیدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضی الله تعالٰی عنهم کانوا یشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه[81] قلت ورواه ایضا ابومسلم الکجی وسعید بن منصور فی سننه کما فی العمدة قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون(هو ابن مهران)عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی الله تعالٰی عنه الطلاء ماذهب ثلثاه وبقی ثلثه[82]۔حدثنا ابن فضیل عن	مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ہمیں علی بن مسہر نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی حضرت انس نے فرمایا کہ ابوعبیدہ، معاذ بن جبل اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسا طلاء پیتے جس کا دو ثلث جل کر ایک ثلث باقی رہتا۔**میں کہتا ہوں** کہ اس کو ابومسلم الکجی اور سعید بن منصور نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔ابوبکر نے کہا ہمیں وکیع نے اعمش سے انہوں نے ام درداء سے حدیث بیان کی، ام درداء نے کہا کہ میں ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے طلاء پکاتی جس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ہمیں ابن فضیل نے

[79] تلخیص المتشابہ حدیث ۱۰۵۲ دار الکتب العلمیة بیروت ۱/ ۵۱۵

[80] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبة الاسلامیہ سمندری ۲/ ۱۹۲

[81] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۴۰۳۹ ادارة القرآن ۸/ ۱۷۰

[82] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۴۰۳۹ ادارة القرآن ۸/ ۱۷۱

عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمٰن قال کان علی رضی اللہ تعالٰی عنہ یرزقنا الطلاء فقلت لہ ماھیأتہ قال ابواسود یاخذہ احدنا باصبعہ [83] **حدثنا** وکیع عن سعید بن اوس عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ لہ طلاء حتی ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ فکان یشرب منہ الشربۃ علی اثر الطعام [84] **حدثنا** ابن نمیر ثنا اسمٰعیل عن مغیرۃ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یشرب الطلاء بالشام [85]۔	عطابن سائب سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں طلاء پلاتے، میں نے کہا اس کی ہیئت کیا ہوت؟ ابواسود نے کہا کہ ہم میں سے کوئی ایک اس کو اپنی انگلی کے ساتھ لے سکتا تھا (یعنی وہ بہت گاڑھا ہوتا تھا) ہمیں وکیع نے سعید بن اوس سے انہوں نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے طلاء پکاؤں یہاں تک کہ وہ دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا تو آپ اس میں سے کچھ کھانے کے بعد نوش فرماتے۔ ہمیں ابن نمیر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں اسمٰعیل نے مغیرہ سے انہوں نے شریح سے حدیث بیان کی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ شام میں طلاء پیا کرتے تھے (ت)

سنن دار قطنی میں ہے:

حدثنا محمد بن احمد بن ھارون **نا** احمد بن عمر بن بشر **نا**جدی ابراھیم بن قرۃ **نا** القاسم بن بھرام ثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی	ہمیں محمد بن احمد بن ہارون نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ میں ایک قوم پر گزرے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم! ہمارے پاس بنائی ہوئی ایک

[83] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۶۱ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۱۷۶

[84] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۴۶ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۱۷۲

[85] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۵۸ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۱۷۵

قوم بالمدینة قالوا یارسول الله ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیك منه قال بلٰی فاتی بعقب اوقدح غلیظ فیه نبیذ فلما اخذه النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم وقربه الٰی فیه قطب قال فدعا الذی جاء به فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا یارسول الله هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبّه علیه ثم شرب وسقی وقال اذا کان ھٰکذا فاصنعوا به ھکذا[86]۔	شراب ہے کیا اس میں سے ہم آپ کو نہ پلائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تیز نبیذ تھی، جب آپ نے اس کو پکڑا اور منہ کے قریب کیا تو تیوری چڑھائی اور اس شخص کو بلایا جو لایا تھا، اور فرمایا اس کو لے جاؤ اور انڈیل دو۔ جب وہ شخص اس نبیذ کو لے کر چلا گیا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ ہماری شراب اگر حرام ہے تو ہم اس کو نہ پئیں، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ طلب فرمایا اسے پکڑا پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا پھر پیا اور پلایا اور فرمایا جب نبیذ ایسی ہو تو اس کے ساتھ اس طرح کیا کرو۔ (ت)

اُسی میں ہے:

عن وکیع عن شریك عن فراس عن الشعبی ان رجلا شرب من اداوۃ علی بصفین فسکر فضربه الحد[87]۔	وکیع سے شریک سے فراس سے شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے صفین میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برتن سے شراب پی تو اسے نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد لگائی۔ (ت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

حدثنا عبدالرحیم بن سلیمٰن عن مجالد عن الشعبی عن علیّ نحوه وقال فضربه ثمانین[88]۔	ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے علی سے ایسے ہی حدیث بیان کی اور کہا حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے اسّی کوڑے لگائے۔ (ت)

---

[86] نصب الرایة بحوالہ الدارقطنی کتاب الاشربة احادیث فی الباب الخ المکتبة الاسلامیہ ۴/ ۳۰۹

[87] سنن الدارقطنی کتاب الاشربة حدیث ۸۰ دارالمحاسن لطباعة القاهرہ الجزئالرابع ص ۲۶۱

[88] المصنّف ابن ابی شیبہ کتاب الحدود النبیذ من رأی فیه حدًا حدیث ۸۴۵۵ ادارۃ القرآن کراچی ۹/ ۵۴۵

کامل ابن عدی میں ہے:

حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی نا نصر بن المجدر قال کنت شاھدا حین ادخل شریك ومعه ابو امیّة الذی رفع الی المھدی ان شریکا حدثه عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضی الله تعالٰی عنه عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا ازاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المھدی لشریك حدثت بھذا قال لا قال ابو امیة علیّ المشی الی بیت الله تعالٰی وکل مالی فی المساکین صدقة ان لم یکن حدثنی فقال شریك علیّ مثل الذی علیه ان کنت حدثته قال فکانّ المھدی رضی فقال ابو امیة یا امیر المومنین عندك ادھی العرب انما یعنی علیه مثل الذی علیه من الثیاب قل له فلیحلف مثل الذی حلفت فقال صدقت احلف کما حلف فقال شریك قد حدثته	ہمیں ابوالعلاء کوفی نے مصر میں حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح دولابی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں نصر بن مجدر نے خبر دی کہ میں اس وقت حاضر تھا جب شریک کو داخل کیا گیا اس کے ساتھ ابوامیّہ تھا جس نے مہدی کے پاس مقدمہ دائر کیا تھا کہ شریک نے اسے اعمش سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے ٹیڑھے ہوجائیں تو تم اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ مہدی نے شریک سے کہا تو نے یہ حدیث بیان کی؟ اس نے کہا نہیں، ابوامیہ نے کہا مجھ پر بیت اللہ شریف کی طرف جانا لازم ہے اور میرا سارا مال مسکینوں پر صدقہ ہے اگر اس نے مجھے یہ حدیث بیان نہ کی ہو، شریک نے کہا مجھ پر اسی کی مثل ہے جو اس پر ہے اگر میں نے اس کو یہ حدیث بیان کی ہو۔ راوی نے کہا گویا کہ مہدی شریک کی بات پر راضی ہوگیا۔ ابوامیہ نے کہا اے امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کا سب سے بڑا چالاک شخص موجود ہے اس نے جو کہا ہے کہ مجھ پر اس کی مثل ہے جو اس پر ہے اس قول سے اس کی مراد کپڑے ہیں آپ اسے حکم دیں کہ وہ میری طرح قسم کھائے۔ مہدی نے کہا تو نے سچ کہا، اور مہدی

فقال ویل علی شارب الخمر یعنی الاعمش وکان یشرب المصنف لوعلمت موضع قبرہ لاحرقتہ قال شریك لم یکن یھودیاکان رجلا صالحا[89] الخ۔	نے شریک کو کہا تم قسم کھاؤ جیسا کہ ابوامیہ نے قسم کھائی، توشریک نے یہ کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی ہے، تواس نے کہاشراب پینے والے یعنی اعمش پرہلاکت ہواور وہ ایسی شراب پیتا تھا جس کانصف جل کر خشک ہوجاتا اگرمجھے اس کی قبر کی جگہ معلوم ہوتی تومیں اس کوجلادیتا، شریک نے کہا وہ یہودی نہیں تھا وہ ایک نیک مرد تھاالخ۔(ت)

صحیح بخاری شریف میں ہے:

رای عمروابوعبیدۃ ومعاذبن جبل شرب الطلاء عل الثلث وشرب البراء وابوجحیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنھماعلی النصف[90] اھ۔ تقدمت اسانید الثلثۃ الاول ووصل الاخیرین ابن ابی شیبۃ کمافی العمدۃ۔ **اضافہ افاضۃ:** نزیدك عدۃ أبحاث تفیدك بعون اللہ تعالٰی: **الاوّل** تقدم تسعۃ احادیث من المرفوع وروی العقیلی من طریق عبدالرحمٰن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی کرم اللہ وجھۃ	حضرت عمر، ابوعبیدہ اور معاذبن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسی طلاء کوحلال سمجھتے جس کادوتہائی جل کر ایک تہائی رہ جائے جبکہ حضرت براء اورابوجُحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وہ طلاء پیتے جس کانصف جل کر خشک ہوگیاالخ۔ پہلی تینوں حدیثوں کی سندیں گزرچکیں اورآخری دونوں کو ابن ابی شیبہ نے موصول فرمایا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔ **اضافہ افاضہ:** ہم تیرے لئے چند بحثوں کااضافہ کرتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی توفیق سے تجھے فائدہ دیں گی: **پہلی بحث:** نومرفوع حدیثیں گزرچکی ہیں،اور عقیلی نے بطریق عبدالرحمٰن بن بشرغطفانی ابواسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سے روایت کی کہ میں نے

[89] الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی شریك بن عبداللہ بن الحارث بن شریك بن عبداللہ نخعی الخ دارالفکر للطباعۃ النشر ۴ /۷ /۱۳۳

[90] صحیح البخاری کتاب الاشربۃ باب الباذق ومن نھی عن کل مسکر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۸۳۸

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الاشربۃ عام حجۃ الوداع فقال حرم اللہ الخمر بعینھا والسکر من کل شراب[91] واخرجہ مطولا من طریق محمد بن الفرات الکوفی عن ابی اسحٰق السبیعی وفیہ انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتی بقعب نبیذ فذاقہ فقطب وردہ فقام الیہ رجل من اٰل حاطب فقال یارسول اللہ ھذا شراب اھل مکۃ قال فصب علیہ الماء حتی رغا ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب[92] (فتلك عشرۃ کاملۃ)و قداخرج ھذا الکلام من دون القصۃ اعنی حرمت الخمر بعینھا الخ ابوالقاسم الطبرانی فی معجمہ الکبیر عن سعید بن المسیّب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتقدم بوجھین مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت اثنی عشر حدیثا

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حجۃ الوداع والے سال شرابوں کے بارے میں سول کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ حرام فرمایا اور ہر شراب کے نشہ کو حرام فرمایا، اور عُقیلی نے طوالت کے ساتھ بطریق محمد بن فرات کوفی ابواسحٰق سبیعی سے اس کی تخریج کی۔اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اسے چکھا تیوری چڑھائی اور اسے لوٹا دیا۔آپ کی خدمت میں آل حاطب سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم ! یہ مکہ والوں کی شراب ہے۔راوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ اس میں جھاگ آگئی پھر اسے پی لیا اور فرمایا خمر بعینہٖ حرام ہے اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔یہ دس حدیثیں مکمل ہوگئیں۔اس کلام کی قصہ مذکورہ "یعنی شراب بعینہٖ حرام ہے الخ "کے بغیر تخریج کی ابو القاسم طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں سعید بن مسیب سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے،اور مسند امام اعظم کے حوالے سے دو وجہیں یعنی "مرسل و متصل "ابن شداد اور ابن عباس سے گزرچکیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی، تو اس طرح یہ بارہ ۱۲ حدیثیں ہوگئیں،

---

[91] الضعفاء الکبیر ترجمہ عبدالرحمن بن بشر ۹۱۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲ /۳۲۴

[92] الضعفاء الکبیر ترجمہ محمدبن فرات الکوفی ۱۶۸۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۴ /۲۴_۱۲۳

منها الصحيح ومنها الحسن وجل بقيتها ليس فيها مايسقطها عن درجة الاعتبار وحيز الانجبار والحسن ولولغيره كاف للاحتجاج فكيف وقد وجد لذاته، ونشير الى بعض تفاصيل ماهنا **حديث** ابن عمر اعله النسائي بعبد الملك بن نافع قال ليس بالمشهور ولايحتج بحديثه[93] **اقول**: فلم يقل لا يكتب وقال فى التقريب [94] مجهول وكذا قاله ابو حاتم والبيهقى، قال الامام البدر بعد نقل كلامهما **قلت** وذكره ابن حبان فى الثقات من التابعين[95] اھ، **اقول**: قدروى هذا الحديث عنه العوام عند النسائى، والليث عند الطحاوى وابواسحٰق الشيبانى عندهما، وقرة العجلى عند الطحاوى، وابن ابى شيبة فارتفعت جهالة العين ولم يذكر بجرح قط

ان میں سے بعض صحیح اور بعض حسن ہیں، اور باقی متعدد وہ ہیں جن میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو ان کو درجہ اعتبار سے ساقط کردے، اور حسن اگرچہ لغیرہٖ ہو استدلال کے لئے کافی کافی ہوتی ہے، تو پھر کیا حال ہوگا جبکہ حسن لذاتہٖ پائی جائے، ! ہم اس کی کچھ تفصیلات کی طرف اشارہ کرتے ہیں: **حدیث** ابن عمر کی امام نسائی نے عبدالملک بن نافع کے سبب سے تعلیل فرمائی اور کہاکہ وہ مشہور نہیں اوراس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی **اقول**: (میں کہتاہوں کہ) امام نسائی نے یوں نہیں کہاکہ اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی، تقریب میں ہے کہ وہ مجہول ہے، ابوحاتم اور بیہقی نے یوں ہی کہا۔ امام بدر نے ان دونوں کاکلام نقل کرنے کے بعد کہا **قلت** (میں کہتاہوں کہ) ابن حبان نے اس کو ثقہ تابعین میں ذکر کیاہے اھ، **اقول**: (میں کہتاہوں) یہ حدیث اس سے عوام نے روایت کی نزدیک امام کسائی کے، اورلیث نے روایت کی امام طحاوی کے نزدیک، اورابواسحٰق شیبانی نے روایت کی ان دونوں کے نزدیک، اورقرۃ العجلی نے روایت کی امام طحاوی اور ابن ابی شیبہ کے نزدیک، تواس طرح جہالت عین مرتفع ہوگئی اورجرح بالکل ذکر نہ کی گئی، روایت

[93] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[94] تقریب التہذیب حرف العین ترجمہ عبدالملک بن نافع ۴۲۳۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۶۲۱

[95] البنایۃ فی شرح الہدایۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۴۴

البتة فغایته ان کان مستورا لاسیماوهو من القرون المشهود لها بالخیر التابعین والمستور مقبول عندنا والجمهور کمابیّنّاه فی "الهاد الکاف فی حکم الضعاف" فالحدیث لاینزل ان شاء الله عن درجة الحسن۔ حدیث ابی مسعود اعله بیحیٰی بن یمان قال لایحتاج بحدیثه لسوء حفظه وکثرة خطائه [96]، **اقول**: یحیٰی من رجال مسلم والاربعة، قال الحافظ، صدوق عابد یخطیئ کثیرا وقد تغیر [97] اھ وقد تابعه الیسع بن اسمٰعیل عن زید بن الحباب عن سفیٰن قال ابن الجوزی والیسع ضعیف [98] **قلت** قال فی المیزان ضعفه الدار قطنی [99] اھ وهو کما تری جرح مجرد **حدیث** ابن عباس من طریق القاسم بن بهرام، قال ابن الجوزی تفرد به	اس کی یہ ہے کہ وہ مستور ہے خصوصًا وہ ان زمانوں میں ہے جن کے لئے غیر کی شہادت دی گئی یعنی تابعین سے، اور مستور ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک مقبول ہے، جیسا کہ ہم نے اس کو "الهاد الکاف فی حکم الضعاف" میں بیان کیا۔ چنانچہ ان شاء اللہ العزیز یہ حدیث درجہ حسن سے نہیں گرے گی۔ امام نسائی نے یحیٰی بن یمان کے سبب سے حدیث ابی مسعود کی تعلیل کرتے ہوئے کہا کہ حافظہ کی کمزوری اور کثرت خطاء کی وجہ سے یحیٰی کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، **اقول**: (میں کہتا ہوں) یحیٰی بن یمان امام مسلم اور اصحاب سنن اربعہ کے رجال میں سے ہے، حافظ نے کہا کہ وہ صدوق عابد ہے خطا زیادہ کرتا ہے اور وہ متغیر ہوا الخ اس کی متابعت کی یسع بن اسمٰعیل نے زید بن حباب کے حوالے سے جس نے سفیان سے نقل کیا، ابن جوزی نے کہا کہ یسع ضعیف ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) میزان میں کہا کہ دار قطنی نے اس کو ضعیف قرار دیا الخ اور وہ جیسا کہ تو دیکھتا ہے کہ جرح مجرد ہے، حدیث ابن عباس بطریق قاسم بن بہرام ہے، ابن جوزی نے کہا کہ وہ اس میں متفرد ہے، ابن حبان نے

---

[96] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاخبار التی اعتل بها الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۳

[97] تقریب التهذیب حرف الباء ترجمہ ۷۶۰۷ دار الکتب العلمیة بیروت ۲/ ۳۰۹

[98] العلل المتناهیة کتاب الاشربة تحت حدیث ۱۱۲۴ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/ ۱۸۷

[99] میزان الاعتدال ترجمہ الیسع بن اسمٰعیل ۹۷۸۴ دار المعرفة بیروت ۴/ ۴۴۵

قال ابن حبان لایجوز الاحتجاج بہ بحال[100] اھ **قلت** فانما منع الاحتجاج وھذا اوھاھن فیما اعلم حدیث الحارث عن علی اعلہ فجرحہ بعبدالرحمٰن بن بشر قال مجھول فی الروایۃ و النسب وحدیثہ غیر محفوظ وانما یروی ھذا عن ابن عباس من قولہ[101] اھ وقال الذی لایعرف والخبر منکر[102] اھ امّا الطریق المطول فاوھن واوھی فیہ ابن الفرات کذبہ احمد و ابوبکر بن ابی شیبۃ وقال خ منکرالحدیث[103] ثم مدارہ علی الحارث وفیہ مالایجھل **حدیث** ابن عباس المذکور اُخرا. **اقول:** لعل المحفوظ موقوف ھکذا رواہ الحفاظ عن ابن عباس قولہ کما ستسمع ان شاء اللہ تعالٰی نعم ان ثبت الرفع بطریق جیّد فلك ان تقول زیادۃ ثقۃ فتقبل ویعضدہ مرسل عبداللہ بن شداد المار	کہاکہ کسی حال میں اس سے استدلال جائز نہیں اھ **قلت** (میں کہتا ہوں) اس سے استدلال کو منع کیا گیا اور میرے علم کے مطابق یہ کمزور علت ہے وہ حدیث جو حارث نے علی سے لی اس کی تعلیل کی گی اور اس پر جرح کی گئی، عبدالرحمٰن بن بشر کے سبب سے کہاکہ وہ روایت ونسب میں مجہول ہے اوراس کی حدیث غیر محفوظ ہے،اوریہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کرتاہے الخ اور کہاکہ یہ معروف نہیں اور حدیث منکر ہے الخ اور کہاکہ یہ معروف نہیں اور حدیث منکر ہے الخ رہاطریق طویل وہ انتہائی کمزور اور ضعیف ہے اس میں ابن فرات ہے جس کو امام احمد اورابوبکر بن ابی شیبہ نے جھوٹا کہا۔خ نے کہاکہ منکر الحدیث ہے، پھر اس کامدار حارث پر ہے اوراس میں وہ ہے جو مجہول نہیں۔ ابن عباس کی دوسری مذکور حدیث،**اقول:** (میں کہتاہوں) شاید محفوظ موقوف ہے،یونہی حفاظ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کیاجیساکہ عنقریب ان شاء اللہ تو سنے گا،ہاں اگراس کا مرفوع ہونا بطریق جیّد ثابت ہو جائے تو یہ کہہ کر ثقہ راوی نے زائد بات کی ہے لہٰذا مقبول ہے، اوراس کی تائید عبداللہ بن شداد کی مرسل حدیث کرتی ہے۔

[100] العلل المتناھیہ کتاب الاشربہ تحت حدیث ۱۱۲۳ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲ /۱۸۶

[101] نصب الرایہ کتاب الاشربہ تحت الحدیث التاسع المکتبۃ الاسلامیہ ۴ /۳۰۶

[102] میزان الاعتدال ترجمہ عبدالرحمن بن بشر الغطفانی ۴۸۲۱ دارالمعرفۃ بیرت ۲/ ۵۵۰

[103] تہذیب التھذیب ترجمہ محمد بن الفرات ۶۴۸ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباددکن ۹ /۳۹۷

حدیث زید الشھید لم اقف علی اول سندہ فاللّٰہ تعالٰی اعلم امازید عن آبائہ الکرام فمن اصح الاسانید۔**حدیث** ابی ھریرۃ **اقول:** فیہ مسلم بن خالد شیخ الامام الشافعی وثقہ ابن حبان وابن معین وقال مرۃ ضعیف وقال ابن عدی حسن الحدیث وقال خ منکر الحدیث[104] وجملۃ القول فیہ، کما فی التقریب فقیہ صدوق کثیر الاوھام[105]، **قلت** و العامۃ کالبخاری وابن المدینی وابی حاتم وابی داؤد و الناجی علی تضعیفہ ومع ذاک فلیس ممن یسقط حدیث ابی موسٰی **اقول:** فیہ شریک ولاعلیک من شریک الرجل من رجال مسلم والاربعۃ والبخاری فی التعالیق وقد وثقہ یحیٰی بن معین قال النسائی لیس بہ بأس،وقال الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ کان شریک حسن الحدیث اماما فقیہا ومحدثا مکثرا لیس فی الاتقان کحماد

حدیث زید شہید کی سند کے اول پر میں واقف نہیں ہوا، اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے لیکن زید کی روایت اس کے آباء کرام سے صحیح ترین سندوں میں سے ہے۔**حدیث** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ **اقول:** (میں کہتاہوں)اس میں مسلم بن خالد ہے جو امام شافعی علیہ الرحمہ کا شیخ ہے،ابن حبان اور ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا،اور ایک مرتبہ کہا کہ ضعیف ہے۔ابن عدی نے کہا حسن الحدیث ہے،خ نے کہا منکر الحدیث ہے،ان کے بارے میں تمام قول ہیں جیسا کہ تقریب میں ہے کہ وہ فقیہ،صدوق اور زیادہ وہم والا ہے، **قلت**(میں کہتاہوں) عام محدثین کرام جیسے بخاری،ابن المدینی،ابوحاتم، ابوداؤد اور ناجی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ ساقط الاعتبار نہیں ہے۔حدیث ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ **اقول:** (میں کہتاہوں)اس میں شریک ہے وہ امام مسلم، اصحاب اربعہ اور تعالیق میں امام بخاری کے رجال میں سے ہے۔یحیٰی بن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں کہا کہ شریک حسن الحدیث،امام، فقیہ، محدث اور مالدار شخص تھا مگر اتقان میں حماد

[104] میزان الاعتدال ترجمہ مسلم بن خالد ۸۴۸۵ دار المعرفۃ بیروت ۴ /۱۰۲،تہذیب التہذیب ترجمہ مسلم بن خالد ۲۲۸ دار المعرفۃ بیروت ۱۰ /۱۲۹

[105] تقریب التہذیب حرف المیم ترجمہ مسلم بن خالد ۶۶۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲ /۱۷۸

بن زید [106] الخ وفی تهذیب التهذیب قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث، قال عبدالرحمٰن وسألت ابی عن شریك وابی الاحوص ایهما احب الیك قال شریك وقد کان له اغالیط وقال ابن عدی الغالب علٰی حدیثه الصحة، وقال ابن سعد کان ثقة مامونا کثیرا الحدیث وکان یغلط، وقال ابوداؤد ثقة یخطی عن الاعمش وقال ابراهیم الحری کان ثقة وقال معٰویة بن صالح سألت احمد بن حنبل عنه فقال کان عاقلا صدوقا محدثا شدیدا علی اهل الریب والبدع [107] الخ لا سیما وروایته ھٰهنا عن ابی اسحٰق و قد قال الامام احمد بن حنبل شریك فی ابی اسحٰق اثبت من زهیر و اسرائیل وزکریا قال وسمع منه قدیما [108] وقال یحیٰی بن معین شریك فی ابی اسحٰق احب الینا من اسرائیل [109] و لامعجز فی السند سوی هذا غیران الفضیل	بن زید کی مثل نہیں تھا الخ۔اور تہذیب التہذیب میں ہے عجلی کوفی نے کہاکہ شریک ثقہ اور حسن الحدیث ہے۔عبد الرحمٰن نے کہاکہ میں نے اپنے باپ سے پوچھاکہ شریک اور ابوالاحوص میں سے آپ کو زیادہ پسند کون ہے توانہوں نے کہاشریک، حالانکہ اس کی کئی غلطیاں بھی ہیں۔ابن عدی نے کہا اس کی حدیث پر غالب صحت ہے۔ابن سعد نے کہاکہ وہ ثقہ، مامون اور کثیر الحدیث ہے حالانکہ وہ غلطی کرتا ہے۔ ابو داؤد نے کہاکہ وہ ثقہ ہے اور اعمش سے روایت میں خطا کرتا ہے۔ابراہیم حربی نے کہا ثقہ ہے۔معاویہ بن صالح نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ سے اس کے بارے میں پوچھا توانہوں نے فرمایاکہ وہ عاقل، صدوق، محدث اور شک وبدعت والوں پر سخت ہے الخ خصوصًا یہاں پر اس کی ابو اسحاق سے روایت۔اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا شریک ابواسحٰق کے بارے میں اثبت ہے بنسبت زہیر، اسرائیل اور زکریا کے، حالانکہ اس سے بہت پہلے سنا ہے یحیٰی بن معین نے کہاکہ شریک ابواسحٰق کے بارے میں میرے نزدیک اسرائیل سے زیادہ پسندیدہ ہے۔اس کو سوائے س کے سند میں کوئی عاجز کرنے والا نہیں۔مگر فضیل

[106] تذکرۃ الحفاظ ترجمہ شریك بن عبداللہ ۲۳ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱/ ۲۱۴

[107] تهذیب التهذیب ترجمہ شریك بن عبداللہ الکوفی ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۴/ ۳۳۵تا ۳۳۷

[108] تهذیب التهذیب ترجمہ شریك بن عبداللہ الکوفی ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۴/ ۳۳۴

[109] میزان الاعتدال ترجمہ شریك بن عبداللہ الکوفی ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۷۱

بر مرزوق یرویه عن ابی اسحٰق وفیه قال النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اشربا ولاتشربا مسکرا تابعه عبدالله بن رجاء عن اسرائیل عن ابی اسحٰق اوعن شریك عنه علی اختلاف النسخ رواهما الطحاوی[110]۔واخرجه البخاری فی المغازی من طریق سعید بن ابی بردة عن ابیه عن ابی موسٰی وفیه قال صلی الله تعالٰی علیه وسلم کل مسکر حرام[111] واحضره النسائی و اخرج کذٰلك من طریق طلحة الایامی واخری من جهة الشیبانی کلیهما عن ابی بردة واخرج من طریق اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی بردة وفیه قال صلی الله تعالٰی علیه وسلم اشرب ولاتشرب مسکرا[112]۔ومن طریق ابی بکر بن ابی موسٰی عن ابیه وفیه قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم لا تشرب مسکرا فانی	بن مرزوق نے اس کو ابواسحٰق سے روایت کیااوراس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایاکہ پیو اور نشہ کی حدتک مت پیو۔اس کی متابعت کی عبداللہ بن رجاء نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے روایت کی،یاشریک نے ابواسحاق سے روایت کی یعنی نسخوں میں اختلاف ہے۔ان دونوں کو امام طحاوی نے روایت کیا۔امام بخاری نے مغازی میں بطریق سعید بن ابوبردہ تخریج کی، سعید نے ابوبُردہ سے اورانہوں نے ابوموسٰی اشعری سے روایت کی اوراس میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایاہر نشہ آور حرام ہے۔امام نسائی نے اس کو ذکرکیا اوراسی طرح بطریق طلحہ ایامی اورایک دوسری روایت کی بطریق شیبانی تخریج کی،دونوں ہی ابوبردہ سے مروی ہیں، اوربطریق اسرائیل تخریج کی اسرائیل نے ابواسحاق سے، اور اس نے ابوبردہ سے روایت کی،اس میں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایاکہ پی اورنشے کی حد تک مت پی، اوربطریق ابوبکر بن ابوموسٰی بجوالہ تخریج کی،اس میں یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نشہ کی حدتک مت پی اس لئے کہ میں نے

[110] شرح معانی الآثار کتاب الاشربة باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰

[111] صحیح البخاری کتاب المغازی باب بعث ابوموسٰی ومعاذالی الیمن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۲۲

[112] سنن النسائی کتاب الاشربہ تحریم کل شراب اسکر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵

حرمت کل مسکر[113] وقد علمت ان لاتنافی بین ھٰذہ وبین روایۃ اشربا ولاتسکرا فان المسکر ھو المسکر بالفعل کما ان القاتل ھو القاتل بالفعل لامن یقدر علیہ ویصح منہ فاذن تتوافق الآثار ولاتتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی **حدیث** القیسی **اقول**: ھذا حدیث حسن رجالہ کلھم ثقات۔قال فی المیزان اما محمّد بن خزیمۃ شیخ الطحاوی فمشھور ثقۃ[114] اھ ونص فی التقریب فی بقیۃ الرجال انھم ثقات غیران قال فی عثمان الموذن من رجال البخاری ثقۃ تغیر فصار تلقن[115] اھ وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشھید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منہ لم ینزل الحدیث عن الحسن[116] **حدیث** قیس بن حَبتَر عن ابن عباس **اقول**: حدیث حسن صحیح	ہر نشہ آور کو حرام کردیا ہے۔ تحقیق تجھے معلوم ہوگیا کہ اس روایت میں اور دوسری روایت میں جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیو اور نشہ میں مت آؤ کوئی منافات نہیں، اس لئے کہ نشہ آور وہی ہے جو بالفعل نشہ آور ہو، جیسا کہ قاتل وہی ہے جو بالفعل قاتل ہو نہ کہ وہ جو قتل پر قادر ہو۔ تو اس طرح آثار میں باہم موافقت ہوگئی اور کوئی تضاد نہ رہا، جیسا کہ امام طحاوی کے کلام سے تونے سنا۔ **حدیث** قیسی **اقول**: (میں کہتا ہوں) یہ حدی حسن ہے، اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ میزان میں کہا کہ محمد بن خزیمہ جو امام طحاوی کا شیخ ہے وہ مشہور اور ثقہ ہے الخ۔ تقریب میں باقی رجال کے بارے میں تصریح کی گئی کہ وہ ثقہ ہیں، مگر عثمان الموذن کے بارے میں کہا کہ وہ امام بخاری کے رجال میں ہے ثقہ ہے متغیر ہوگیا تھا اسے تلقین کی جاتی تھی الخ۔ محقق علی الاطلاق نے فتح کے باب میں الشھید میں تصریح کی کہ مختلط سے حدیث لینے والا اگر یہ نہ جانے کہ کب، اس سے حدیث لی تو وہ حدیث حسن کے درجہ سے نہیں گرتی۔ حدیث قیس بن حبتر بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما، **اقول**: (میں کہتا ہوں) حدیث حسن صحیح ہے

[113] سنن النسائی کتاب الاشربۃ تفسیر البتع والمرز نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵
[114] میزان الاعتدال ترجمہ محمد بن خزیمہ ۷۴۸۶ دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۵۴۷
[115] تقریب التھذیب ترجمہ عثمان بن الھیثم ۴۵۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۶۶
[116] فتح القدیر

لامغمز فیه اصلا رجاله کلهم ثقات اجلاء۔حدیث ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلها مروی بلسلة الذهب کما تری ولله الحمد۔ **الثانی:** الاٰثار فی الباب عن امیر المؤمنین قد تواترت ولم تقدر الخصوم علی ردها فعدلوا الی التاویل وادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارك ماتقدم من قوله من قبل ان یشتد واسند عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشرب به عمر بن الخطاب قد خُلِل[117]۔**اقول:** من نظر الاٰثار التی اتت عن امیر المومنین کالشمس تیقن ان لامساغ لهٰذین التاویلین فیها اصلا وان لم تکن فیها جلائل تصریحات الاشتداد لکان حسبك مافی المؤطا من قول عبادة رضی الله تعالٰی عنه احللتها والله[118] فای مساغ کان لهذا لوکان لم یشتد او	اس میں کوئی عیب نہیں اس کے تمام رجال بلند مرتبہ ثقہ ہیں۔حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح ترین اور عظیم ترین احادیث میں سے ہے جو بطور سلسلۃ الذھب مروی ہے جیسا کہ تو دیکھتا ہے اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔ **دوسری بحث:** اس باب میں امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تواتر کے ساتھ آثار منقول ہیں۔مخالفین ان کے رَد پر قادر نہیں،لہٰذا انہوں نے تاویل کی طرف عدول کیا اور رجوع کا دعوی کیا،رہی تاویل تو وہ یوں کہ امام نسائی نے ابن مبارک سے امیر المومنین کے اس قول مذکور کے بارے میں بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ سخت ہوجائے۔اور عتبہ بن فرقد سے بیان کیا کہ جو نبیذ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ پیتے تھے وہ سرکہ بنالی گئی ہوتی۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) جس نے ان آثار میں نظر کی جو امیر المومنین سے سورج کی طرح واضح طور پر منقول ہیں وہ یقین کرلے گا کہ ان دونوں تاویلوں کی ان میں گنجائش نہیں اگرچہ اس میں نبیذ کی شدّت کے بارے میں عظیم تصریحات نہ بھی ہوتیں،تو مجھے عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مؤطا میں منقول وہ قول کفایت کرتا کہ انہوں نے امیر المومنین سے کہا کہ بخدا کیا آپ نے اس کو

[117] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر اخبار التی اعتل بها الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۳

[118] مؤطاالامام مالك کتاب الاشربة باب ماجاء فی تحریم الخمر میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۵

تخلل واما ادعاء الرجوع فقال النسائی ممایدل علی صحۃ ھٰذا حدیث السائب فذکر ما اسند مالك عن ابن شھاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیھم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ الحد تامّا [119] اھ ورواہ ایضا الشافعی وعبد الرزاق وابن وھب وابن جریر والطحاوی والبیھقی وتبعہ الزرقانی فی شرح المؤطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن المؤطا کان عمر اجتھد فی تلك المرۃ ثم رجع عنہ فحد ابنہ فی شرب الطلاء کما مر [120] اھ۔ **اقول:** رحم اللہ ابا عبدالرحمٰن کان مذھب امیر المؤمنین

حلال کردیا، اگر وہ نبیذ سخت نہ ہوئی یا سرکہ بن چکی ہوئی تو اس قول کی کیا گنجائش بنتی۔ رہا رجوع کا دعوی تو امام نسائی نے کہا کہ اس کے صحیح ہونے کی دلیل حدیث سائب ہے، اس کے بعد پھر وہ حدیث ذکر فرمائی جس کو مالک نے ابن شہاب انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اور گمان کیا کہ وہ شراب طلاء ہے اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر مکمل حد جاری فرمائی الخ، اور اس کو امام شافعی، عبدالرزاق، ابن وہب، ابن جریر، طحاوی اور بیہقی نے بھی روایت کیا، اور زرقانی نے شرح مؤطا میں اس کی پیروی کرتے ہوئے اس حدیث محمود بن لبید کے تحت فرمایا جو کہ مؤطا کے حوالے سے گزر گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس مرتبہ اس بارے میں اجتہاد فرمایا تھا پھر اس سے رجوع فرمالیا، چنانچہ طلاء کے پینے پر حد جاری فرمائی، جیساکہ گزرا الخ۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ امیر المومنین

[119] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر الاخبار التی اعتل بھا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی ۲ /۳۳۱

[120] شرح الزرقانی علی مؤطا الامام مالك کتاب الاشربہ جامع تحریم الخمر تحت حدیث ۱۶۴۵ دار المعرفۃ بیروت ۴ /۱۷۴

تحلیل القلیل والحد فی الکثیر اما سمعت الٰی قولہ فی جواب المعتذر انما شربتہ من قربتك انما جلدناك لسکرك فان جلد فی السکر فاین الدلیل علی حرمۃ القلیل و لیت شعری متی رجع وقد شربہ فی طعنتہ التی انتقل فیھا الٰی الفراد لیس العُلٰی کما تقدم من حدیث عمرو بن میمون۔

الثالث:حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب۔اخرجہ النسائی فقال اخبرنا ابوبکر بن علی اخبرنا القواریری ثنا عبدالوارث قال سمعت ابن شبرمۃ یذکرہ عن عبداللہ بن شداد بن الھاد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرمت الخمر قلیلھا وکثیرھا والسکر من کل شراب[121] وھو کما تری

رضی اللہ تعالٰی عنہ کامذہب یہ تھاکہ قلیل حلال ہے اور حد کثیر میں جاری فرمائی۔کیاتونے امیر المومنین کاوہ جواب نہیں سنا جوآپ نے اس شخص کودیا جس نے یہ عذر پیش کیاتھاکہ میں نے آپ کے مشکیزے سے شراب پی ہے، جواب یہ تھاکہ ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں تواس میں قلیل کی حرمت پر دلیل کہاں سے آئی،کاش میرا علم حاضر ہو آپ نے رجوع کب فرمایاحالانکہ آپ نے اسے نیزے کے اس زخم کے موقع پرنوش فرمایاجس زخم میں آپ فردوس اعلٰی کی طرف منتقل ہوگئے جیساکہ حدیث عمروبن میمون کے حوالہ سے گزرچکا۔

تیسری بحث: حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اورہرشراب سے نشہ حرام ہے۔امام نسائی نے اس کی تخریج کی،چنانچہ فرمایا ہمیں ابوبکر بن علی نے خبردی انہوں نے کہاہمیں قواریری نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں عبدالوارث نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابن شبرمہ کوعبداللہ بن شداد بن الہاد سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ذکر کرتے ہوئے سنا،ابن عباس نے کہاکہ خمرکا قلیل وکثیر حرام کردیاگیا اور ہرشراب سے نشہ حرام ہے،اور وہ جیساکہ تو دیکھتا ہے

[121] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

سند نظیف نفیس،ابوبکر ھو احمد بن علی بن سعید ثقة حافظ،والقواریری عبیداللہ بن عمر بن میسرة ثقة ثبت من رجال الشیخین،وعبدالوارث ھو ابن سعید بن ذکوان ثقة ثبت من رجال الستة، وابن شبرمة ثقة فقیہ من رجال مسلم،وعبداللہ بن شداد ثقة فقیہ جلیل من رجال الستة ولد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علہ وسلم ومثلہ او انظف واجود ماقدمنا من سند الامام الطحاوی،فھد ھو ابن سلیمٰن بن یحیٰی ثقة،وابونعیم ھوالفضل بن دُکین ثقة ثبت من رجال الستہ من کبار شیوخ خ،بینہ الحافظ ابوکر بن ابی خیثمة اذا روی ھٰذا الحدیث فی تاریخہ فقال حدثنا ابونعیم الفضل بن دُکّین ثنا مسعر عن ابی عون کما سیأتی،ومسعر من لایجھل ثقة ثبت فاضل فقیہ من رجال الستة، وابوعون ھو محمد بن عبیداللہ الثقفی ثقة من رجال الستة الا ابن ماجة،وعبداللہ عبداللہ بیدان اباعبدالرحمٰن	صاف ستھری عمدہ سند ہے۔ابوبکر احمد بن علی بن سعید ثقہ اور حافظ ہے۔قواریری عبیداللہ بن عمر بن میسرہ ثقہ،ثبت اور شیخین کے رجال میں سے ہے۔عبدالوارث ابن سعید بن ذکوان ثقہ،ثبت اور اصحاب صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ابن شبرمہ عبداللہ ابوشبرمہ ثقہ،فقیہ اورامام مسلم کے رجال میں سے ہے۔عبداللہ بن شداد ثقہ،فقیہ جلیل اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے،رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوا،اور اس کی مثل یا اس سے زیادہ نظیف اورزیادہ جید امام طحاوی کی وہ سند ہے جسے ہم پہلے ذکر کر آئے۔فہد ابن سلیمان بن یحیٰی ثقہ ہے۔ابونعیم فضل بن دکین ثقہ،ثبت،صحاح ستہ کے رجال اوربڑے شیوخ میں سے ہے،"خ"اس کو حافظ ابوبکر بن خیثمہ نے بیان کیا جب انہوں نے اپنی تاریخ میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے حدیث بیان کی انہوں نے مسعر سے انہوں نے ابوعون سے،جیساکہ عنقریب آئے گا۔مسعروہ ہے جو مجہول نہیں ثقہ،ثبت،فاضل،فقیہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے سوائے ابن ماجہ کے، اور عبداللہ عبداللہ ہے مگرجب ابوعبدالرحمٰن

حاول ان یخدشه،فاتی بوجهین **احدهما** ان ابی شبرمة لم یسمعه عن عبدالله بن شداد **اخبرنا** ابوبکر بن علی ثنا سریج بن یونس ثنا هشیم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال حرمت الخمر بعینها قلیلها وکثیرها والسکر من کل شراب[122] اھ۔**اقول:** الحمد لله قد علم الثقة،اخرج البزار فی مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابو سفیٰن الحمیری ثنا هُشَیم عن ابن شبرمة عن عمار الدّهنی عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما فذکره قال وقد رواه عن ابوعون عن عبدالله بن شداد و رواه عن ابی عون مسعر والثوری و شریك لانعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الدّهنی عن ابن شدّاد عن ابن عباس الا هشیم ولا عن هشیم الا ابوسفیٰن ولم یکن	نے ارادہ کیا کہ اس پر عیب لگائے تو وہ دو وجہیں لایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابن ابی شبرمہ نے اس کو عبداللہ بن شداد سے نہیں سنا۔ہمیں خبر دی ابوبکر بن علی نے،انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سریج بن یونس نے اورانہیں بیان کی ہشیم نے ابن شبرمہ سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ثقہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل و کثیر حرام کر دی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا الخ۔**اقول:** (میں کہتا ہوں) **الحمدللہ** معلوم ہوگیا کہ وہ ثقہ ہے۔بزاز نے اپنی مسند میں تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں محمد بن حرب نے حدیث بیان کی اورانہیں ابوسفیان حمیری نے انہیں ہشیم نے ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی اورابن شبرمہ نے عمار الدھنی سے اس نے عبداللہ بن شداد سے اوراس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ اس کو روایت کیا ہے ابوعون نے عبداللہ بن شدّاد سے اوراس کو روایت کیا ابوعون سے مسعر، ثوری اور شریک نے اور معلوم نہیں کہ اس کو روایت کیا ہے ابن شبرمہ سے انہوں نے عمار دُہنی سے انہوں نے ابن شداد سے انہوں نے ابن عباس سے سوائے ہشیم کے،اورنہ ہشیم سے سوائے ابوسفیٰن کے۔اور یہ

[122] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ /۳۳۱

ھٰذا الحدیث الا عند محمد بن حرب وکان واسطیا ثقة [123] اھ. **قلت** وابوسفیٰن الحمیری ھو سعید بن یحیٰی صدوق وسط من رجال البخاری قال الحافظ المنذری فی الترغیب ثقة مشھور [124] اھ و قدقال الذھبی فی المیزان فی بیان مجاھیل الاسم اعنی تعیین من ابھم اسمه عبدالله بن شبرمة عن الثقة فی الخمر جاء مبینا انه عمار الدھنی [125] اھ وعمارھوابن معٰویة ابومعٰویة الکوفی صدوق من رجال الستة الاالبخاری قال الذھبی وثقة احمد وابن معین وابوحاتم والناس وماعلمت احدا تکلم فیه الا العقیلی فتعلق علیه بما سأله ابوبکر بن عیاش اسمعت عن سعید بن جبیر قال لاقال فاذھب [126] اھ. **قلت** وناھیك توثیق الائمة وانه شیخ شعبة والسفیانین

حدیث نہیں مگر محمد بن حرب کے نزدیک، اور وہ واسطی ہیں اور ثقہ ہیں اھ، **قلت** (میں کہتا ہوں) ابوسفیٰن حمیری وہ سعید بن یحیٰی ہے جو صدوق، وسط اور بخاری کے رجال میں سے ہے۔ حافظ مُنذری نے ترغیب میں کہاکہ وہ ثقہ مشہور ہے الخ۔ ذہبی نے میزان میں ان لوگوں کے بیان میں جن کے نام مجہول اور مبہم ہیں ان کی تعیین کرتے ہوء کہاکہ اس کانام عبداللہ بن شبرمہ ہے اس نے خمر کے معاملے میں ثقہ سے روایت کی وہاں اس بات کو واضح کیاہے کہ وہ عمار الدھنی ہے الخ عمار وہ ابن معاویہ ابومعاویہ کوفی، صدوق اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے سوائے بخاری کے۔ ذہبی نے کہاکہ اس کو احمد، ابن معین، ابوحاتم اور کئی لوگوں نے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نہیں جانتاکہ کسی نے اس میں کلام کیا ہے سوائے عقیلی کے۔ چنانچہ عقیلی نے اس پر معلق کیاجو اس سے ابوبکر بن عیاش نے پوچھاکہ کیا تو نے سعید بن جبیر سے سنااس نے کہا نہیں تو ابوبکرنے کہاکہ جا الخ، **قلت** (میں کہتاہوں) تجھے یہ بات کافی ہے کہ جن ائمہ کرام نے عمار کی توثیق کی ہے وہ شیخ شعبہ اور دوسفیان

---

[123] نصب الرایة بحوالہ البزار فی مسندہ کتاب الاشربة تحت الحدیث التاسع المکتبة الاسلامیہ ۴ /۳۰۷

[124] الترغیب والترھیب

[125] میزان الاعتدال فصل فی المجاہیل الاسم ترجمہ عبداللہ ابن شبرمة ۷ ۱۰۹۲ دار المعرفة بیروت ۴ /۶۰۳

[126] میزان الاعتدال فصل فی المجاہیل الاسم ترجمہ عماربن معاویہ ۶۰۰۵ دار المعرفة بیروت ۳ /۱۷۰

ولاعلیك من دندنة العقیلی فقد اخذ یلین ذاك الجبل الشامخ علی بن المدینی الذی قال فیه البخاری ما استصغرت نفسه الا عنده وقد اورد الامام موسی الکاظم فی الضعفاء فحسبنا الله ولا حول ولاقوة الا بالله. وبالجملة ان کان ابن شبرمة یرسله تارة ویبهم اخری ویبین مرة فتبین العدل فکان ماذا. ثمّ اخذ ابو عبد الرحمٰن یلین هذا بهشیم قال وهشیم بن بشیر کان یدلّس ولیس فی حدیثه ذکر السماع من ابن شبرمة۔**اقول:** هشیم ثقة ثبت من رجال الستة وقد بت سماعه هذا الحدیث عن ابن ابی شبرمة اخرج ابوبکر بن ابی خیثمة قال حدثنا ایوب عن یزید بن هارون عن قیس ثنا ابی ثنا هشیم اخبرنی ابن شبرمة عن عبد الله بن شدّاد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینها قلیلها وکثیرها و	ہیں، اور تومت توجہ دے عقیلی کی بھنبھناہٹ کی طرف، وہ تو علی مُدینی جیسے بلند پہاڑ کو نرم اور کمزور قرار دیتا ہے جس کے بارے میں امام بخاری نے کہا کہ میں اپنے آپ کو چھوٹا نہیں سمجھتا مگر علی بن مدینی کے پاس، اور اس نے امام موسٰی کاظم کو ضعفاء میں وارد کیا، پس اللہ تعالٰی ہی ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالٰی کی توفیق کے بغیر نہ کسی کو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت۔ خلاصہ یہ کہ ابن شبرمہ کبھی اس میں ارسال کرتا ہے کبھی اس کو مبہم بیان کرتا ہے اور کبھی اس کو ظاہر کرتا ہے۔ پس عدل ظاہر ہوگیا تو یہ کیا ہے، پھر ابو عبد الرحمٰن اس کو ہُشیم کے سبب سے نرم قرار دینے لگے، اور کہا کہ ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس کی حدیث میں ابن شبرمہ سے سماع کا ذکر نہیں۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) ہشیم ثقہ، ثبت اور اصحاب ستہ کے رجال میں سے ہے اور اس کا اس حدی کو سننا ابن شبرمہ سے ثابت ہے۔ ابوبکر بن ابو خثیمہ نے تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایوب نے یزید بن ہارون سے انہوں نے قیس سے حدیث بیان کی، قیس نے کہا مجھے میرے باپ نے انہوں نے کہا مجھے ہمشیم نے انہوں نے کہا مجھے ابن شبرمہ نے عبداللہ بن شداد سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما حدیث بیان کی، ابن عباس نے کہا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل و کثیر حرام کردی گئی اور

السکر من کل شراب [127]، وقد علمت من کلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووہ عن ابن شبرمة عن ابن شداد ولم یدخل بینهما رجلا الا هُشَیم حیث عنعن ووافق الجماعة حیث نص علی سماع نفسه من ابن شبرمة وسماع ابن شبرمة من ابن شداد صحیح فاذن انما کان الاولی بالطرح کونه بواسطة انه لم یثبت بسند یثبت وثانیها ان خالفه ابو عون اخبرنا محمد بن عبداللّٰه بن الحکم ثنا محمد (غندر) ح واخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبه عن مِسْعَر عن ابی عون عن عبداللّٰه بن شدّاد عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قالت حرمت الخمر بعینها قلیلها و کثیرها والسکر من کل شراب لم یذکر ابن الحکم قلیلها وکثیرها، اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراهیم بن ابی العباس ثنا شریك عن عباس بن ذریح عن ابی عون

ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا، اور تحقیق بزار کے کلام سے تجھے معلوم ہو چکا کہ عام حفّاظ نے اس کو روایت کیا۔ ابن شبرمہ سے اس نے ابن شدّاد سے ان دونوں کے درمیان سوائے ہشیم کے کسی مرد کو داخل نہیں کیا۔ ہشیم نے جہاں عنعنہ کے طور پر حدیث بیان کی اس میں انہوں نے جماعت کی موافقت کی کیونکہ انہوں نے اس بات پر نص کی کہ ان کا ابن شبرمہ سے سماع اور ابن شبرمہ کا ابن شداد سے سماع صحیح ہے تو اس صورت میں اس کا ترک اولٰی ہے کیونکہ سند ثابت سے اس کا ثبوت نہیں ہوا، اور دوسری وجہ یہ کہ ابو عون نے اس کی مخالفت کی، ہمیں خبر دی عبداللہ بن حکم نے، اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمد یعنی غُندر نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی حسین بن منصور نے، اس نے کہا ہمیں امام احمد بن حنبل نے، انہوں نے کہا ہمیں محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے مِسعر سے، اس نے ابو عون سے، اس نے عبداللہ ابن شداد سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث بیان کی کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل و کثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ ابن حکم نے قلیل و کثیر کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں حسین بن منصور نے خبر دی، اس نے کہا ہمیں امام احمد بن حنبل نے، اور انہیں ابراہیم ابن ابوالعباس نے، انہیں ابن شریک نے حدیث بیان کی اور شریک نے عباس بن ذریح سے، اس نے ابو عون سے،

[127] حواشی مسند امام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خیثمہ فی تاریخہ کتاب الاطعمہ والاشربۃ نور محمد کارخانہ کراچی ص ۲۰۳، سنن النسائی ذکر اخبار التی اعتل بها نور محمد کارخانہ تجارت کراچی ۲ /۳۳۱

عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قلیلھا وکثیرھا وما اسکر من کل شراب قال ابوعبدالرحمٰن وھٰذا اولٰی بالصواب من حدیث ابی شبرمۃ [128]۔**اقول:**رحم اللہ ھٰؤلاء المحدثین لوانا قدمنا روایۃ الامام العابد الفاضل شریك الذی کان یخطئ کثیرا وقد تغیر ولم یحتج البخاری ولا مسلم فی شیئ من الاصول وقال یحیٰی بن سعید ضعیف جدا،وقال ابن المثنٰی مارأیت یحیٰی ولا عبدالرحمٰن حدثا عن شریك شیئا[129] وقال عبدالجبار بن محمد قلت لیحیٰی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط بآخرہ قال مازال مخلطا وعن ابن المبارك قال لیس حدیث شریك بشیئ وقال الجوز جانی سیئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل وقال ابراھیم بن سعیدالجوھری اخطاء شریك فی اربعمائۃ حدیث وروی معاویۃ بن صالح عن ابی معین صدوق ثقۃ الا انہ اذا خالف فغیرہ	اس نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر کا قلیل وکثیر حرام کردیا گیا اور ہر شراب سے وہ مقدار حرام کردی گئی جو نشہ دے۔ ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ ابن شبرمہ کی حدیث سے درست ہونے میں اولٰی ہے۔**اقول:** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ان محدثین کرام پر رحم فرمائے۔ اگر ہم امام عابد فاضل شریک کی روایت کا عیب تسلیم کرلیں جو کثرت سے خطا کرتے اور متغیر ہو گئے۔ امام بخاری اور امام مسلم کسی بھی اصول میں اس سے استدلال نہ کرتے۔ یحیٰی بن سعید نے کہا وہ بہت ضعیف ہے۔ ابن مثنٰی نے کہا میں نے نہیں دیکھا نہ عبدالرحمٰن نے شریک سے کوئی حدیث بیان کی۔ عبدالجبار بن محمد نے کہا کہ میں نے یحیٰی بن سعید کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شریک نے آخر میں خلط ملط کیا ہے اس نے کہا کہ وہ ہمیشہ خلط ملط کرتا رہا۔ ابن مبارک نے کہا کہ حدیث شریک کوئی شے نہیں۔ جوزجانی نے کہا کہ وہ کمزور حافظے والا، مضطرب حدیث والا اور کجرو تھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا کہ شریک نے چار سو حدیثوں میں خطا کی۔ معاویہ بن صالح نے ابومعین سے روایت کی کہ وہ صدوق اور ثقہ ہے مگر جب وہ کسی کی مخالفت کرے تو اس کا

[128] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ /۳۳۱

[129] میزان الاعتدال ترجمہ شریك بن عبداللہ ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲ /۲۷۰

احب الینا منه وقال مرة ثقة الا انه یغلط ولایتیقن وقال الدار قُطنی لیس بالقوی فیما ینفرد به[130] وقال ابواحمد الحاکم لیس بالمتین[131] وکذٰلك قلت انت مرة یا اباعبدالرحمٰن انه لیس بالقوی وقال الازدی کان صدوقا الا انه سیئ الحفظ کثیرالوهم مضطرب الحدیث کما فی تهذیب التهذیب[132] علی عــه۱ روایة ابن شبرمة ذاك الامام الشهیر الثقة الفقیه المحتج به فی صحیح مسلم وثقه احمد وابوحاتم فضلا عن حدیث الامام الاجل الثقة الثبت مِسْعَر لکانوا قاموا باشد الانکار ثم الرجل عــه۲ مُدَلِّس قال عبدالحق الاشبیلی کان یدلس وقال ابن القطان کان مشهورا بالتدلیس[133] وقد عنعن فمالکم تنقمون عنعنة هُشَیم ذاك الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنعنة شریك واما شعبة فقد تفرد به من بین الجماعة ونقص

غیر مجھے اس کی بنسبت زیادہ پسند کرتا ہے۔ مرۃ نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مگر وہ غلطی کرتا ہے اور ثابت نہیں رہتا۔ دارقطنی نے کہا کہ شریک ان حدیثوں میں قوی نہیں جن میں وہ منفرد ہے۔ ابواحمد حاکم نے کہا کہ وہ متین نہیں۔ اور یوں ہی اے عبدالرحمٰن! ایک بار تو نے کہا کہ وہ قوی نہیں ہے۔ ازدی نے کہا کہ وہ صدوق تھا مگر وہ کمزور حافظے والا، کثیرالوہم اور مضطرب الحدیث تھا، جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ابن شبرمہ کی روایت پر ہے کہ وہ مشہور امام، ثقہ، فقیہ اور مقتدی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ امام احمد نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ ابوحاتم نے اس کو امام اجل ثقہ ثبت مِسعر کی حدیث سے افضل قرار دیا تو لوگوں نے اس کا شدید انکار کیا، پھر وہ مدلس شخص ہے، عبدالحق اشبیلی نے کہا کہ وہ تدلیس کرتا تھا۔ ابن قطان نے کہا کہ وہ تدلیس میں مشہور تھا۔ تحقیق اس نے عنعنہ کے ساتھ روایت کی تمہیں کیا ہے کہ تم ہشیم کے عنعنہ کو برا سمجھتے ہو جو کہ ایک بلند پہاڑ ہے پھر لوٹ کر شریک کے عنعنہ سے استدلال کرتے ہو مگر شعبہ اس کے ساتھ جماعت میں سے متفرّد ہے، اس سلسلہ میں

عــه۱: متعلق باقول رحمہ اللہ ہولاء المحدثین لوانا قدمنا۔ عــه۲ ای شریک۔

---

[130] میزان الاعتدال ترجمه شریك بن عبدالله ۳۶۹۷ دار المعرفة بیروت ۲ /۲۷۰و۲۷۱

[131] تهذیب التهذیب ترجمه شریك بن عبدالله ۵۷۷ دائرة المعارف النظامیه ۴ /۳۳۶

[132] تهذیب التهذیب ترجمه شریك بن عبدالله ۵۷۷ دائرة المعارف النظامیه ۴ /۳۳۷

[133] تهذیب التهذیب ترجمه شریك بن عبدالله ۵۷۷ دائرة المعارف النظامیه ۴ /۳۳۷

علیك الامر فی ذٰلك روی ھٰذا الحدیث عن ابن عباس سعید بن المسیب وعون بن ابی جحیفة و عکرمة وعبداللہ بن شداد اما الاولان فروی عنھما الرفع الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کما تقدم، و امّا عکرمة وقال الطبری فی تھذیب الاٰثار **حدثنا** محمد بن موسٰی ثنا عبداللہ بن عیسٰی ثنا داؤد بن ابی ھند عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرم اللہ الخمر بعینھا والسکر من کل شراب[134]، واما ابن شداد فروی عنہ ابوعون وعمار الدھنی وابوشبرمة علی الوجوہ التی علمت وعیاش العامری عن ابی بکر بن ابی خثیمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزار اخبرنا شریك عن عیاش العامری عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب وقال وعیاش العامری ھو عیاش بن عمر[135]، **قلت** ثقة من رجال مسلم وسلیمٰن الشیبانی وعنہ شعبة عن ابن ابی خثیمة ایضا	تجھ پر معاملہ ناقص ہوگیا۔اس حدیث کو ابن عباس سے سعید بن مسیّب، عون بن ابوجحیفہ، عکرمہ اور عبداللہ بن شداد نے روایت کیا۔پہلے دونوں سے تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک مرفوع ہونا مروی ہے جیسا کہ گزر چکا۔ رہا عکرمہ، تو طبری نے تہذیب الآثار میں کہا کہ ہمیں محمد بن موسٰی نے انہیں عبداللہ بن عیسٰی نے انہیں داؤد بن ابی ہند نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما حدیث بیان کی،ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ اور ہر شراب سے نشہ کو حرام فرمایا۔رہا ابن شداد تو اس سے ابو عون، عمار دُہنی اور ابوشبرمہ نے ان وجوہ پر روایت کیا جو تو جان چکا۔عیاش عامری نے ابوبکر ابوخثیمہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن صباح البزار نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں شریک نے عیاش عامری سے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔اور عیاش عامری وہ عیاش بن عمر ہے۔**قلت** (میں کہتا ہوں) وہ ثقہ ہے اور امام مسلم اور سلیمان شیبانی کے رجال میں سے ہے اور اسی سے شعبہ نے بھی ابن ابی خثیمہ کے نزدیک روایت کیا

[134] البنایة بحوالہ الطبرانی فی التھذیب کتاب الاشربہ المکتبة الامدادیة مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

[135] حواشی مسند الامام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خثیمہ فی تاریخہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۳

وبلغه الى ام المومنين ميمونة حيث قال حدثنا علی الجعد اخبرنا شعبة عن سليمان الشيبانی عن عبدالله بن شداد عن عبدالله بن عباس عن خالته ميمونة بنت الحارث رضی الله تعالٰی عنهم ورواه عن ابی عون الامام الاعظم وسفیٰن الثوری ومسعر بن کدام و عبدالله بن عیاش وقدوقعت روایتهم جمیعا فی مسند الامام وشریك و ابوسلمه عند البزار۔ورواه عن مسعر ابونعیم الفضل بن دُکین عند الطحاوی وابن ابی خیّمة ومن طریقه القاسم بن اصبغ فقال حدثنا احمد بن زهیر(یعنی ابابکر بن ابی خیّمه)نا ابونعیم الفضل بن دکین عن مسعر عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال حرمت الخمر بعینها القلیل منها والکثیر والسکر من کل شراب[136]،قال البدر محمود عینی فی البنایة قال ابن حزم صحیح،قال

جس کو اس نے ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تک پہنچایا جہاں اس نے یہ کہاکہ ہمیں حدیث بیان کی علی الجعد نے،اس نے کہاکہ ہمیں خبر دی شعبہ نے سلیمان شیبانی سے اوراس نے عبداللہ بن شداد سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اورانہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی اور اس کو ابوعون سے امام اعظم،سفیان ثوری،مِسعر بن کدام اور عبداللہ بن عیاش نے روایت کیاان سب کی روایت سیدامام اعظم میں واقع ہے۔اور بزار کے نزدیک اس کو شریک اور ابو سلمہ نے روایت کیا،طحاوی اورابن ابی خیثمہ کے نزدیک اس کو مسعر سے ابونعیم فضل بن دکین نے روایت کیا اوراسی کے طریق سے قاسم بن اصبغ نے روایت کرتے ہوئے کہاکہ ہمیں احمد بن زہیر یعنی ابوبکر بن ابی خیثمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہاہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے مسعر سے حدیث بیان کی اور مسعر نے ابوعون سے،اس نے عبداللہ ابن شداد سے اور اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ ابن عباس نے فرمایا خمر بعینہٖ یعنی اس کا قلیل وکثیر اورہر شراب سے نشہ حرام کردیا گیا۔بدر محمود عینی نے بنایہ کہاکہ ابن حزم نے فرمایاکہ یہ حدیث صحیح ہے۔اس نے

[136] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

وتابعه ابانُعیم جعفر بن عون فرواه عن مسعر کذٰلك [137] الخ وکذا تابعه قال ابن حزم صحیح خلاد بن یحیٰی عند ابی نعیم فی الحلیه وسفیٰن الثوری وشعبة وسفیٰن وابراهیم ابنا عیینة رفعه عن مسعر فقال عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کما فی الحلیة و بالجملة هٰؤلاء اربعة عن ابن عباس منهم ابن شداد وعنه خمسة، منهم ابوعون وعنه ستة، منهم، مسعر وعنه سبعة، منهم شعبة لم یذکر احد منهم والمسکر بزیادة المیم الاشعبة قال ابونعیم تفرد شعبة بلفظه عن مسعر فیه فقال والمسکر من کل شراب [138] اھ فروایة الجماعة هی الاحق بالقبول ان فرض التنافی واین التنافی فان المسکر من کل شراب اوما اسکر من کل شراب یحتمل القدر المسکر من کل شراب احتمالا جلیا واضحا فکیف یقضی بالمحتمل علی المتعین	ابونعیم جعفر بن عون کی متابعت کی چنانچہ اس کو مِسعَر سے اسی طرح روایت کیا الخ ابن حزم نے کہاکہ صحیح ہے۔خلاد بن یحیٰی نے ابونعیم کے نزدیک حلیہ میں اورسفیان ثوری، شعبہ، سفیان بن عیینہ اورابراہیم بن عیینہ نے مسعر کے حوالے سے اس کو مرفوعًا روایت کیا،مسعر نے کہاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے جیساکہ حلیہ میں ہے۔خلاصہ یہ ان چاروں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیاانہیں میں سے ابن شدّاد ہے جس سے پانچ حدیثیں مروی ہیں،انہیں میں سے ابوعون ہے جس سے چھ حدیثیں مروی ہیں،انہیں میں سے مسعر ہے جس سے سات حدیثیں مروی ہیں،انہیں میں سے مسعر ہے جس سے سات حدیثیں مروی ہیں،انہیں میں سے شعبہ ہے،سوائے شعبہ کے ان میں سے کسی نے بھی لفظ مُسکِر میم کی زیادتی کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔ ابونعیم نے کہاکہ مسعر سے یہ روایت کرنے میں شعبہ متفرد ہے کیونکہ اس کہاکہ ہر شراب میں مُسکِر حرام ہے الخ اگران میں تنافی فرض کی جائے توشعبہ کی بنسبت جماعت کی روایت قبولیت کی زیادہ حقدار ہے اوران میں تنافی کہاں ہے اس لئے کہ ہر شراب میں سے مسکر یاہر شراب میں سے وہ جو نشہ دے وہ ہر شراب میں سے مقدار مُسکِر کاواضح احتمال رکھتی تو محتمل کے ساتھ متعین پرکیسے فیصلہ کیاجاسکتا ہے اوراللہ تعالٰی

[137] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربة المکتبة الامدادیة مکة المکرمة ۴/ ۳۲۸

[138] حلیة الاولیاء ترجمہ مسعر بن کدام ۳۸۹ دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۲۲۴

وباللہ التوفیق وبہ ثبت وللہ الحمد ان اباعون لم یخالف شعبۃ عن مسعر سائر الجملۃ من مسعر وعن ابی عون وعن ابن شدّاد وعن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم .والعجب من الامام ابن الھمام کیف تبع النسائی علٰی ھٰذا الکلام وزعم ان لفظ السکر تصحیف وما التوفیق الا باللہ الخبیر اللطیف والحمدللہ رب العٰلمین۔ **الرّابع:** حدیث الطحاوی عن علقمۃ سالت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی السکر قال الشربۃ الاخیرۃ [139] رواہ الدارقطنی فی سننہ عن عمار بن مطرثنا جریر بن عبدالحمید عن الحجاج عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کل مسکر حرام قال عبداللہ ھی الشربۃ التی	ہی کی طرف سے توفیق ہے اوراس توفیق سے ہی ثابت قدمی ہے اوراللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔ بیشک ابوعون نے ابوشبرمہ کی مخالفت نہیں کی البتہ شعبہ نے مسعر سے روایت کرتے ہوئے باقی تمام حضرات کی مخالفت کی جوانہوں نے مسعر سے کی اور مسعر نے ابوعون سے،اس نے ابن شداد سے،اوراس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی اورامام ابن الہمام پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس کلام پر نسائی کی پیروی کیسے کرلی! اور یہ گمان کیاکہ لفظ مُسکِر غلط ہے اور نہیں ہے توفیق مگراللہ تعالٰی سے جوخبر رکھنے والا باریک بین ہے،اورسب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جوسب جہانوں کا پروردگار ہے۔ **چوتھی بحث:** طحاوی کی سند علقمہ سے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نشہ سے متعلق قول کے بارے میں سوال کیاتوانہوں نے کہاوہ آخری گھونٹ ہے۔اس کودارقطنی نے اپنی سنن میں عماربن مطرسے روایت کیا،عمارنے کہاہمیں جریر بن عبد الحمید نے حجاج سے،اس نے حماد سے،اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے،اوراس نے عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے بارے میں حدیث بیان کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے،عبداللہ نے کہاکہ وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے

[139] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲ /۳۶۱

اسکرتك ثم اسند عن عمار بن مطر ثنا شریك عن ابی حمزة عن ابراھیم قوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کل مسکر حرام قال ھی الشربة التی اسکرتك قال ھذا اصح من الذی قبله ولم یسنده غیر الحجاج واختلف عنه وعمار بن مطر ضعیف وحجاج ضعیف وانما ھو من قول ابراھیم النخعی ثم اخرج عن ابن المبارك انه ذکر عنده حدیث ابن مسعود کل مسکر حرام ھی الشربة التی تسکرك فقال ھذا حدیث باطل[140] اھ وتبعه المحقق فی الفتح،اقول:سند الطحاوی حدثنا ابن ابی داؤد ثنا نعیم وغیره انا حجاج عن حماد[141] الخ ولیس فیه عمار کما تری و الحجاج ھو ابن ارطاة من رجال مسلم والاربعة وھو وان کان من شیوخ شعبة وشعبة من قد علم فی شدة ورعه واحتیاطه وقد کان یقول اکتبوا	نشہ دیا۔پھر دار قطنی نے اس کا اسناد بیان کیا عمار بن مطر سے، اس نے شریک سے،اس نے ابوحمزہ سے،اس نے ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا قول کہ ہر نشہ آور حرام ہے،فرمایا وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے نشہ دیا ۔دار قطنی نے کہا یہ پہلی سند سے زیادہ صحیح ہے،سوائے حجاج کہ کسی نے اس کا اسناد بیان نہیں کیا،اور اس سے روایت میں اختلاف ہے۔عمار بن مطر ضعیف ہے،یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔پھر ابن المبارک سے اس کی تخریج کی کہ اس کے پاس حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ "ہر مسکر حرام ہے" سے مراد وہ گھونٹ ہے جس نے تجھے نشہ دیا،تو ابن المبارک نے کہا یہ حدیث باطل ہے اھ۔اور اس کی پیروی کی محقق نے فتح میں۔**اقول:**(میں کہتا ہوں)طحاوی کی سند یہ ہے کہ ہمیں ابن داؤد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں نعیم وغیرہ نے حدیث بیان کی،انہوں نے کہا ہمیں حجاج نے حماد سے خبر دی الخ اس میں جیسا کہ تو نے دیکھا عمار نہیں ہے اور حجاج وہ ابن ارطاۃ ہے جو مسلم اور اصحاب سنن اربعہ کے رجال میں سے ہے۔وہ اگرچہ شعبہ کے شیوخ میں سے ہے۔اور شعبہ کے تقوی واحتیاط میں سختی جانی ہوئی ہے کہا کرتے تھے حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق سے لکھ لیا کرو

[140] سنن الدارقطنی کتاب الاشربة وغیرھا حدیث ۲۳و۲۵ دارالمحاسن للطباعة القاھرة ۴ /۲۵۰و۲۵۱

[141] شرح معانی الآثار کتاب الاشربة وغیرھا باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲ /۳۶۱

عن حجاج ابن ارطاۃ وابن اسحٰق فانھما حافظان وقد اثنی علیہ غیر واحد منھم الثوری وابو حاتم[142] بیدانہ کثیرالتدلیس قال الذھبی اکثر مانقم علیہ التدلیس[143]، وقال ابوحاتم یدلس عن ضعفاء[144] فالحدیث وان لم یصح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قالہ عبداللہ لکنہ قد صح عن ابراھیم کما قدمناہ عن مسند الامام اعظم عن حماد عنہ، فماکان ینبغی لابی عبدالرحمٰن ان یقول لیس کما یقول ابوعون، لانھم بتحریمھم اٰخر الشربۃ و تحلیلھم ما تقدمھا اماما تعلل بہ قائلا لاخلاف بین العلم ان السکر بکلیتہ لایحدث علی الشربۃ الاٰخر دون الاولٰی والثانیۃ بعدھا۔ **اقول:** ارایت اذاکان لایسکر المسك والعنبر والزعفران واشباھھا	کیونکہ وہ دونوں حافظ ہیں۔ نیز متعدد ائمہ نے اس کی تعریف کی جن میں ثوری اور ابوحاتم شامل ہیں سوائے اس کے کہ وہ تدلیس میں کثرت کرتا ہے۔ ذہبی نے کہا اکثر اس پر جس شیئ میں ملامت کی جاتی ہے وتدلیس ہے۔ ابوحاتم نے کہا کہ وہ تدلیس کرتا ہے اور ضعفاء میں سے ہے۔ تو یہ حدیث اگرچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح نہیں جیسا کہ عبداللہ نے کہا مگر ابراہیم سے صحیح ہے جیسا کہ ہم مسند امام اعظم کے حوالے سے ذکر کرچکے ہیں کہ حماد نے ابراہیم سے روایت کی۔ لہٰذا ابوعبدالرحمٰن کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا کہ ابن عون کا کہنا درست نہیں کیونکہ ان کا آخری گھونٹ کو حرام اور اس سے پہلے والے گھونٹ کو حلال قرار دینا ہمیں سمجھ نہیں آتا لیکن ابوعبدالرحمٰن کا وجہ بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مسکر کے آخری گھونٹ پر اثرانداز ہونا اور پہلے اور دوسرے پر نہ ہونا اور پہلے اور دوسرے پر نہ ہونا علمی اعتبار سے یہ فرق درست نہیں ہے۔ **اقول:** (میں کہتاہوں) تیرا کیا خیال ہے کہ کستوری، عنبر، زعفران اور ان جیسی دیگر اشیاء

[142] میزان الاعتدال ترجمہ حجاج بن ارطاۃ ۱۷۲۶ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۴۶۰

[143] میزان الاعتدال ترجمہ حجاج بن ارطاۃ ۱۷۲۶ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۴۶۰

[144] تہذیب التہذیب ترجمہ حجاج بن ارطاۃ ۳۶۵ دائرۃ المعارف النظامیہ ۲/ ۱۹۷

الا اذا بلغ عشر حبات مثلاً فاذا تناول رجل حبة فهل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول وان قلت لا قلنا فان تناول اخری حتی بلغ تسعاً فلابد ان تقول فی الکل بالحل قلنا فاخبرنا اذا تناول العاشرة فسکر فان قلت الآن ایضاً حل فقد اعظمت القول وان قلت حرم فقد قضیت علی نفسك ولا شك ان السکر انما اتی للمجموع لکن الحرمة انما هی للاکلة الاخیرة دون الاولی والتی تلیها ای تسع و من عرف ان المعلول و هی الحرمة المعلولة بالکسر المعلول بالعشر انما یتحق عند تحقق الجزء الاخیر من اجزاء العلة عرف المرام ولم تذهب به الاوهام۔ وبهذا التقریر ولله الحمد تبین انزهاق ما لمع به الشوکانی فی نیل الاوطار ناقلا عن الطبری ما نصه یقال لهم (ای لائمتنا رضی الله تعالٰی عنهم) اخبرونا عن الشربة التی یعقبها السکر اهی التی اسکرت

مثلاً اگر نشہ نہ دیں جب تک وہ دس رتی کے برابر نہ ہو جائیں۔جب کسی شخص نے ان میں سے ایک رتی کے برابر کھایا تو کیا اس نے حرام کھایا، اگر تو کہے کہ ہاتو تونے بہت بڑی بات کہہ دی اور اگر کہے کہ نہیں تو ہم کہیں گے کہ اگر دوسری رتی کھائی تو کیا حکم ہے یہاں تک کہ نو تک پہنچ جائے۔ تیرے لئے اس سے چھٹکارا نہیں کہ تو ان سب کے حلال ہونے کا قول کرے۔ پھر کہیں گے کہ بتاؤ اگر وہ دسویں رتی کھائے اور نشہ آجائے تو اب کیا حکم ہے۔ اگر تو کہے کہ اب بھی حلال ہے تو تم نے بہت بڑی بات کہہ دی۔ اور اگر کہے کہ حرام ہے تو خود اپنے خلاف تونے فیصلہ دے دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں نشہ اس مجموعے سے آیا ہے لیکن حرمت آخری رتی کو کھانے پر ہے نہ کہ پہلی اور اس کے بعد والیوں پر جو کہ نو ہیں۔ جس نے یہ سمجھا کہ معلول جو کہ وہ حرمت ہے جس کی علت نشہ ہے وہ معلول پوری دس رتیاں ہیں مگر اس کا تحقق علت کی آخر جزء کے تحقق کے وقت ہوا تو اس نے مقصد کو پہچان لیا۔ اس کو وہم نہ بہکائے گا۔ الحمدللہ اس تقریر سے شوکانی کا نیل الاوطار میں حد سے تجاوز کرنا ظاہر ہوگیا دراں حالیکہ وہ طبری سے نقل کرنے والا ہے جس کی اس نے تصریح کی کہ ان (ہمارے ائمہ) کو کہا جائے گا کہ اس گھونٹ کے بارے میں بتاؤ جس کے بعد نشہ آیا ہے کہ کیا اس نے ماقبل والے گھونٹوں کے بغیر

صاحبها دون ماتقدم من الشراب ام اسکرت باجتماعها مع ماتقدم واخذت کل شربت بحظها من الاسکار فان قالوا انما احدث له السکر الشربة الآخرة التی وجد خبل العقل عقبها قیل لهم وهل هٰذه التی احدثت له ذالك الا کبعض ماتقدم من الشربات قبلها فی انها لو انفردت دون ماقبلها کانت غیرمسکرة وحدها،وانها انما اسکرت باجتماعها واجتماع عملها فحدث عن جمیعها السکر[145] اھ۔فان التقریر بحذا فیره جار فی الحبة العاشرة من المسك ونظرائه والوهم انما نشاء من عدم الفرق بین الجزء الاخیر وبین سائر العلل الناقصة المقدمة علیه وکذا استبان بحمدالله انخساف مازوق به الشوکانی تحت حدیث"کل شراب اسکر فهو حرام" بقوله ان الشراب اسم جنس فیقتضی ان یرجع التحریم الی الجنس کله کمایقال هذا الطعام مشبع، الماء مُروٍ یرید به الجنس و کل جزء منه یفعل ذٰلك الفعل،فاللقمة تشبع العصفور وماهو اکبر منها یشبع ماهو اکبر من العصفور

نشہ دیا یا ما قبل والے گھونٹوں کے ساتھ مجتمع ہو کر نشہ دیا اور ہر گھونٹ کا نشہ دینے حصہ ہے، اگر وہ کہیں کہ اس کو نشہ آخری گھونٹ نے دیا ہے جس کے بعد اس کی عقل میں خلل واقع ہوا تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ آخری پہلے والے گھونٹوں کی طرح ہی ہے اس بات میں کہ اگر یہ ان سے منفرد ہوتا تو اکیلے نشہ نہ دیتا۔اس نے ما قبل والے گھونٹوں کے ساتھ مجتمع ہو کر نشہ دیا ہے، لہٰذا ثابت ہو گیا کہ نشہ ان تمام گھونٹوں کے مجموعہ سے پیدا ہوا ہے اھ، بیشک یہی تقریر تمام شقوں کے ساتھ کستوری اور اس جیسی دیگر اشیاء میں جاری ہوتی ہے۔ وہم صرف اس لئے پیدا ہوا کہ آخری جزء اور اس سے پہلے والی باقی ناقص علتوں میں فرق نہیں کیا گیا۔یونہی الحمدللہ حدیث "ہر شراب جو نشہ دے وہ حرام ہے" کے تحت شوکانی کا یہ کلام بھی زنگ آلود ہو گیا جس کو اس نے یوں منقش کیا کہ شراب اسم جنس ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تحریم تمام جنس کی طرف لوٹے جیسا کہ کہا جاتا ہے طعام سیر کرنے والا ہے اور پانی سیراب کرنے والا ہے، یہاں طعام اور پانی سے مراد جنس ہے اور جنس کی ہر جزء جنس والا عمل کرتی ہے، چنانچہ طعام کا ایک لقمہ چڑیا کا پیٹ بھر دیتا ہے اور اس سے زیادہ مقدار چڑیا سے بڑے جانور کا پیٹ بھر دیتی

[145] نیل الاوطار کتاب الاشربۃ باب مایتخذ منہ الخمر الخ مصطفی البابی مصر ۸ /۲۰۲

وکذٰلك جنس الماء یروی الحیوان علی ھذا الحد فکذٰلك النبیذ [146]۔**اقول**:نعم وقع التحریم علی الجنس مقیدا بصفۃ الاسکار فاذا اسکر حرم والا لاوانما انشدك الله والانصاف اذا قیل لك انھاك عن کل طعام اشبع ھل یفھم منہ النھی عن الاکل مطلقًا ولولقمۃ اولقیمۃ اصغر ماتکون،ماھٰذہ الامکابرۃ الاتری ان الاجماع ماض علی تحریم کل ضار کالسموم والطین وغیرذٰلك ثم لم ینطلق ھٰذالحکم الا الی قدریضرك ایاك لامایضرولو ذبابا اونملۃ،وقد اخرج احمد وابوداؤد وعن ام سلمۃ رضی الله تعالٰی عنھا قالت نھی رسول الله صلی الله تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر [147]،ومعلوم ان من الادویۃ ما اذاا کثر منہ اورث التفتیر والتحذیر ثم لم یرجع التحذیر الا الی ذٰلك القدر الکثیر ولو کان الامر کما زعمت لوجب القول بحرمۃ المسك و	ہے اسی طرح پانی کی جنس عمل کرتی ہے اوریہی حال نبیذکا ہے۔**اقول**:(میں کہتاہوں)ہاں تحریم جنس پرواقع ہے درانحالیکہ وہ نشہ آورہونے کی صفت سے مقید ہے۔لہٰذا جب نشہ دے توحرام ہے ورنہ نہیں۔میں تجھے اللہ تعالٰی کی قسم دے کر انصاف کامطالبہ کرتاہوں کہ جب تجھے کہاجائے کہ میں تجھے ہرایسے طعام سے منع کرتاہوں جوسیر کردے توکیا اس سے مطلق طعام کی ممانعت سمجھی جائے گی اگرچہ ایک لقمہ کی مقدار یا اس سے بھی کمتر ہو؟ یہ تو محض انکارحق ہے،کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہرنقصان دہ چیز کی حرمت پراجماع جاری ہے جیسے زہراورکیچڑوغیرہ،پھریہ حکم نہیں جاری ہوتا مگراتنی مقدار پرجوتجھے نقصان پہنچائے نہ مطلق نقصان پہنچانے والی شیئ پراگرچہ وہ مکھی یاچیونٹی کونقصان پہنچائے،امام احمد وابو داؤد نے ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے تخریج کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہرنشہ آوراورعقل میں خلل ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا۔یہ بات معلوم ہے کہ بعض دوائیوں کی زیادہ مقدار عقل میں خلل ڈالتی ہے جس سے پرہیز کرنالازمی ہے۔پھر یہ پرہیزاورممانعت صرف اسی مقدار کثیر کی طرف لوٹی ہے۔اگرمعاملہ ایسے ہوتاجیسے تونے گمان کیا ہے توکستوری اوراس جیسی

[146] نیل الاوطار کتاب الاشربۃ باب مایتخذ منہ الخمر الخ مصطفی البابی مصر ۸ /۲۰۱

[147] سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی السکر آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۱۶۳

امثاله مطلقا وكل ذلك خلاف الاجماع هذا ثم اتفقت المراجعة الى البناية فرايت الامام البدر محمود رحمه الله تعالٰى اتى ههنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاحببت ايراده قال روح روحه الحرام هو المسكر و اطلاقه على ماتقدم مجاز وعلى القدح الاخير حقيقة وهو مراد فلايكون المجاز مرادا وقد قال تاج الشريعة المسكر مايتصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام وهو مايتصل به من التخمة فان تناول الطعام بقدر مايغذيه حلال ومايتخم وهوالاكل فوق الشبع حرام ثم المحرم منهما وهو المتخم وان كان لايكون ذلك متخما الاباعتبار ماتقدمه من الاكلات وكذلك فى الشراب وقد قال ابو يوسف رحمه الله ذلك مثل دم فى ثوب مادام قليلا فلاباس بالصلٰوة فيه فاذا اكثر لم يحل ومثل رجل ينفق على نفسه واهله من كسبه	اشیاء کی مطلقًا حرمت کا قول کرنا واجب ہوتا حالانکہ یہ سب خلاف اجماع ہے۔ پھر بنایہ کی طرف مراجعت کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام بدر محمود رحمہ اللہ تعالٰی نے یہاں پر امام تاج الشریعۃ سے نہایت عمدہ کلام نقل فرمایا جس میں کئی نظائر کا اضافہ کیا۔ اس کلام کو یہاں ذکر کرنا مجھے پسند ہے۔ اس نے کہا اس کی روح کشادہ ہو کہ حرام وہ ہے جو نشہ آور ہے۔ اس سے پہلے والی شراب پر حرام کا اطلاق مجازًا ہے جبکہ آخری پیالہ پر اس کا اطلاق حقیقتًا ہے اور وہی مراد ہے لہٰذا مجاز مراد نہیں ہوگا۔ اور تاج الشریعۃ نے فرمایا کہ نشہ آور شراب جس کے ساتھ نشہ متصل ہے وہ بدہضمی پیدا کرنے والے طعام کی طرح ہے اور وہی طعام ہے جس کے ساتھ بدہضمی متصل ہے اس لئے کہ بقدر غذا طعام کھانا حلال ہے۔ اور جو بدہضمی پیدا کرتا ہے وہ وہ ہے جو سیر ہو جانے کے بعد کھایا جائے وہ حرام ہے۔ پھر اس میں سے حرام وہی ہے جو بدہضمی پیدا کرنے والا ہے اگرچہ پہلے والے لقموں کا اعتبار کئے بغیر وہ بدہضمی پیدا نہیں کرتا، اور یہ حکم شراب میں ہوگا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کپڑے میں لگے ہوئے خون کی طرح ہے کہ جب تک وہ قلیل ہو اس کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی خرابی نہیں اور جب وہ زیادہ ہو جائے تو حلال نہیں۔ اور اس شخص کی طرح ہے جو اپنی کمائی میں سے اپنی ذات اور

فلاباس بذٰلك فاذا اسرف فی النفقة لم يصلح له ذٰلك ولاينبغی وكذٰلك النبيذ لابأس ان يشربه علی طعامه ولاخير فی السكر منه لانه اسراف واظهر من ذٰلك ان الضمان يضاف الی واضع المنّ الاخير فی السفينة وان لم يحصل الغرق بدون ماتقدم من الامناء وهذا لانه لايوجد التلف حكما بما تقدم من الامناء وانما وجد ذٰلك بفعل فاعل مختار فاضيف الغرق لولی المن الاخير فكذاهنا اضيف السكر الی القدح الاخير الذی يحصل به السكر حقيقة لاما تقدم من الاقداح[148] اھ ثم ان البيهقی فی المعرفة اراد الرد علی حديث الحجاج بوجه آخر فذكر مارواه ابن المبارك عن الحسن بن عمروالفقيمی عن فضيل بن عمروعن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا[149]۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں مگر جب وہ خرچ میں زیادتی کرے تو اس کے لئے یہ درست نہیں اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔اسی طرح کھانے کے اوپر نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں مگراس سے نشہ میں کوئی بھلائی نہیں کیونکہ یہ اسراف ہے،اوراس میں زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ ضمان اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جس نے کشتی میں آخری مَن رکھا اگرچہ اس سے پہلے رکھے جانے والے مَنوں کے بغیر کشتی کا غرق ہونا متحقق نہیں ہوا۔اور یہ اس لئے ہے کہ پہلے والے مَنوں سے حکمی طور پر تلف نہیں پایا گیا تو وہ فاعل مختار کے فعل سے پایا گیا لہذا غرق کی نسبت آخری مَن والے کی طرف کی جائے گی۔یوں ہی یہاں نشہ کی اضافت آخری پیالے کی طرف کی جائے گی جس سے حقیقتًا نشہ حاصل ہوا نہ کہ پہلے والے پیالوں کی طرف الخ۔پھر بیہقی نے المعرفہ میں حدیث حجاج پر ایک اور وجہ سے رَد کرنا چاہا تو ذکر فرمایا جس کو ابن مبارک نے حسن بن عمرو فقیمی سے،اس نے فضیل بن عمرو سے اور اس نے ابراہیم سے روایت کیا ابراہیم نے کہا وہ کہتے تھے کہ جب کسی کو نشہ آجائے تو اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کبھی بھی اس نشہ والی نبیذ کی طرف عود کرے۔

---

[148] البناية فی شرح الهداية كتاب الاشربة المكتبة الامدادية مكة المكرمة ۴ /۳۴۳

[149] نصب الراية بحواله البيهقی فی المعرفة كتاب الاشربة المكتبة الاسلامية ۴ /۳۰۶

قلت واسندہ النسائی من طریق ابن ابی زائدۃ عن الحسن بن عمر بالسند قال کانوا یرون ان من شرب شرابا فسکر منه لم یصلح ان یعود فیه [150]، قال البیہقی فکیف یکون عند ابراهیم قول ابن مسعود ھٰکذا (یعنی ماروہ الحجاج) ثم یخالفه قال فدل علی بطلان ماروہ الحجاج بن ارطاۃ [151]، **اقول:** لاننکر ان حدیث الحجاج لایصلح الاحتجاج لکن فی الرد بهذا الوجه خفاء لایخفی فان القول وان لم یصح عن عبداللہ قد صح عن ابراهیم فاذا لم یمنعه ھٰذا عن قول نفسه فکیف یمنع ان یکون عندہ عن عبداللہ مثله اما ابوعبدالرحمٰن فجعل ھٰذا خلافا عن ابراهیم فی اذا قال، ذکر الاختلاف علی ابراهیم فی النبیذ فروی ھذا ثم قال اخبرنا سوید اخبرنا عبد اللہ عن ابی عوانة عن ابی مسکین قال سالت ابراهیم قلت انا ناخذ دُردی الخمر او الطلاء فننظفه

قلت (میں کہتا ہوں) امام نسائی نے اس کو بطریق ابن ابی زائدہ حسن بن عمر سے مسنداً بیان کیا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس نے شراب پی اور اس کو نشہ آگیا اس کے لئے ایسی شراب کی طرف عود کرنا درست نہیں۔ بیہقی نے کہا کہ ابراہیم کے نزدیک ابن مسعود کا قول اس طرح کیسے ہوگیا یعنی جس کو حجاج نے روایت کیا پھر اس کی مخالفت کی اس نے کہا کہ اس کے بطلان پر دلیل وہ ہے جس کو حجاج بن ارطات نے روایت کیا۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حدیث حجاج قابل استدلال نہیں لیکن اسے اس وجہ کے ساتھ رَد کرنے میں خفاء ہے جو کہ مخفی نہیں اس لئے کہ یہ قول اگرچہ عبداللہ سے صحیح نہیں مگر ابراہیم سے صحیح ہے کہ جب اس نے اپنا قول ہونے سے انکار نہیں کیا وہ کیسے انکار کرے گا، اس کے نزدیک عبداللہ سے اس کی مثل منقول ہے لیکن ابو عبدالرحمٰن نے اس کو ابراہیم کی نقل کے خلاف قرار دیا ہے انہوں نے اس کو ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ کے باب میں روایت کیا پھر کہا کہ ہمیں خبر دی سُوَید نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ابوعوانہ سے، اس نے ابو مسکین سے کہ میں نے ابراہیم سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہم خمر یا طلاء کا تلچھٹ لیتے ہیں پھر اس کو صاف کرتے

[150] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

[151] نصب الرایة بحوالہ البیہقی کتاب الاشربة المکتبة الاسلامیہ ۴/ ۳۰۶

ثم ننقع فیه الزبیب ثلثاثم نصفیه ثم ندعه حتی یبلغ فنشربه قال یکره[152] اھ فزعم ان فی ھٰذین خلاف ماثبت عن ابراھیم من تحلیل القلیل۔ **اقول:** ولامتمسك له فی شیئ منهما فان معنی الاول علی مانری والله تعالٰی اعلم ان من استخفه الشیطان فی شراب فلم یصبر علٰی قلیله حتی اکثر فاسکر لا ینبغی له ان یعود فیه کیلا یستجره العدو اخری، فیکون معناه علی وزان قول النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لایلدغ المؤمن من جحر مرتین[153] او یکون المعنی لایعود الی ما اسکر فقد علمه بالتجربة وذٰلك ان من ظن فی شراب انه لایسکر منه ثلث کؤس مثلا فشرب فسکر لم یحل له	ہیں پھر تین دنوں تک اس میں کشمش بھگو دیتے ہیں پھر اس کو صاف کرکے رکھ چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ تیزی کی حد تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کو پی لیتے ہیں توابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے الخ ابوعبدالرحمٰن نے گمان کیاان دونوں میں اس کے خلاف ہے جو قلیل مقدار کے حلال ہونے سے متعلق ابراہیم سے ثابت ہے۔ **اقول:** (میں کہتاہوں) ان دونوں روایتوں میں ابوعبدالرحمٰن کے لئے ستدلال کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے کہ پہلی کا معنی جیساکہ ہم سمجھے ہیں اور اللہ تعالٰی خوب جانتاہے یہ ہے کہ بیشک جس کی نظر میں شیطان نے شراب کو ہلکا کردیااس نے قلیل پر صبر نہیں کیایہاں تک کہ زیادہ پی کرمست ہوگیا تو اس کو دوارہ شراب کی طرف نہیں لوٹنا چاہئے تاکہ دشمن پھراس کو نہ کھینچ لے۔ چنانچہ اس کا معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرح ہوگیاکہ مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈساجاتا، یا اس کا معنی یہ ہے کہ جس شراب کا نشہ آور ہونا اس کو تجرہ معلوم ہوگیااس کی طرف عود نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کا گمان تھا اس شراب کے تین گلاس مجھے نشہ نہیں دیں گے اس نے تین گلاس پی لئے تو اس کو نشہ آگیا اب ہمیشہ کے لئے اس کو

[152] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علٰی ابراھیم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

[153] کنزالعمال عن ابی ھریرہ حدیث ۸۳۰ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱/ ۱۶۶

العود الی الثالثة ابدا، واما الاثر الآخر فانما الکراھة فیه لاجل دُردی الخمر والطلاء بالاشتراك یطلق علی معان بینھا العلّامة الشرنبلالی فی غنیة ذوی الاحکام، منھا العصیر العنبی الذی ذھب اقل من ثلثیه، وھو الباذق والذی ذھب نصفه وھو المنصف والذی ذھب ثلثاہ وھو المثلث والذی ذھب ثلثه وھو الباذق قال ویسمّی بالطلاء کل ماطبخ من عصیر العنب مطلقًا[154] والکل غیر المثلث حرام کثیرہ وقلیله نجس نجاسة غلیظة کالخمر عندنا وعند الجمھور خلافا للامام الشافعی و الاوزاعی وبعض الظاھریة والمعتزلة واللہ تعالٰی اعلم۔

الخامس: قال النسائی حدثنا عبیداللہ بن سعید عن ابی اسامة قال سمعت ابن المبارك یقول ما وجدت الرخصة فی المسکر عن احد صحیحا الاعن ابراھیم[155]۔ **اقول:** رحم اللہ الامام الجلیل و

تیسرے گلاس کی طرف عود حلال نہیں رہا۔ رہی دوسری اثر تو اس میں خمر وطلاء کے تلچھٹ کی وجہ سے جو حرمت ہے اور وہ بطور اشتراک کئی معنوں پر بولی جاتی ہے جنہیں علامہ شرنبلالی نے غنیہ ذوی الاحکام میں بیان فرمایا ہے ان میں انگور کے جس شیرہ کا دو تہائی سے کم جل کر خشک ہوجائے اس کو باذق، جس کا نصف خشک ہوجائے اس کو منصف اور جس کا دو تہائی خشک ہوجائے اس کو مثلث اور جس کا ایک تہائی خشک ہوجائے اس کو باذق کہا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ انگور کے جس شیرہ کو پکایا جائے اس کو مطلقًا طلاء کہتے ہیں الخ مثلث کے سوا تمام خمر کی طرح حرام اور ان کا قلیل وکثیر نجاست غلیظہ کے ساتھ نجس ہے۔ ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک بخلاف امام شافعی اوزاعی، بعض ظاہریہ اور معتزلہ کے۔ اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔

پانچویں بحث: امام نسائی نے کہا ہمیں عبیداللہ بن سعید نے ابو اسامہ سے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نشہ آور نبیذ کے بارے میں سوائے ابراہیم کے کسی سے رخصت صحیح نہیں پائی۔

اقول: (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی امام جلیل پر

---

[154] غنیة ذوی الاحکام حاشیة الدرر الحکام کتاب الاشربة میر محمد کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷

[155] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۳۵

نفعنا ببرکاته فی الدنیا والاٰخرة بلی قد صح عن امیرالمومنین عمر وقد مر حدیث مالك عن داؤد بن الحصین من رجال الستة قال الحافظ ثقة الا فی عکرمة [156] عن واقد بن عمرو ثقة من رجال خ عن محمود بن لبید صحابی صغیر وفیه قول عبادة، احللتها [157] واللّٰه وفیه ادعی الزرقانی ان کان عمر اجتهد فی تلك المرة ثم رجع عنه [158] کما تقدم حدیث ابی حنیفة عن ابی اسحٰق السبیعی ثقة من رجال الستة ولم یکن ابوحنیفة لیذهب الیه بعد ما اختلط فیاخذ عنه کما نص علیه المحقق حیث اطلق وذکرناہ فی منیرالعین عن عمرو بن میمون مخضرمه مشهور ثقة عابد نزل الکوفة من رجال الستة وبه وبما تقدم من روایة ابن ابی شیبة عن ابی الاحوص عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون ابوالاحوص	رحم فرمائے اور ہمیں دنیاوآخرت میں ان کی برکات سے نفع پہنچائے۔ کیوں نہیں، تحقیق امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی صحت ثابت ہے،اور حدیث مالک بروایت داؤد بن حصین گزرچکی جوکہ صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔حافظ نے کہاوہ ثقہ ہے مگراس روایت میں جو عکرمہ نے واقد بن عمروسے کی کہ وہ ثقہ اور "خ"کے رجال میں سے ہیں، محمود بن لبید صحابی صغیر سے روایت ہے اور اس میں حضرت عبادہ کا یہ قول مذکور ہے کیاآپ نے بخدااس کوحلال کردیا؟ اس میں زرقانی نے دعوی کیاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس موقع پراجتہاد کیاپھراس سے رجوع کرلیاجیساکہ پہلے گزرا،حدیث ابی حنیفہ بروایت ابو اسحٰق سبیعی وہ ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے،اس کے اختلاط کے بعدامام ابوحنیفہ اس کے پاس جاکرحدیث اخذ نہ کرتے جیساکہ اس پر محقق علی الاطلاق نے نص فرمائی اور ہم نے اس کومنیرالعین میں عمروبن میمون مخضرم سے ذکر کیا ہے وہ مشہور ثقہ عابد ہے جوکہ کوفہ میں ٹھہرے صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔اس روایت سے اورماقبل میں مذکورحدیث ابن ابی شیبہ سے جوانھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوالاحوص سلام بن سلیم ثقہ ازرجال صحاح ستہ سے روایت کی ان دونوں

[156] تقریب التہذیب حرف الدال ترجمہ داؤد بن الحصین ۱۷۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۲۷۸

[157] مؤطا امام مالك کتاب الاشربة باب ماجاء فی تحریم الخمر میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۵

[158] شرح الزرقانی علی مؤطا الامام مالك کتاب الاشربة جامع تحریم الخمر حدیث ۱۶۴۵ دار المعرفة بیروت ۴/ ۱۷۴

هو سلام بن سليم ثقة المصيصي من رجال الستة تأيد الحديثان المار ان للطحاوي عن عمرو، و احدهما، حدثنا ابوبكرة ثنا ابوداؤد ثنا زهيربن معٰوية عن ابی اسحق عن عمروبن ميمون[159]، **والاخر**، حدثنا روح بن الفرج ثنا عمروبن خالد نازهيرنا ابواسحٰق عن عمروبن ميمون[160] رجالهما جميعا ثقات الجلاء ابوبكرة هوبكاربن قتيبة و ابوداؤد هو الطيالسي ثقة حافظ من رجال مسلم والاربعة اهل الستة فقد كنى عنه خ فی تفسير المدثر حيث قال فی سند حديث مرفوع حدثنی محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی وغيره قالا حدثنا حرب بن شداد[161] الخ غيره هو ابوداؤد كما بينه ابونعيم فی مستخرجه وزهير قة ثبت من رجال الستة وروح بن الفرج شيخ الطحاوی هو القطان المصری ثقة

گزشتہ حدیثوں کی تائید ہوگئی جوانہوں نے عمرو سے روایت کی ہیں،ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں ابوبکرہ نے،ان کو ابوداؤد نے،ان کو زہیر بن معاویہ نے ابواسحٰق سے حدیث بیان کی اور ابواسحٰق نے عمروبن میمون سے روایت کی۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ ہمیں روح بن الفرج نے،ان کو عمرو بن خالد نے،ان کو زہیر نے ابواسحٰق سے حدیث بیان کی اور انہوں نے عمروبن میمون سے روایت کی۔ان دونوں حدیثوں کے تمام رجال جلیل القدر، ثقہ ہیں۔ابوبکرہ وہ بکار بن قتیبہ ہے۔ابوداؤد طیالسی ثقہ،حافظ، مسلم وسنن اربعہ کے رجال میں سے ہیں اور اصحاب صحاح ستہ میں سے ہیں۔خ نے سورۃ المدثر کی میں ان سے بطور کنایہ روایت کی ہے جہاں اس نے سند مرفوع میں کہا کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن بشار نے،اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی اور اس نے غیر نے،انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حرب بن شداد نے الخ اس کے غیر سے مراد ابوداؤد ہیں جیسا کہ ابونعیم نے اپنی مستخرج میں بیان کیا۔زہیر ثقہ،ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔روح بن الفرج امام طحاوی کے شیخ ہیں وہ قطان مصری ثقہ

[159] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

[160] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

[161] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ المدثر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۳۲

وثقه فی تہذیب التہذیب[162] وعمرو بن خالد شیخ روح وتلمیذ زهیر هوالحرانی الخزاعی ثقة من رجال البخاری، فبموافقة الامام ومتابعة سلام زال ماکان یخشی من سماع زهیر عن ابن اسحٰق اخیرا۔و حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمراُتی باعرابی[163]، صحیح علی اصولنا فان الجمهور علٰی قبول المراسیل ولاسیما مراسیل ابراهیم فقد قال الامام احمد مرسلات سعید بن المسیب اصح المرسلات و مرسلات ابراهیم النخعی لابأس بها ذکره فی التدریب[164] وقد اخرج ابن عدی عن یحیٰی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحادیث تاجر البحرین وحدیث القهقهة[165]، قال فی نصب الرایة اما حدیث القهقهة فقد عرف واما حدیث تاجر البحرین فرواه ابن ابی شیبة فی مصنفه ثنا وکیع ثنا الاعمش عن ابراهیم	ہیں تہذیب التہذیب میں ان کی توثیق کی گئی ہے۔عمرو بن خالد روح کے شیخ اورزہیر کے شاگرد ہیں وہ حرانی خزاعی، ثقہ اور بخاری کے رجال میں سے ہیں لہذا امام کی موافقت اور سلام کی متابعت کے سبب سے اس خدشہ کاازالہ ہوگیا جوابو اسحٰق سے زہیر کے سماع سے متعلق کیاجارہاتھا الخ۔ حدیث ابو حنیفہ جوانہوں نے حماد سے اور حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک اعرابی کولایاگیا ہمارے اصول کے مطابق صحیح ہے اس لئے کہ جمہور کاموقف یہ ہے کہ مراسیل خصوصًا ابراہیم کی مراسیل مقبول ہیں۔امام احمد نے فرمایا سعید بن مسیب کی مراسیل صحیح ترین مراسیل ہین اورابراہیم نخعی کی مراسیل میں کوئی حرج نہیں۔یہ تدریب میں مذکورہے۔ابن عدی نے یحیٰی بن معین سے تخریج کی کہ ابراہیم کی مراسیل صحیح ہیں سوائے تاجرالبحرین اور قہقہہ کی حدیث کے۔نصب الرایہ میں کہا حدیث قہقہہ تومعروف ہے۔۔رہی حدیث تاجرالبحرین تو اس کوابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یوں روایت کیاہے کہ ہمیں وکیع نےاوران کواعمش نے ابراہیم سے حدیث بیان کی،

[162] تہذیب التہذیب ترجمہ روح بن الفرج ۵۵۴ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۲/ ۲۹۷
[163] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۲/ ۱۱۲
[164] تدریب الراوی النوع التاسع المرسل وبیان اطلاقہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶۸
[165] نصب الرایہ کتاب الطہارت فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/ ۵۲

قال جاء رجل فقال یارسول اللہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین یعنی القصر[166] اھ وکذا **حدیث** کتاب عمر المروی فی المسند بالسند۔**وحدیث** الطحاوی حدثنا فھد ثنا عمرب حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراھیم عن ھمام بن الحارث عن عمر انہ کان فی سفر[167] الحدیث عمربن حفص ثقۃ من رجال الشیخین وابوہ حفص بن غیاث ثقۃ[168] من رجال الستۃ وابراھیم ھوالنخعی و ھمام النخعی ثقۃ من رجال الستۃ **وحدیثہ** حدثنا فھدثنا عمربن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی حبیب بن ابی ثابت عن نافع عن ابن عمر قال امر بنبیذ لہ[169] ،الحدیث ،رجالہ کلھم ثقات	ابراہیم نے کہاکہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) ! میں ایک تاجر شخص ہوں بار بار بحرین جاتا رہتاہوں،توآپ نے اس کو حکم دیاکہ وہ دو رکعتیں یعنی نماز قصر پڑھاکرے اھ یونہی حضرت عمررضی اللہ تعالٰی عنہ کے خط والی حدیث جوکہ مسند میں سندکے ساتھ مروی ہے۔اور امام طحاوی کی حدیث کہ ہمیں فہدنے،اس کو عمربن حفص نے،اس کواس کے باپ نے،اس کواعمش نے،اس کو ابراہیم نے ہمام بن حارث سے حدیث بیان کی،ہمام نے حضرت عمررضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ سفر میں تھے(الحدیث)۔عمربن حفص ثقہ اور شیخین کے رجال میں سے ہیں اور ان کاباپ حفص بن غیاث ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ابراہیم وہ نخعی ہیں۔ہمام نخعی فقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔اوراس کی حدیث یہ ہے کہ ہمیں فہد نے اوران کی عمربن حفص نے،ان کوان کے باپ نے اعمش سے حدیث بیان کی،کہامجھے حبیب بن ابی ثابت نے نافع سے اورانہوں نے ابن عمررضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ آپ نے اپنے لئے نبیذکاحکم دیا(الحدیث)۔اس حدیث کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

166 نصب الرایۃ کتاب الطہارات فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/ ۵۲

167 شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

168 تقریب التہذیب ترجمہ عمربن حفص ۴۸۹۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۴۷

169 شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

حبیب ثقة امام جلیل من رجال الستة وقد سمع ابن عمر و ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهم قاله البخاری[170] **قلت** وهو من اقران نافع لیس بین موتهما الا سنة اوسنتان فلودلس لامکنه ان یقول عن ابن عمرلکن اوضح وبین فرحمه الله تعالٰی، **وحدیثه** حدثنا ابن ابی داؤد ثنا ابوصالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شهاب اخبرنی معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمٰن اللیثی عــــه ان اباه عبدالرحمٰن بن عثمان قال صحبت عمر[171] الحدیث۔ابن ابی داؤد هو ابراهیم ثقة صح له الطحاوی فی رفع الیدین، وعبد الرحمٰن بن عثمان صحابی، والبقیة کلهم ثقات،	حبیب ثقہ، امام جلیل اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث سنی ہے یہ امام بخاری نے کہا ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) وہ نافع کا ہمعصر ہے ان دونوں کی موت کے درمیان ایک یادو سال کا فرق ہے، اگر وہ تدلیس کرتا تو اس کے لئے ممکن تھا کہ وہ یوں کہتا عن ابن عمر، لیکن اس نے تدلیس نہیں کی، بلکہ وضاحت فرمائی، اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے۔امام طحاوی کی حدیث ہے کہ ہمیں ابوداؤد نے، انہیں ابوصالح نے، اس کو لیث نے، اس کو عقیل نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی ابن شہاب نے کہا کہ مجھے معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان لیثی نے خبر دی کہ اس کے باپ عبد الرحمٰن بن عثمان نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت پائی (الحدیث)۔ابن ابی داؤد وہ ابراہیم ہے جو کہ ثقہ ہے۔امام طحاوی نے رفع یدین کے بارے میں اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔عبدالرحمٰن بن عثمان صحابی ہیں۔اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں،

عــــه: وقع فی نسخة طبع اللیثی وانما هوالتیمی کما فی الاصابة والتقریب ۱۲منه

عــــه: مطبوعہ نسخہ میں اللیثی ہے جبکہ یہ تیمی ہے جیسا کہ اصابہ اور تقریب میں ہے ۱۲منہ (ت)

[170] میزان الاعتدال بحوالہ البخاری ترجمہ حبیب ابن ابی ثابت ۱۶۹۰ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۴۵۱
[171] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

مشهورون من رجال البخاری فان الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبدالله بن صالح ابی صالح کاتب اللیث قاله المنذری فی الترغیب والذهبی فی المیزان[172]۔ وحدیث النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی ثنا عبدالاعلٰی ثنا سفیٰن عن یحیٰی بن سعید سمع سعید بن المسیّب یقول تلقت ثقیف[173] الخ زکریا ثقة حافظ والبقیة ثقات مشاهیر من رجال الستة۔ وحدیثه اخبرنا محمدبن عبدالاعلٰی ثنا المعتمر سمعت منصورا عن ابراهیم عن نباته عن سوید بن غفلة[174] الخ محمد ثقة[175]، نباته مقبول[176] والبقیة کلهم ثقات مشهوررون من رجال الستة وبالطریق رواه عبدالرزاق عن

اور بخاری کے رجال میں سے مشہور ہیں کیونکہ صحیح یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن ابوصالح کاتب اللیث کے لئے اس کی تخریج کی، یہ بات منذری نے ترغیب میں اور ذہبی نے میزان میں کہی۔ اور نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں زکریا بن یحیٰی نے خبر دی اس نے کہا ہمیں عبدالاعلٰی نے، اس نے کہا ہمیں سفیان نے یحیٰی بن سعید سے حدیث بیان کی اس نے سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک شراب پیش کی الخ۔ زکریا ثقہ اور حافظ ہے، اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں۔ امام نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالاعلٰی نے خبر دی اس نے کہا ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی کہ میں نے منصور کو ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے سنا، اس نے نباتہ سے اور اس نے سوید بن غفلہ سے الخ۔ محمد ثقہ ہے، نباتہ مقبول ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال سے مشہور ہیں اور اسی طریق سے اس کو عبدالرزاق

[172] میزان الاعتدال ترجمہ عبداللہ بن صالح ۴۳۸۳ دار المعرفۃ بیروت ۲ /۴۴۰

[173] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بها الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ /۳۳۳

[174] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربۃ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ /۳۳۴

[175] تقریب التہذیب ترجمہ محمد بن عبدالاعلٰی ۶۰۸۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲ /۱۰۲

[176] تقریب التہذیب ترجمہ نباتہ کوفی ۷۱۱۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲ /۲۴۰

منصور۔**وحدیثہ** اخبرنا سوید اخبرنا عبداللہ عن ہشام عن ابن سیرین ان عبداللہ بن یزید الخطمی قال الخ[177] ہم کما تری کلھم ائمۃ اجلاء ثقات اثبات مشہورون من رجال الستۃ غیر سوید بن نصر فمن رجال الترمذی والنسائی ثقۃ معروف راوی الامام الجلیل عبداللہ بن مبارك وھو المراد بعبداللہ، وھشام ھو الدستوائی وعبداللہ بن یزید صحابی وقدمنا ان الحافظ صححہ فی الفتح۔**وحدیثہ** اخبرنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن داؤد سالت سعید الخ[178] ابن ابی عدی محمد بن ابراھیم وداؤد ھو ابن ابی ھند وسعید ھو ابن المسیّب والسند کلہ ثقات من رجال الستۃ الا داؤد فمن عدا البخاری، فھٰذہ اکثر من عشرۃ احادیث صحاح عن امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ	نے منصور سے روایت کیا۔امام نسائی کی حدیث ہے ہمیں سوید نے خبر دی اس نے کہا ہمیں عبداللہ نے ہشام سے اور اس نے ابن سیرین سے ہمیں خبر دی کہ عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا الخ وہ تمام راوی جیسا کہ تو دیکھتا ہے جلیل القدر ائمہ، ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں سوائے سوید بن نصر کے وہ ترمذی اور نسائی کے رجال میں سے ہے ثقہ ہے معروف ہے۔راوی امام جلیل عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں اور عبداللہ سے وہی مراد ہے۔ ہشام وہ دستوائی ہے۔عبداللہ ابن یزید صحابی ہیں۔ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں کہ حافظ نے فتح میں اس کی تصحیح کی۔امام نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں محمد بن مثنی اس نے کہا کہ ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی داؤد سے اس نے کہا میں نے سعید سے پوچھا الخ۔ابن ابی عدی محمد بن ابراہیم ہے۔داؤد وہ ابن ابی ہند ہیں۔سعید وہ ابن مسیب ہیں۔سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں سوائے داؤد کے کہ وہ بخاری کے علاوہ باقیوں کے رجال میں سے ہیں۔یہ دس سے زائد صحیح حدیثیں ہیں جو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہیں،

[177] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربۃ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[178] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربۃ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

وکذا صح عن ابن مسعود وعن ابنه عامر ابی عبیدۃ وعن علقمۃ وعن حماد فان ابا حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ ان لم یفق مالکا عن نافع عن ابن عمر فلاینزل عنه ولاعن شیئ مماقیل اصح الاسانید عندنا و عند کل من نور اللہ بصیرته بنورالانصاف،وعن ابن عباس کما علمت مر تصحیحه عن ابن حزم وکذا عن عتبۃ بن فرقد السلمی وکذٰلك صحت الاثار وحسنت فی الطلاء مثلثا اومنصفا وغیرہ عن انس بن مالك حدیثه الاول عن الولید بن سریع الکوفی صدوق[179]۔**والثانی** عندالنسائی قال اخبرنا اسحٰق بن ابراھیم ثنا وکیع ثنا سعد بن اوس عن انس بن سیرین[180] رجاله کلھم ثقات	اوراسی طرح ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کے بیٹے عامر ابوعبیدہ، علقمہ اور حماد سے صحیح حدیث منقول ہے۔ بیشک یہ سند ابوحنیفہ نے حماد سے، اس نے ابراہیم سے، اس نے علقمہ سے اور اس نے عبداللہ سے روایت کی اگر نہیں فوقیت رکھتی اس سند پر جو مالک نے نافع سے اور اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی تو اس سے کمتر بھی نہیں ہے، اور نہ اس شیئ سے جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تمام سندوں سے صحیح ترین ہے۔ ہمارے نزدیک اور ہر شخص کے نزدیک جسے اللہ تعالٰی نے نورانصاف کے ساتھ نورانی بصیرت عطا فرمائی، اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے جیسا کہ تو جان چکا ابن حزم سے اس کی تصحیح گزرچکی ہے۔ اور یونہی عتبہ بن فرقد سلمی سے، اسی طرح صحیح اور حسن آثار اس طلاء کے بارے میں وارد ہیں جو مثلث ہو (یعنی جس کا دو ثلث خشک ہوگیا) یا منصف ہو جس کا نصف خشک ہوگیا یا اس کے علاوہ۔ حضرت انس بن مالک سے ان کی پہلی حدیث ولید ابن سریع کوفی سے مروی ہے جو صدوق ہے۔ اور دوسری نسائی سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی اس نے کہا ہمیں وکیع نے اس نے کہا ہمیں سعد بن اوس نے انس بن سیرین سے

[179] تقریب التہذیب ترجمہ الولید بن سریع ۷۴۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۸۵

[180] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربۃ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

مشهورون من رجال الستة الاسعدا وسعد، ان کان هوالعبسی الکوفی کما یظن من روایة وکیع فثقة وثقه العجلی ویحیٰی و ابوحاتم وذکره ابناحبان و شاهین فی الثقات قال الحافظ لم یصب الأزدی فی تضعیفه[181] وان کان هوالعدوی البصری کما یفهم من تهذیب التهذیب[182] فصدوق لاینزل حدیثه عن درجة الحسن و ثقة ابن حبان وغیره، **والثالث** عند ابن ابی شیبة عن وکیع بعین هذا السند وعن ابن سیرین عند النسائی اخبرنا سوید **اخبرنا** عبدالله عن هارون بن ابراهیم عن ابن سیرین قال بعه[183] الخ هذا کما تری سند صحیح هارون ثقة[184]۔ وعن علی امیر المؤمنین کرم الله تعالٰی وجهه حدیثه عند النسائی

حدیث بیان کی، اس کے تمام رجال ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں سوائے سعد کے اور سعد اگر عبسی کوفی ہے جیسا کہ وکیع کی روایت سے گمان کیاجاتا ہے تو وہ ثقہ ہے۔ اس کو عجلی، یحیٰی اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے، اس کا بن حبان اور شاہین نے ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ حافظ نے کہا کہ اس کو ضعیف قرار دینے میں ازدی نے درست نہیں کیا، اور اگر وہ عدوی بصری ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں سمجھا جاتا ہے تو وہ صدوق ہے اس کی حدیث درجہ حسن سے ساقط نہیں ہوتی۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ اور تیسری حدیث ابن ابی شیبہ کے نزدیک وکیع سے بعینہٖ اسی سند کے ساتھ ہے اور ابن سیرین سے امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں خبر دی سُوَید نے اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ہارون بن ابراہیم سے اور اس نے ابن سیرین سے انہوں نے کہا اس کو بیچ دو الخ یہ جیسا کہ تو دیکھتا ہے صحیح سند ہے، ہارون ثقہ ہے۔ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ان کی حدیث امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں

---

[181] تقریب التہذیب ترجمہ سعد بن اوس ۲۲۳۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۴۳

[182] تہذیب التہذیب ترجمہ سعد بن اوس ۸۷۱ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۳/ ۴۶۷

[183] سنن النسائی کتاب الاشربۃ الکراھۃ فی بیع العصیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[184] تقریب التہذیب ترجمہ ھارون بن ابراہیم ۷۲۴۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۵۷

اخبرنا سوید اخبرنا عبداللہ عن جریر عن مغیرۃ عن الشعبی قال کان علی یرزق[185] الخ رجالہ کلھم ثقات وکلھم ماخلا سویدا من رجال الستۃ جریر ھو ابن عبدالحمید صاحب منصور و مغیرۃ ھو ابن مقسم کوفیان بنیان، وشاھدہ ابن ابی شیبۃ بسند جید اما حدیث ضربہ الحد من سکر من اداوتہ فطریق الدارقطنی فیہ حسن، شریك من قد علمت و فراس من رجال الستۃ وثقہ احمد ویحیٰی والنسائی قال القطان ما انکرت من حدیثہ الاحدیث الاستبراء[186] وبہ یعتضد طریق ابی بکر، فیہ مجالد تکلم فیہ الناس وقال الحافظ لیس بالقوی وقد خرج لہ مسلم والاربعۃ۔ وعن ابی الدرداء وعن امہ حدیثہ عند النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی	خبر دی سوید نے اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے جلیل سے اس نے مغیرہ سے اس نے شعبی سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو شراب دیتے تھے الخ۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ سوید کے سوا تمام صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں جریر وہ ابن عبدالحمید ہے جو کہ منصور کا صاحب ہے۔ مغیرہ وہ ابن مقسم ہیں، جریر و مغیرہ دونوں کوفی ہیں، اور اس حدیث کے شاہد ابن ابی شیبہ نے جید سند کے ساتھ ذکر کیا، لیکن وہ حدیث کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو حد لگائی جس نے آپ کے مشکیزے سے نبیذ پی اور اس کو نشہ ہو گیا، وہ بطریق دارقطنی حسن ہے، شریک جس کے بارے میں تُو جان چکا ہے اور فراس صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ اس کو امام احمد، یحیٰی اور نسائی نے ثقہ قرار دیا۔ قطان نے کہا میں نے اس کی حدیث کا انکار نہیں کیا سوائے حدیث استبراء کے۔ اور طریق ابوبکر کو اسی سے قوت ملی۔ اس میں مجالد ہے جس میں لوگوں نے کلام کیا۔ حافظ نے کہا وہ قوی نہیں ہے اس کے لئے امام مسلم نے اور اصحاب سنن اربعہ نے تخریج کی۔ ابوالدرداء اور امِّ درداء سے اس کی حدیث مروی ہے امام نسائی کے نزدیک حدیث اس طرح ہے کہ ہمیں زکریا بن یحیٰی نے خبر دی

[185] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[186] میزان الاعتدال ترجمہ فراس بن یحیٰی ۶۶۹۵ دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۳۴۳

ثنا عبدالاعلٰی ثنا حماد بن سلمۃ عن داؤد عن سعید بن المسیّب [187] ھذا سند صحیح نظیف، زکریا ھو خیاط السنۃ سکن دمشق [188]. و عبدالاعلٰی ھو ابن مسھر ابومسھر الدمشقی، وحماد من لایجھل، و داؤد ھو ابن ابی ھند کلھم ثقات جلۃ مشاھیر و حدیثھما عندابی بکر والسند کما رأیت من اجل الاسانید میمون بن مھر ان ثقۃ فقیہ [189] وعن ابی موسٰی الاشعری رواہ النسائی بطریق سوید عن عبداللہ عن ھُشَیم اخبرنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسٰی [190] ھٰؤلاء کلھم من اکابر الائمۃ الثقات الاثبات کما لایخفی وعن سعید بن المسیّب بالطریق عـــہ عن سفیٰن عن یعلٰی بن عطاء یعلی ثقۃ [191] من رجال مسلم و	اس نے کہا ہمیں عبدالاعلٰی نے اس کو حماد بن سلمہ نے داؤد سے حدیث بیان کی اور اس نے سعید بن مسیب سے روایت کی۔ یہ سند صحیح اور ستھری ہے زکریا وہ خیاط السنۃ ہے جو دمشق میں سکونت پذیر ہوا۔ عبدالاعلٰی وہ ابن مسہر ابو مسہر دمشقی ہے۔ حماد یہ مجہول نہیں ہے۔ داؤد وہ ابن ابی ہند ہے۔ وہ تمام ثقہ، بر گزیدہ اور مشہور ہیں۔ ابوبکر کے نزدیک ان کی حدیث اور سند جیساکہ تونے دیکھا مضبوط ترین سند ہے۔ میمون بن مہران ثقہ اور فقیہ ہے۔ اور ابو موسٰی اشعری سے مروی ہے اس کو نسائی نے بطریق سوید عبداللہ سے اور اس نے ہشیم سے روایت کیا۔ ہشیم نے کہا ہمیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اور اس نے ابو موسٰی اشعری سے خبر دی۔ یہ تمام اکابر ائمہ میں سے ہیں ثقہ اور ثبت ہیں جیساکہ پوشیدہ نہیں۔ سعید بن مسیب سے اسی طریق سے سفیان سے مروی ہے سفیان نے یعلٰی بن عطاء سے روایت کی۔ یعلٰی ثقہ اور مسلم کے رجال میں سے ہے اس نے

عـــہ: ای طریق سوید بن عبداللہ ۱۲منہ

[187] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[188] تقریب التہذیب ترجمہ زکریا بن یحیٰی ۲۰۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۱۴

[189] تقریب التہذیب ترجمہ میمون بن مہران ۷۰۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۳۷

[190] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[191] تقریب التہذیب ترجمہ یعلٰی بن عطاء ۷۸۷۴ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۴۱

قال اخبرنا احمد بن خالد عن معن ثنا معویۃ بن صالح عن یحیٰی بن سعید[192]. احمد بغدادی ثقۃ، معن القزاز و یحیی المدنی کلاھما ثقۃ ثبت من رجال الستۃ، ومعویۃ صدوق من رجال الخمسۃ، و عن الحسن البصری بالطریق عن بشیر بن المھاجر مختلف فیہ وثقہ ابن معین وغیرہ وقال النسائی لیس بہ بأس واخرج لہ مسلم والاربعۃ، وقال ابو حاتم لایحتاج بہ[193] **قلت** وقول احمد منکر الحدیث ربما لایکون للحرج کما بیناہ فی غیر ھٰذا الکتاب فاذن حدیثہ فی عداد الحسن، وعن عمر بن عبد العزیز بالطریق عن عبد الملک بن طفیل الجزری مقبول[194]، وعن ابی عبیدۃ وعن معاذ بن جبل وقد علق عنھما البخاری جازما، وعن ابی طلحۃ اسند عن ثلثتھم رضی اللہ تعالٰی عنھم ابوبکر وغیرہ والسند کلہ من جلۃ ثقات رجال الستۃ عن خالد بن الولید۔	کہا ہمیں احمد بن خالد نے معن سے خبر دی اس نے کہا ہمیں معاویہ بن صالح نے یحیٰی بن سعید سے حدیث بیان کی، احمد بغدادی ثقہ ہے۔ معن القزاز اور یحیٰی مدنی دونوں ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ حسن بصری سے اسی طریق کے ساتھ بشیر بن مہاجر سے مروی ہے جس میں اختلاف کیا گیا۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ مسلم اور اصحاب سنن اربعہ نے اس کے لئے تخریج کی۔ اور ابوحاتم نے کہا کہ وہ قابل استدلال نہیں۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) امام احمد کا قول "منکر الحدیث" بسا اوقات حرج کے لئے نہیں ہوتا جیسا کہ ہم نے اس کتاب کے غیر میں بیان کیا ہے، چنانچہ اس کی حدیث کا شمار حَسَن میں ہوگا۔ اور عمر بن عبدالعزیز سے اسی طریق کے ساتھ عبدالملک بن طفیل جزری سے روایت ہے جو کہ مقبول ہے۔ ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے امام بخاری نے بطور جزم تعلیق بیان کی، اور ابوطلحہ سے۔ ابوبکر وغیرہ نے ان تینوں سے مسنداً حدیث بیان کی۔ تمام سند کے راوی برگزیدہ، ثقہ اور صحاح ستّہ کے رجال میں سے ہیں، اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ (ت) (رسالہ الفقہ التسجیلی ختم ہوا)

[192] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲ /۳۳۴

[193] میزان الاعتدال ترجمہ بشیر بن المہاجر ۱۲۴۳ دارالمعرفۃ بیروت ۱ /۳۰_۳۲۹

[194] تقریب التہذیب ترجمہ عبدالملک بن الطفیل ۴۲۰۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱ /۶۱۶

مسئلہ ۲۶تا۲۸: از مسجد جامع مسئولہ حامد حسین خاں بن الطاف علی ۶جمادی الآخرہ ۱۳۲۹ھ

جناب مولوی صاحب معظم ومکرم دام ظلکم ! یہ چند امور حضور سے دریافت کئے جاتے ہیں:

(۱) اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پیشتر اور جو نبی گزرے ہیں ان کے وقت میں شراب حلال تھی یا حرام؟

(۲) دوسرے یہ کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نے آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وقت میں شراب پی اور حالت نشہ میں نماز میں سورۃ غلط پڑھی؟

(۳) اور تیسرے یہ بیان کیا کہ حضرت امیر حمزہ صاحب نے حالت نشہ میں ایک اونٹنی بلاذبیحہ کا دل اور جگر کھایا۔

الجواب:

(۱) اگلی شریعتوں میں بلکہ خود شریعت اسلام کی ابتداء میں شراب کی تحریم نہ تھی ہاں نشہ ہمیشہ ہر شریعت میں حرام رہاہے۔

(۲و۳) امیر المومنین سیدنا مولانا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی نسبت امر مذکور کا بیان کرنے والا اگر اس شان اقدس مرتضوی پر طعن چاہتاہے توخارجی ناصبی مردود جہنّمی ہے ورنہ بلاضرورت شرعیہ عوام کو پریشان کرنے والا سفیہ، احمق، بدعقل، بے ادب ہے۔ یہی حال سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت کا ہے بلکہ اس میں قائل نے جھوٹ ملایا ہے اسے توبہ لازم ہے **لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۲۹ :

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اطاعت والدین وبرادران واجب ہے یا فرض؟ اور درصورت ارتکاب ان کے یہ گناہ کبیرہ مثلاً زنا کرنا، چوری کرنا، ڈاڑھی منڈانا یا کتروانا ترک اطاعت واجب ہے یا اب بھی اطاعت کرنا چاہئے؟ اور اگر بعد ارتکاب کے لڑکا اپنے باپ سے یا چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے کہے کہ ڈاڑھی منڈانا یا زنا کرنا یا چوری کرنا چھوڑدو، اور اس کے جواب میں وہ کہے کہ یہ توضرور کروں گا۔ اس حالت میں اطاعت کرے یا نہیں؟ اور اگر وہ شخص توبہ سے انکار کرے توکافر ہوا یا نہیں؟

الجواب:

اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے اگرچہ وہ خود مرتکب کبیرہ ہوں ان کے کبیرہ کا وبال ان پر ہے مگر اس کے سبب یہ اُمورِ جائزہ میں ان کی اطاعت سے باہر نہیں ہوسکتا، ہاں اگر وہ کسی ناجائز بات

کاحکم کریں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں، لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ تعالٰی[195] (اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ت) ماں باپ اگرگناہ کرتے ہوں ان سے بہ نرمی وادب گزارش کرے اگرمان لیں بہتر ورنہ سختی نہیں کرسکتا بلکہ ان کے لئے دعا کرے، اوران کا یہ جاہلانہ جواب دینا کہ یہ توضرور کروں گا یا توبہ سے انکار کرنا دوسرا سخت کبیرہ ہے مگرمطلقاً کفرنہیں جب تک کہ حرام قطعی کوحلال جاننا یاحکم شرع کی توہین کے طور پر نہ ہو، اس سے بھی جائز باتوں میں ان کی اطاعت کی جائے گی ہاں اگر معاذاللہ یہ انکاربروجہ کفر ہو تو وہ مُرتد ہوجائیں گے، اورمُرتد کے لئے مسلمان پر کوئی حق نہیں۔ رہا بڑا بھائی وہ ان احکام میں ماں باپ کاہمسر نہیں، ہاں اسے بھی حق تعظیم حاصل ہے اور بلاوجہ شرعی ایذارسانی توکسی مسلمان کی حلال نہیں۔ **واللہ تعالٰی اعلم**

مسئلہ ۳۰: بیجاپور گجرات ضلع بڑودہ شمالی کڑی پرانت مرسلہ حافظ فقیرمحمد بن حافظ سلیمان میاں محلّہ بھوڑواڑہ ۱۵ شعبان ۱۳۱۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس زمانے میں جوشراب مہوہ سے بناتے ہیں اور عرق کی طرح کھینچے جاتے ہیں اور اس کانام شراب ہے اور تمام ملک میں مستعمل ہے پس ایک حکیم صاحبِ فقہ اوراہل علم ہے ان کی رائے ہے کہ تیزاب کی طرح نکالا جاتاہے اگرچہ بسبب مُسکِر کے حرام تو ہے لیکن دوامیں استعمال کرنا یادوا کے واسطے پینا جائز ہے اورآٹھ قسم فقہ میں جوہے اس میں سے کسی قسم میں یہ شراب نہیں ہاں سُکر کرے جب حرام ہے دوامیں پینا تھوڑاپینا کسی بیماری میں حرام نہیں اور حد اس پر نہیں۔ یہ کہنا حکیم صاحب کا صحیح ہے یاغلط؟ اوراس پرایک درمختار کامسئلہ افیون بھی پیش کرتے ہیں۔

الافیون حرام الالصاحب التداوی وغیرہ۔	افیون (افیم) حرام ہے سوائے اس شخص کے جو بطورعلاج استعمال کرے (ت)

کی طرح اس کو بھی سمجھنا یاخمر کے موافق یہ شراب کیسے ہے اورحکم اس کا کیاہے؟ بیّنوا توجروا اجرکم اللہ اجروافیا۔

الجواب:

صحیح یہ ہے کہ مائعات مسکرہ یعنی جتنی چیزیں رقیق وسیال ہوکر نشہ لاتی ہیں خواہ وہ مہوہ سے بنائی جائیں یاگڑیا ناج یالکری یاکسی بلاسے وہ سب شراب ہیں ان کاہرقطرہ حرام بھی اورپیشاب کی طرح نجس وناپاک بھی اوران سے نشہ میں شراب کی طرح حد بھی ہے اور صحیح یہ ہے کہ دوامیں بھی ان کااستعمال حرام ہی ہے بخلاف ان چیزوں کے جوبغیرسیال ہونے کے نشہ رکھتی ہیں جیسے افیون، مشک وزعفران وغیرہ

[195] مسنداحمدبن حنبل بقیہ حدیث حکم بن عمرو الغفاری المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۶۶ و ۶۷

کہ یہ ناپاک نہیں اور بقدر سکر مطلقًا حرام ہیں یونہی بقصد لہو وفساد بھی مطلقًا حرام اگرچہ بقدر سکر نہ ہو، ورنہ مقدار، قلیل بغرض صحیح مثل دواوغیرہ بے تشبّہ فاسقین حلال ہے، تو در مختار کی اس عبارت کو مہوہ کی شراب سے کوئی تعلق نہیں، در مختار میں ہے:

حرمھا محمد مطلقًا قلیلھا وکثیرھا وبه یفتی وھو نجس ایضا ولوسکر منھا، المختار فی زماننا انه یحد وبه یفتی اما عند قصد التلھی فحرام اجماعا[196] اھ ملتقطا۔	امام محمد نے اس کو مطلقًا حرام قرار دیا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر، اور اسی پر فتوی ہے، اور وہ نجس بھی ہے، اگر اس سے نشہ آئے تو ہمارے زمانے میں مختار یہ ہے کہ اس پر حد جاری کی جائے گی اسی پر فتوی ہے اور لہو ولعب کے ارادے سے پینا بالاجماع حرام ہے اھ ملتقطا (ت)

ردالمحتار میں ہے:

والحاصل انه لایلزم من حرمة الکثیر المسکر حرمة قلیله ولانجاسته مطلقًا الا فی المائعات لمعنی خاص بھا واما الجامدات فلا یحرم منھا الا الکثیر المسکر ولایلزم من حرمته نجاسته[197] الخ۔	خلاصہ یہ ہے کہ کثیر نشہ آور کی حرمت سے اس کے قلیل کی حرمت ونجاست لازم نہیں آتی سوائے مائعات کے اس معنی کی وجہ سے جو ان کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن جامد اشیاء میں سے صرف زیادہ مقدار جو کہ نشہ آور ہے وہی حرام ہے۔ اور اس کے حرام ہونے سے اس کا نجس ہونا لازم نہیں آتا الخ (ت)

در مختار میں ہے:

المحرم شرعا لایجوز الانتفاع به للتداوی[198]۔ واللہ سبحٰنه وتعالٰی اعلم۔	جو چیز شرعًا حرام ہے اس سے علاج معالجہ کے لئے نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔ (ت) واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۱: ۴/صفر مظفر ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، حرمت بنگ مثل حرمت شراب کے ہے

[196] درمختار کتاب الاشربة مطبع مجتبائی دہلی ۲ /۲۶۰

[197] ردالمحتار کتاب الاشربة داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ /۲۹۳

[198] درمختار کتاب البیوع باب المتفرقات مطبع مجتبائی دہلی ۲ /۵۰

یااس سے کم ہے؟ اور پینے والا بنگ کا مرتکب کبیرہ ہے یا صغیرہ؟ اور مستحل اس کا کافر ہے یا مبتدع یا زندیق؟ اگر کوئی طبیب کسی شارب خمر کو بجائے شراب کے استعمال بنگ تجویز کرے اور اس طبیب کا منشایہ ہو کہ استعمال بنگ سے پینا شراب کا چھوٹ جائے گا تو یہ حلال ہوگا یا حرام اور اس کا مجوز گنہگار ہوگا یانہیں؟ اور نشہ بنگ کا اس مضمون حدیث میں کہ **کل مسکر حرام**[199] (ہر نشہ آور حرام ہے۔ت) **وایضًا مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام**[200] (جس کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ت) داخل ہے یانہیں؟ اگر کوئی شخص اس کے رنگ سے کپڑا رنگے اور اس کپڑے سے نماز پڑھے تو جائز ہوگا یا ناجائز؟ عبارت فتاوٰی بزازیہ سے تو صراحتًا اس کی نجاست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ منقول ہے:

قال محمد رحمۃ اللہ علیہ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وھو نجس ایضا قالوا وبقول محمدناخذ[201] **انتھی۔**	امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا جس کا کثیر نشہ دے اس کا قلیل بھی حرام ہے اور وہ نجس بھی ہے۔علماء کرام نے کہا کہ ہم امام محمد کے قول سے اخذ کرتے ہیں انتہی (ت)

الجواب:

خمر کی حرمت قطعیہ بلکہ ضروریات دین سے ہے اس کے ایک قطرہ کی حرمت کا منکر قطعًا کافر ہے باقی مسکرات میں یہ حکم نہیں۔ ہاں بنگ وغیرہ کسی چیز سے نشہ کی حرمت کا منکر گمراہ ومخالف اجماع ہے شراب کی حرمت بعینہا ہے اور بنگ کی حرمت بعلت اسکار ہے نشہ بازی بنگ یا افیون کسی بلاد سے ہو مطلقًا کبیرہ ہے، شراب کسی طرح کی ہو صرف حرام ہی نہیں بلکہ اس کی ایک ایک بوند نجس ناپاک ہے **ھوالصحیح وعلیہ الفتوی** (وہی صحیح ہے اور اسی پر فتوٰی ہے۔ت) اور بنگ وافیون وغیرہما اشیاء جن کی خشکی میں بھی نشہ ہے ان کا مسکر ہونا ان کے بائع وسیال پانی کی مثل بہنے والی ہونے پر موقوف نہیں وہ نجس نہیں ان کا نشہ حرام ہے یہیں سے ظاہر ہوا کہ بنگ کے رنگ سے یا بنگ کپڑے میں

---

[199] صحیح البخاری کتاب الاحکام باب امر الوالی اذا وجّہ امیرین الی موضع قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۱۰۶۳، صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب النھی عن الانتاذ فی المذقت الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۱۶۷، جامع الترمذی ابواب الاشربۃ باب ماجاء فی شارب الخمر امین کمپنی دہلی ۲ /۸

[200] جامع الترمذی ابواب الاشربۃ باب ماجاء مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام امین کمپنی دہلی ۲ /۹

[201] فتاوٰی بزازیۃ علی ہامش الفتاوی الہندیۃ کتاب الاشربۃ نورانی کتب خانہ پشاور ۶ /۱۲۷

بندھی ہو تو نماز جائز ہے وہ کل مسکر حرام میں داخل ہے فانھا عرفیۃ عامۃ ای مادام مسکرا(اس لئے کہ یہ عرفیہ عامہ ہے یعنی جب تک وہ نشہ آور ہے۔ت)مگر ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام میں صرف مسکرات مائعہ مراد ہیں جن کا نشہ لانا ان کے سیال کرنے سے ہوتا ہے ورنہ مشک وعنبر وزعفران بھی مطلقاً حرام ونجس ہوجائیں کہ حد سے زیادہ ان کا کھانا بھی نشہ لاتا ہے یقینا نشہ جبکہ مطلقاً اجماعاً قطعی ہے شراب سے ہو خواہ بنگ وغیرہا کسی شیئ خراب سے،توشرابی کو بجائے شراب بنگ سے کی تجویز محض جہالت ہے اور ضرور معصیت ہے،حرام کا کرنا اور رائے دینا دونوں حرام ہیں،دوسرے کو ایک حرام سے بچانے کے لئے خود بھی حرام کا ارتکاب اور اسے بھی دوسرے حرام میں ڈالنا کیا مقتضائے عقل ودیانت ہے۔قال اللہ تعالٰی:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ "[202]	اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو،جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہ پہنچاسکے گا(ت)

ردالمحتار میں ہے:

والحاصل انه لایلزم من حرمة الکثیر المسکر حرمة قلیله ولانجاسته مطلقًا الا فی المائعات لمعنی خاص بها اما الجامدات فلا یحرم منها الا الکثیر المسکر ولایلزم من حرمته نجاسته۔[203] واللہ سبحٰنه وتعالٰی اعلم۔	خلاصہ یہ ہے کہ کثیر نشہ آور کی حرمت سے اس کے قلیل کی حرمت ونجاست مطلقاً لازم نہیں آتی سوائے مائعات یعنی بہنے والی اشیاء کے،اس معنی کی وجہ سے جو ان کے ساتھ خاص ہے،رہیں جامدات یعنی ٹھوس اشیاء تو ان میں سے صرف کثیر نشہ آور مقدار ہی حرام ہے اور اس کی حرمت سے اس کی نجاست لازم نہیں آتی۔واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم(ت)

[202] القرآن الکریم ۵/ ۱۰۵

[203] ردالمحتار کتاب الاشربۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۳